النعمة الکبری علی العالم فی مولد سیّد ولد آدم ﷺ

کا سلیس اُردو ترجمہ مع اعتراضات کے تحقیقی جوابات اور
تفصیلی حالاتِ مُصنّف کے ساتھ بنام

نعمتِ کُبریٰ ﷺ

تالیف:

شیخ الاسلام مفتی اعظم مکّہ مکرّمہ

امام ابنِ حجر مکّی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۹۷۴ھ

ترجمہ و تحقیق:

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمّد اعجاز احمد حفظہ اللہ

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

النعمة الکبری علی العالم فی مولد سید ولد آدم ﷺ

کا سلیس اُردو ترجمہ مع اعتراضات کے تحقیقی جوابات

اور تفصیلی حالات مصنّف کے ساتھ بنام

"تالیف"

شیخ الاسلام مفتی اعظم مکہ مکرمہ

امام ابن حجر مکی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۹۷۴ھ

"ترجمہ و تحقیق"

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

زاویہ پبلشرز

كل الحقوق محفوظة

نام کتاب	:	النعمة الكبرى على العالم
تصنیف	:	امام ابن حجر مکی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتحقیق	:	مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ
باہتمام	:	نجابت علی تارڑ
اشاعت اوّل	:	مارچ 2008ء، بمطابق، ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ
اشاعت ثانی (تحقیقی ایڈیشن)	:	دسمبر 2014ء، بمطابق ربیع الاول ۱۴۳۶ھ
صفحات	:	------
قیمت	:	------

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ، لاہور، پاکستان

E-mail : *zaviapublishers@gmail.com*

Contact : *0321.9467047.0300.9467047*

Ph: 042.37248657-37112954
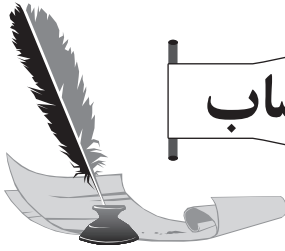
سرزمین پنجاب میں علوم اسلامیہ کی شمع روشن کرنے والی

شخصیت کے نام

جن کا فیضان آج بھی خورشید دبستانِ علمی ہے یعنی

شاگردِ رشید حضرت سیدنا خضر علیہ السلام

شیخ الشیوخ، امام المعقولات، استاد الجن والانس

محمد عبدالعزیز پرہاروی قریشی رحمۃ اللہ علیہ

صاحبِ کتاب ''نبراس''

مفتی اعجاز احمد

کراچی، پاکستان

Contact: 0321.2166548

aijazalqadri@hotmail.com

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بہت شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائی جس کی بدولت آج تک لاتعداد دینی کتابوں کی شاندار طباعت کا فریضہ سرانجام دیا جاچکا ہے اور آئندہ بھی پُرعزم ہیں کہ اس کارِ خیر کو جاری رکھیں گے اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے بہتر سے بہتر شہ پاروں کو منتخب کر کے منصۂ شہود پر لائیں گے۔

کتاب ہذا دراصل امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک معروف کاوش ہے جسے پہلے بھی ہمارے ادارے سے سالک فضلی صاحب کے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جاچکا ہے لیکن اس کتاب کے مندرجات پر کچھ اہل علم حضرات کے اعتراضات تھے جن کا جواب دیا جانا بھی بہت ضروری تھا لہٰذا ہمیں محقق عصر مفتی ابو محمد اعجاز احمد کے ترجمہ شدہ نسخہ کا علم ہوا جس میں انہوں نے نا صرف ترجمہ کیا ہے بلکہ مصنف کے تفصیلی حالات کے ساتھ ساتھ اعتراضات کے علمی جوابات بھی دیئے ہیں، جس سے اس کتاب کی اہمیت وافادیت مزید بڑھ گئی ہے اس لیے ضرورت تھی کہ اس کام کو عوام الناس کے سامنے لایا جاتا لہٰذا ہم اسے اپنے ادارے سے شائع کرنے کا اَز سرِ نو اہتمام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مصنف و مترجم اور ناشر و معاونین کو دین و دنیا میں اس کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

نجابت علی تارڑ

مترجم کے قلم سے

میرے ربّ کریم ورحیم جل جلالہ کا بہت احسان وفضل ہے کہ اس نے مجھے قلم کی نعمت اور اس سے وابستگی نصیب فرمائی ہے جس کی وجہ سے کچھ نہ کچھ علمی اُمور منصۂ شہود پر آتے رہتے ہیں جو کہ میرے لیے دارین میں رضائے الٰہی اور رضائے رسول کا باعث ہیں، میلادِ حبیب ﷺ کے موضوع سے مجھے دلی تعلق ہے اسی لیے میں دیگر علمی وتحقیقی کتابوں سے وقت نکال کر سیرت النبی ﷺ کے اس باب پر کسی نہ کسی بزرگ کی کتاب کا ترجمہ کر دیتا ہوں تاکہ عوام الناس بھی اس کتاب سے فیض یاب ہوسکیں۔

امام اجل سیدنا ابن حجر مکی شافعی قادری علیہ الرحمہ کی شخصیت عالم اسلام میں اب کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کے دینی شہ پارے اور علمی تبرکات اس قدر وسیع ونفع مند ہیں کہ ایک عالم اس سے اپنی تشنگی کو بُجھا رہا ہے، حرمین شریفین سے اُبھرنے والا آپ کا فیضان ہمیں اَب شرق وغرب کے صحراؤں میں بھی دیکھائی دیتا ہے، لہٰذا ایسے امام جلیل کی کسی بھی کتاب سے تعلق یقیناً علمی واُخروی شادمانی کا سبب ہوگا۔

لہٰذا بہت عرصہ قبل میں نے میلاد النبی ﷺ پر تالیف کردہ آپ کی کتاب ذِیشان بنام" النعمة الكبرىٰ على العالم فی مولد سيد ولد آدم ﷺ "کا اُردو ترجمہ کیا تھا جو کہ میری ابتدائی کاوشوں میں سے ایک تھا، اسے مکتبہ علیمیہ کراچی نے آج سے کئی سال قبل اپنے یہاں سے شائع کیا تھا۔

بعدازاں اس کتاب کے بالخصوص اوّلین مندرجات پر اہل علم حضرات کی جانب سے اعتراضات معلوم ہوئے جن میں ممتاز اہل قلم، شیخ الحدیث محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ

الرحمہ کا مضمون ''محفل میلاد اور غیر مستند روایات'' سر فہرست ہے، اس مضمون میں فاضل شیخ گرامی نے کتاب ہذا کے اِنتساب اور بالخصوص اس کے مندرجات پر کچھ اعتراضات اُٹھائے ہیں جو کہ یقیناً آپ کے منصب تقاضہ تھا کہ اہل علم وقلم اگر خالص سنجیدہ انداز میں ایسی علمی گرفت کریں تو یہ اُن کا حق ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ فاضل شیخ کے ان اعتراضات کو چند عامیانہ قسم کے افراد نے رٹ کر ایسی ایسی موشگافیاں کی۔۔اللہ کی پناہ!

لہٰذا ایسے میں ضرورت تھی کہ کتاب ہذا کے مندرجات اور اس کے مجموعی موضوع سے متعلق کچھ کلام کیا جاتا جس میں صرف فاضل شیخ علیہ الرحمہ کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے کیونکہ باقی معترضین کی اصل بھی یہی مضمون تھا ورنہ اُن عامیانہ لوگوں کے پاس اپنا کچھ نہیں۔

ہم نے اس کے پہلے ایڈیشن کے بعد یہ کتاب ایک بہت بڑے روحانی بزرگ کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے فرمایا: اگر اس میں امام ابن حجر کے تفصیلی حالات بھی شامل کر دیئے جائیں تو ہم اسے اپنے یہاں سے شائع کریں گے مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی لہٰذا محنت وتلاش کے بعد ۴۸ صفحات پر امام موصوف کا تذکرہ تحریر کیا جس میں اعتراضات کے ترکی بہ ترکی جواب دینے کے بجائے ادب سے کام لیتے ہوئے صرف چند اہم اعتراضات کے جوابات بصورت گزارشات تحریر کیں اور مسودہ کمپوز کروا کر ان جلیل القدر روحانی شخصیت کے سامنے پیش کیا لیکن آج تک اس کی طباعت نہ ہوسکی شاید اس بات کو بھی آج ۶ سال تو ہو چکے ہیں۔ ویسے بھی اعتراضات کا سامنا کرنا اور خود کو کسی اور مصنف کے حوالے سے پیش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے، امام ابن حجر مکی سے میرا کوئی نسبی تعلق نہیں کہ جس کا قرض میں ادا کر رہا ہوں اوروں کی طرح میرے لیے بھی اس کتاب سے جان چھڑانا نہایت آسان تھا کہ بھائی اس کتاب پر بہت اعتراضات ہیں لہٰذا میں نہ تو اس

کا ترجمہ کروں اور اگر کر دیا ہے تو یہ کہہ دوں کہ آئندہ نہیں ہوگا چہ جائیکہ میں ترجمہ کے بعد اس پر کئے گئے اعتراضات کو جانچوں، مخطوطات کی تلاش کروں اور پھر طباعت کے لیے پریشان رہوں لیکن میں نے یہ سب اس لیے بھی کیا کہ امام ابن حجر مکی کا امت مسلمہ پر ایک مجموعی قرض بہرحال باقی تھا۔۔ ہے اور رہے گا۔۔۔وہ ہے علم کی ترویج واشاعت اور محدثین وفقہا کی تربیت ۔۔۔کہ آپ ہی کے شاگردوں نے بعدازاں ہند جیسے ملک میں بالخصوص حدیث وتفسیر کی شمعیں روشن کیں جن کی وجہ سے بعد میں یہ علم ہم ایسے لوگوں تک پہنچا۔اللہ تعالیٰ امام موصوف کی تربت کو اپنے انوار سے معمور فرمائے۔

بہرکیف ہم نے یہ کام تیار کر رکھا تھا کہ حال ہی میں مکتبہ زاویہ کے مہتمم محترم جناب نجابت علی تارڑ سے ملاقات ہوئی جو اس سے قبل میری کتاب ''سیدنا امام علی رضا'' شائع کر کے لائے تھے انہوں نے اس کتاب کی بابت بھی میرے کام کا پڑھ رکھا تھا لہٰذا انہوں نے اشاعت کی بات کی تو میں نے اسے بخوشی قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ انہیں مزید ہمت وتوفیق بخشے تا کہ وہ اسی طرح دین اسلام کی ترویج واشاعت پر کمربستہ رہ کر مخالفین اسلام کا مقابلہ کرتے رہیں کہ اس پُرفتن دور میں نہایت ضرورت ہے کہ مکتبوں کے مالکان ایسے ہوں جن کے دل میں تجارت سے بڑھ کر خدمت اسلام کرنے کا جذبہ موجزن ہوتا کہ بہت سا وہ علمی سرمایہ جو اہل قلم کے یہاں پڑے پڑے برباد ہو رہا ہے وہ ضائع ہونے سے بچ رہے۔الحمدللہ! زاویہ پبلیشرز بھی اسی جذبے کے تحت سرگرم نظر آرہا ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں شاد وآباد رکھے اور دارین میں سرخروئی سے ہمکنار فرمائے۔آمین

مفتی اعجاز احمد

Contact: 0321.2166548
aijazalqadri@hotmail.com

اَلنِّعْمَةُ الْكُبْرَى عَلَى الْعَالَمِ

فِي مَوْلِد سَيِّد وَلَد آدَمَ

لِلإِمَامِ الْعَالِمِ الْعَلاَّمَةِ شِهَابُ الدِّينِ
أَحْمَدْ بِنِ حَجَرِ الْهَيْتَمِي الشَّافِعِي رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى
٨٩٩ هـ .. [١٤٩٤ م.] – ٩٧٤ هـ .. [١٥٦٦ م.]

ويليه

كِتَابُ جَوَاهِرِ الْبِحَارِ لِلنَّبْهَانِي

ويليهما

اَلْحَقَائِقُ

فِي قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
مكتبة الحقيقة

يطلب من مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفاتح ٥٧ استانبول–تركيا

هجري قمري	هجري شمسي	ميلادي
١٤٢٤	١٣٨١	٢٠٠٣

من اراد ان يطبع هذه الرسالة وحدها او يترجمها الى لغة اخرى فله من الله الاجر الجزيل ومنا الشكر الجميل وكذلك جميع كتبنا كل مسلم مأذون بطبعها بشرط جودة الورق والتصحيح

بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتي

الحمد لله الذي هدانا للايمان والتصديق بمحمد صلي الله عليه وسلم صاحب البيان والتحقيق وخصنا بمولد الحرز الوثيق والصلاة والسلام عليه وعلي اله نجوم الهدي الي احسن الطريق اما بعد فاعلموا يا اخواني ايها السامعون رحمكم الله وايانا ان شهركم هذا شهر عظيم شهر شرفه رب رحيم شهر ولد فيه النبي الكريم شهر نادا فيه الرحمة العميم وبهذا الشهر نلنا السرور والهنا وبه ذهب عنا الحزن والعنا وبه دفع البلاء ودام الغنا وفي حقه قيل من جليل الثنا لولاك لما خلقت الافلاك قال النبي صلي الله عليه وسلم من عظم مولدي وهو ليلة اثني عشر من ربيع الاول باتخاذه فيها طعاما كنت له شفيعا يوم القيامة ومن انفق درهما في مولد النبي اكراما فكانما انفق جبلا من ذهب احمر في التامي في سبيل الله قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه من انفق درهما في مولد الرسول الشفيق كان معي في الجنة والكوثر والرحيق وقال امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه من انفق درهما علي قراءة مولد النبي صلي الله عليه وسلم فقد احيي الاسلام وقال عثمان بن عفان رضي الله

عنه

بسم الله الرحمن الرحيم يقول العبد الفقير الى رحمة رب الفلق
محمد قش الزكي الخزرجي الحمد لله الذي خلق قبل الاشياء نور محمد صلى الله عليه وسلم
وجعله اصلا لكل موجود ثم جعله في ظهر ادم ولم يزل ينقله من اصلاب طاهرة الى
ارحام زكية طاهرة الى ان ظهر في الوجود احمده ان جعلنا من امته واساله المزيد
من فضله ونعمته واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له المنفرد في وحدانيته
واشهد ان سيدنا محمدا صلى الله عليه وسلم المنعم علينا ببعثته صلى الله عليه وسلم وعلى امته
وبعد فهذه حواشي لطيفة والفاظ منيفة على القصة الموسومة المسماة بمولد
ابن حجر الهيتمي المبدوء بقوله تعالى لقد جاءكم رسول من انفسكم الاية واعلم
انه يتعين على كل مكلف ان يعتقد ان كمالات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم لا تحصى وان
صفاته واحواله وشمائله لا تستقصى وان خصائصه ومعجزاته لم تجتمع قط في مخلوق
فهو افضل المخلوقين واشرفهم عند الله صلى الله عليه وسلم وهذا اوان الشروع في المقصود
لقد جاءكم رسول من انفسكم قيل هو خطاب للعرب يعني لقد جاءكم يا ايها العرب
رسول من انفسكم تعرفون نسبه وحسبه وانه من ولد اسماعيل ابن ابراهيم عليهم
الصلاة والسلام قال ابن عباس ليس قبيلة من العرب الا ولدت النبي
صلى الله عليه وسلم وله فيهم نسب اي من جهة الاباء والامهات فهو من العرب ابا واما
وعلى هذا فالمراد ترغيب العرب في نصرته والايمان به فان شرفهم بشرفه وعزهم بعزه
وفخرهم بفخره فانه من عشيرتهم يعرفونه بالصدق والامانة والصيانة والعفاف
وطهارة النسب والاخلاق الحميدة وقيل الخطاب في الاية عام وحمله على العموم اولى
فالمعنى لقد جاءكم يا ايها الناس رسولا من انفسكم يعني من جنسكم بشرا مثلكم ليس من
الملائكة اذ لو كان من الملائكة لضعف قوى البشر عن سماع كلامه والاخذ عنه وقرئ
شاذا من انفسكم بفتح الفاء يعني من اشرفكم وجاء في قراءة كذلك قال انا انفسكم
نسبا وصهرا وحسبا ليس في ابائي من لدن ادم سفاح كلها نكاح عزيز عليه ما عنتم
اي شديد عليه وشاق عليه عنتكم اي مشقتكم اي وقوعكم فيها اي في المشقة وما مصدرية
اي لعلمه ... في المشقة
وعنتم بتشديد النون فيها تاء مدغمة في مثلها لا ليس قبل التاء دال مدغمة فيها فهو
من العنت لا من العناد فمن زعمها بالدال قبل التاء فقد اخطأ وكذلك من نطق بها
كذلك فليتنبه لذلك فالمعنى اي يشق على الرسول صلى الله عليه وسلم وقوعكم في

المشقة

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم هذه فاتحة كل كتاب
كما ورد في الحديث في الجامع الصغير اي ان جميع الكتب السماوية التي نزلت
من السماء نزلت مبدوءة بها وهي مائة واربعة كتب وقيل مائة واربعة عشر
كتابا وكان عليه الصلاة والسلام يامر اولا بكتابة باسمك اللهم فلما نزل
قوله تعالى بسم الله مجراها امر بكتابة بسم الله فلما نزل قل ادعوا الله وادعوا
الرحمن امر بكتابة بسم الله الرحمن لانه كان لا يكتبه ولا يقرؤه الخط فلما نزل قوله تعالى
انه من سليمان وانه بسم الله الرحمن الرحيم امر بكتابة البسملة بتمامها لان البسملة
متعلقة بالنبي كما ان المولد متعلق به ايضا قوله الحمد لله اي الثناء الجميل واجب
لله وكل من صفاته تعالى جميل وكان عليه السلام اذا رأى ما يعجبه قال الحمد
لله الذي بنعمته تتم الصالحات واذا رأى ما يكره قال الحمد لله على كل حال لان الحمد
يكون على السراء والضراء بخلاف الشكر فانه يكون على السراء فقط قوله الذي بعث اي
اظهر لان نبوته صلى الله عليه وسلم سابقة بالنسبة لعالم الارواح ومن المعلوم
ان تعلق الحكم بمشتق يؤذن بعلية الاشتقاق فكانه قال الحمد لله الباعث
قوله رسوله قدم الرسالة كما هي متعلقة بالحق ~~متعلق بالخلق و~~ نعليه اشارة
الى ان الرسالة افضل من النبوة وهو مذهب الجمهور وهو الراجح خلافا للقائل
بان النبوة افضل لتعلقها بالحق فقط والرسالة متعلقة بالخلق ورد عليه بان الرسالة
كما هي متعلقة بالخلق متعلقة بالحق ايضا ففيها متعلقان قوله ونبيه عطف على رسوله
من عطف العام على الخاص قوله الاكمل اي ذاتا وصفاتا قوله الافخم اي الاعظم فقد
تفنن في التعبير حيث عبر بالاعظم والافخم والمكرم واحد قوله صلى الله عليه وسلم
جملة خبرية لفظا انشائية معنى اسم للقدر المشترك وهو الاعتناء بالمصلى عليه
ثم انها ان اضيفت لله تعالى فمعناها زيادة التشريف والتعظيم لنبيه والرحمة
لغير نبيه وان اضيفت للجن والملائكة فمعناها التضرع والدعاء على الصحيح
قوله وشرف الخ هذه الالفاظ مترادفة لفظا ومعنى [illegible] اي يلزم من تشريفه
تعظيمه معناها واحد كتاب الله المعهود وهو القرآن فالاضافة للعهد فاد منافية

ثاني

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرف ھذا العالم

بمولد سید ولد آدم وکثر بہ سعود

الانبیاء والمرسلین وجمیع الملائکۃ

لاسیما الکروبین والمقربین

وجمع فیہ سائر الکمالات

الباطنۃ والظاھرۃ وجعلہ امام

الکل

النبي صلى الله عليه وسلم

تأليف

أحمد بن حجر الهيتمي

(٩٠٩ - ٩٧٣ هـ)

قرأه وعلق عليه
أبو الفضل الحويني الأثري

دار الصحابة للتراث بطنطا
للنشر . والتحقيق . والتوزيع

تعارف

شیخ الاسلام مفتی اعظم مکہ مکرمہ
امام ابن حجر مکی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب

شیخ الاسلام، ابو العباس، شہاب الدین، احمد بن محمد بدر الدین بن محمد شمس الدین بن علی نور الدین بن حجر ہیتمی، مکی، سلمنتی، سعدی، انصاری، وائلی، ازہری، قادری، چشتی، شاذلی، مدنی، شافعی۔

"**سلمنت**" مضافات مصر میں حرم مکہ کی جانب شرق میں ایک گاؤں کا نام ہے شیخ ابن حجر مکہ علیہ الرحمہ کے آباؤ اجداد ابتداءً اِسی مقام پر آباد تھے، اسی مناسبت سے آپ کی نسبت میں "سلمنتی" ذکر کیا جاتا ہے، شیخ موصوف کی ولادت کے سال ہی آپ کے گھر والوں نے "محلّہ ابی الہیتم" میں رہائش اختیار کر لی تھی اور یہ واقعہ 909ھ کا ہے، اسی سال "محلّہ ابی الہیتم" میں رجب کے مہینے میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

آپ کے نام کے ساتھ "ہیتمی" کی نسبت مذکورہ علاقہ کی وجہ سے ہے، یہ "محلّہ ابی الہیتم" غربی مصر کے مضافات میں سے ہے، انتہائی مردم خیز خطہ ارض ہے کئی افراد اس محلّہ کی نسبت سے معروف ہیں (مثلاً امام نور الدین ہیتمی صاحب مجمع الزوائد وغیرہ)۔

آپ کے نام کے ساتھ ازہری کی نسبت "**جامعہ ازہر**" کی وجہ سے ہے کیونکہ شیخ موصوف نے اسی قدیم مادرِ علمی سے اِکتسابِ علم کیا تھا۔

آپ کے نام کے ساتھ "**سعدی**" کی نسبت "بنی سعد" کی وجہ سے ہے جو کہ "انصار" سے تعلق رکھتا ہے، فتوحات کے قدیم زمانے میں اس قبیلہ کے افراد نے مصر کی جانب ہجرت

کے شاگرد امام ابو بکر سیفی نے اپنی کتاب ''نفائس الدرر'' مخطوط میں لکھا ہے:

میں نے شیخ ابن حجر کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر دیکھی ہے جس میں آپ نے خود اپنا سن پیدائش 909ھ لکھا ہے۔

ولادت کا مہینہ رجب المرجب ہے، البتہ دن کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا۔

پرورش وابتدائی تعلیم وتربیت

آپ کی کم عمری میں ہی والد گرامی کا انتقال ہو گیا تھا، اس کے بعد آپ کے پردادا نے آپ کی پرورش کی، ان کی عمر مبارک 120 سال کے قریب ہوئی پھر ان کے وصال کے بعد آپ کے والد گرامی کے شیوخ میں شیخ امام شمس الدین محمد السروی معروف ابن ابی الحمائل متوفی 932ھ اور شیخ امام احمد الشناوی شاگردِ خاص شیخ الاسلام الشرف المناوی علیہ الرحمہ نے آپ کی پرورش کی۔

اس زمانہ میں ''محلّہ ابن الہیتم'' کے حالات میں فساد رونما ہونے لگا تو آپ کے شیخ شمس الدین احمد الشناوی آپ کو ہمراہ لے کر عارف باللہ سید احمد البدوی علیہ الرحمہ کے علاقے 'طنطا' میں ان کے قائم کردہ مدرسے میں حاضر ہوئے اور آپ کو وہاں داخل کروا دیا۔ یہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر کچھ عرصہ بعد 924ھ میں شیخ مذکور نے آپ کو کعبہ علوم وعرفان جامعہ ازہر میں داخلہ کروا دیا۔ آپ نے مسلسل کئی سالوں تک اعاظم واکابر علمائے کرام سے علوم وفنون میں اکتساب کیا اور ان میں مہارت تامہ حاصل کی اور اپنے شیوخ واساتذہ سے درس وتدریس، تالیف وتصنیف اور فتاویٰ کی اجازت حاصل کی۔

''نفائس الدرر'' میں آپ کے شاگرد ابو بکر بن محمد سیفی شافعی نے لکھا ہے:

929ھ میں شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کے شیوخ نے انہیں اجازت افتاء وتدریس عطا فرمائی اور اس وقت شیخ ابن حجر مکی کی عمر مبارک **20** سال تھی۔

شیخ ابن حجر مکی کے شیوخ واساتذہ کرام

شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے کثیر اعاظم واکابر ائمہ کرام سے اکتسابِ علم وفیض کیا ہے جن کی تفصیل کتب مطولات میں درج ہے بلکہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنے اساتذہ وشیوخ کے تذکرہ پر مشتمل دو کتابیں بھی لکھیں ہیں:

(1) معجم وسط (2) معجم صغیر

اول کا مخطوطہ دارالکتب المعرفہ میں ''مجامیع'' کے ضمن میں تحت الرقم 25 پر موجود ہے۔ہم یہاں چند شیوخ واساتذہ کرام کے نام اور اجمالی تعارف پیش کررہے ہیں۔

(1) شیخ الاسلام ابویحییٰ زکریا انصاری مصری شافعی، المتوفی 926ھ

(2) شیخ امام زین الدین عبدالحق بن محمد السنباطی، المتوفی 931ھ

(3) شیخ شمس الدین محمد السروی المعروف ابن ابی الحمائل، المتوفی 932ھ

(4) شیخ شہاب الصائغ الحنفی، المتوفی 934ھ

(5) شیخ شمس الدین الدلجی الشافعی العثمانی، المتوفی 947ھ

(6) شیخ احمد بن عبدالحق السنباطی الشافعی المصری، المتوفی 950ھ

(7) شیخ ابوالحسن البکری الشافعی، المتوفی 952ھ

(8) شیخ الاسلام شہاب الرملی الشافعی، المتوفی 957ھ

❶ شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری مصری شافعی، متوفی 926ھ

آپ کا پورا نام زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا ہے، اپنے زمانہ میں مصر کے عظیم محدث وفقیہ اور علماء وفقہاء کے امام واستاد تھے، آپ کی ولادت صحیح قول کے مطابق 826ھ میں ''سنیکۃ'' نامی علاقے میں ہوئی جو مضافات مصر میں شرقی جانب ''بلبیس'' اور ''عباسیہ'' کے مابین ایک جگہ کا نام ہے، کثیر اعاظم واکابر ائمہ کرام سے علم حاصل کیا، آپ کے شیوخ میں شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی متوفی 868 اور امام ابن حجر عسقلانی شافعی 852ھ وغیرہ اکابر اہل علم وفضل شامل ہیں، شیخ موصوف نے جامعہ از ہر میں آپ سے دو سال تک برابر استفادہ کیا اور تمام علوم وفنون کی اجازت حاصل کی، شیخ الاسلام زکریا انصاری نے آپ کو اور آپ کے شیخ واستاد عبد الحق السنباطی کو بیک وقت اجازت عطا فرمائی۔

شیخ الاسلام زکریا انصاری علیہ الرحمہ نے 926ھ جمعرات کے دن وصال فرمایا اور آپ کو امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقبرہ مبارکہ کے قریب دفن کیا گیا، ہزاروں شاگردوں کے علاوہ علمی ذخیرہ بھی یادگار چھوڑا، جن کی تعداد محققین نے **89** بیان کی ہے، ان میں سب سے معروف بخاری شریف کی شرح'' منحۃ الباری'' کے نام سے مطبوعہ ہے، اسے مکتبہ الرشد ریاض نے 10 جلدوں میں شائع کیا ہے۔

❷ شیخ امام زین الدین عبد الحق بن محمد السنباطی، متوفی 931ھ

آپ کا پورا نام عبد الحق بن محمد بن عبد الحق ہے 842ھ ''سنباط'' میں پیدا ہوئے، مصر کے جلیل القدر علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے، امام بدر الدین عینی، امام جلال الدین بلقینی، امام ابن الہمام اور ولی الدین السنباطی جیسے مشاہیر سے اکتسابِ علم کیا، نیز امام ابن حجر عسقلانی سے بھی آپ کو اجازت حاصل ہے، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے آپ سے صحاح ستہ کا درس لیا اور علوم وفنون کی اجازت حاصل کی، 931ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

3 شیخ شمس الدین محمد السروی المعروف ابن ابی الحمائل، متوفی 932ھ

ان کا نام محمد السروی ہے، شیخ الاسلام الشرف المناوی کے شاگردِ خاص ہیں۔ اپنے وقت کے اکابر علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے، بیشمار افراد نے آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے ان کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم حاصل کی، آپ کے والد گرامی کی وفات کے بعد انہوں نے ہی آپ کی پرورش کی تھی، شیخ کے والد گرامی اور شیخ شمس الشناوی ان کے معروف شاگردوں میں سے ہیں۔

4 شیخ شہاب الصائغ، متوفی 934ھ

ان کا نام شیخ احمد بن الصائغ الحنفی ہے، منقولات ومعقولات کے بے مثل علماء میں شمار کیے جاتے ہیں، انہوں نے شیخ امین الدین، شیخ تقی الدین الشمنی، امام شیخ الاسلام کافیجی سے علم حاصل کیا، علم طب میں آپ کی بہت شہرت تھی، شیخ ابن حجر مکی نے مصر میں آپ سے علم طب میں استفادہ کیا۔

5 شیخ شمس الدین الدلجی الشافعی العثمانی، متوفی 947ھ

آپ کا پورا نام محمد بن محمد بن محمد بن احمد الدلجی عثمانی شافعی ہے، ''دلجہ'' کے علاقے میں 860ھ میں پیدا ہوئے جو ''نیل'' کے غربی جانب مضافات مصر کا ایک علاقہ ہے، مصر وشام کے اکابر ائمہ کرام سے اکتسابِ علم کیا، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اٹھارہ سال کی عمر میں ان سے علم معانی وبیان، اصول فقہ، علم کلام اور منطق میں استفادہ کیا۔

6 شیخ احمد بن عبدالحق السنباطی الشافعی المصری، متوفی 950ھ

انہوں نے اپنے والد گرامی سے تحصیل علم کر کے علوم وفنون میں مہارت حاصل کی عرصہ دراز تک مسجد حرام میں پڑھاتے رہے، غالباً شیخ ابن حجر مکی نے ان سے مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران استفادہ کیا، آپ نے ان سے اصول فقہ اور علم کلام کی چند کتابیں پڑھیں۔

7 شیخ ابوالحسن البکری الشافعی، متوفی 952ھ

ان کا نام محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن البکری صدیقی شافعی ہے، جامعہ ازہر کے اکابر علمائے کرام میں شمار ہوتے ہیں، شیخ الاسلام زکریا انصاری کے قابل فخر تلامذہ میں سے ایک ہیں، شیخ ابن حجر مکی نے جامعہ ازہر میں آپ سے کئی علوم وفنون میں استفادہ کیا اور شیخ ابن حجر مکی کے لئے انتہائی شرف کی بات ہے کہ ان کے ساتھ شیخ الاسلام زکریا انصاری کے سامنے صحیح مسلم پڑھنے کی سعادت حاصل کی نیز شیخ ابن حجر مکی نے 934ھ میں اپنا پہلا حج بھی ان کے ساتھ ادا کیا۔

8 شیخ الاسلام شہاب الرملی الشافعی، متوفی 957ھ

ان کا نام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن حمزہ رملی مصری شافعی ہے، یہ شیخ الاسلام زکریا انصاری کے اکابر شاگردوں میں سے ایک ہیں، اپنے شیخ زکریا انصاری کے بعد مصر وعلمائے مصر کے امام ومرجع تھے، شیخ ابن حجر مکی نے جامعہ ازہر میں ان سے کئی علوم وفنون میں استفادہ کیا۔

مکہ مکرمہ کی جانب سفر اور مستقل سکونت

شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے پہلی مرتبہ 934ھ میں مکہ مکرمہ کی جانب حج بیت اللہ کے لئے سفر اختیار کیا، اس سفر میں آپ کے استاد شیخ ابوالحسن البکری بھی ہمراہ تھے فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد آپ واپس لوٹ آئے۔

پھر دوسری مرتبہ 938ھ میں مکہ مکرمہ کا سفر اختیار فرمایا، یہ سفر بھی حج بیت اللہ کے لئے تھا اور پھر تیسری مرتبہ 940ھ میں حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور پھر یہی مستقل سکونت اختیار کرلی۔

بعض علمائے کرام نے لکھا ہے:

مکہ مکرمہ کی جانب ہجرت کا سبب یہ تھا کہ مصر کے قیام کے دوران آپ نے ''**کتاب العباب فی الفقہ الشافعی**'' کی انتہائی نفیس وضخیم شرح بنام ''**بشری الکریم**'' لکھی تھی، بعض شر پسند حاسدین نے اس کا مسودہ چوری کرلیا جس کی وجہ سے آپ علیہ الرحمہ بہت غمگین رہتے تھے لیکن صبر ورضا کے مقام عظیم پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ اکثر چوری کرنے والوں کے لئے معافی کی دعائیں مانگا کرتے تھے پھر اسی واقعہ کے سبب آپ نے مکہ مکرمہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

کچھ سیرت نگاروں نے لکھا ہے:

جامع ازہر میں قیام کے دوران متواتر مصائب وفاقہ کشی کے سبب آپ نے مکہ مکرمہ کی جانب ہجرت اختیار کی۔

اس وقت جامع ازہر کی حالت آپ خود بیان فرماتے ہیں:

اگر اللہ تعالیٰ کی امداد شامل حال نہ ہوتی تو بشری تقاضوں کے مطابق ان مصائب وآلام کو برداشت کرنا ناممکن تھا، ان فاقوں کا حال یہ تھا کہ جامع ازہر میں چار سال ایسے گذرے جس میں سوائے ایک رات کے ہم نے گوشت کا ذائقہ تک نہیں چکھا تھا اور اس ایک رات کا حال بھی یہ تھا کہ ہمیں کہا گیا، بھنا ہوا گوشت آرہا ہے آپ تمام طلباء بیٹھ جائیں پس ہم تمام لوگ ساری رات انتظار کرتے رہے، پھر رات کے اخیر میں گوشت ہمارے سامنے رکھا گیا تو وہ خشک وباسی گوشت تھا جس میں سے ہم ایک لقمہ بھی نہیں کھا سکے۔

بہرحال کئی ایسے مصائب وآلام تھے جنہوں نے شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو مصر چھوڑنے پر مجبور کردیا، لہٰذا آپ نے 940ھ میں حج بیت اللہ کا سفر اختیار کیا اور پھر یہیں قیام پذیر ہوگئے، حرمِ مکہ میں آپ کی رہائش بازارِ مکہ کے قریب ''حریرۃ'' نامی جگہ پر تھی جو کہ مسجد حرام سے قریب تر جگہ تھی۔

مکہ مکرمہ کے مفتی اعظم

اللہ تعالیٰ نے شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو یہ سعادت بخشی کہ انہیں اپنے گھر کے قرب وجوار میں سکونت عطا فرمائی، آپ ''34 سال'' تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے اور پھر وہیں آپ کا وصال ہوا، اس عرصے میں مکہ مکرمہ میں مذہب شافعی کے امام اور مفتی اعظم تھے، علمائے کرام دور دراز سے استفتاء وسوالات ان کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے، آپ کا جواب ان کے لئے حرفِ آخر کا درجہ رکھتا تھا کیونکہ آپ کی ذات والا صفات مرجع علم وفن بلکہ مرجع علماء وفقہاء تھی۔

شیخ عبدالقادر عیدروس متوفی 1038ھ اپنی کتاب **''النور السافر عن اخبار القرن العاشر''** کے صفحہ 39 پر لکھتے ہیں:

ابن حجر کے نام سے دو ائمہ معروف ہیں ایک امام احمد بن علی حجر عسقلانی شافعی اور دوسرے شیخ ابن حجر مکی ہیتمی، اگر چہ دونوں علم وفن کے بلند پایہ امام ہیں لیکن شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو حافظ ابن حجر عسقلانی پر فقہ میں برتری حاصل ہے کیونکہ علم فقہ میں شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو جو مقام ومرتبہ حاصل ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی کو اس سے کوئی مماثلت حاصل نہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو عرصہ دراز تک اپنے حرم پاک کی سکونت وبرکات سے نوازا تھا اور یہ بات شیخ ابن حجر عسقلانی کو حاصل نہیں۔ (الخ)

مذہب شافعی کے سلسلے میں بلاشبہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کے ذات والا صفات حجت ہے، امام اجل شیخ الاسلام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ اپنی کتاب لاجواب **''شواہد الحق''** کے صفحہ 470 پر لکھتے ہیں:

شیخ ابن حجر مکی مذہب شافعی میں ایسے امام جلیل ہیں کہ سوائے علامہ شمس رملی کے دوسرا کوئی امام وعلامہ ان کا ہم پلہ اور ہمسر نظر نہیں آتا البتہ ان دونوں کے درمیان ترجیح میں

علمائے شافعیہ کا باہم اختلاف ہے (کہ ان میں کون افضل ہے) مگر جس (مسئلے) پر دونوں کا اتفاق ہو جائے تو تمام شافعیہ کے نزدیک علی اطلاق اس حکم پر عمل واعتقاد واجب ولازم ہو جاتا ہے تو یہ ہے مقام ومرتبہ شیخ ابن حجر مکی کا مذہب شافعی میں۔۔۔اور یہ اتنا واضح ہے کہ کوئی شخص اس کا انکار نہیں کرسکتا۔(الخ)

الغرض شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے قریباً **34** سال تک مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں مذہب شافعی کی مسند افتاء وتدریس کو رونق بخشی، متاخرین شافعی ائمہ میں آپ کا درجہ انتہائی بلند وبالا ہے، اسی لئے آج بھی مکہ مکرمہ میں شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کے اقوال اہل انصاف علمائے کرام کے لئے ایک دلیل کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ بہت سے مختلف فیہ مسائل میں آپ کے اقوال کی بنیاد پر ہی احکامات مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ ماقبل علامہ نبہانی علیہ الرحمہ کی عبارت سے بھی اشارہ ملتا ہے۔

شیخ ابن حجر مکی کا سلسلہ طریقت وتصوف

حضرت شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ جس طرح سے شریعت وفقہ، علوم دینیہ میں امام تھے، اسی طرح آپ کی ذات بابرکات طریقت وتصوف میں بھی امامت جلیلہ کے منصب پر فائز تھی، شیخ ابن حجر مکی کی نسبت تصوف وطریقت کے بارے میں بھی موجودہ عرب سوانح وسیرت نگاروں نے چشم پوشی کی ہے، اس کی ظاہری وجہ تو یہ عیاں ہوتی ہے کہ اگر وہ آپ کی نسبت طریقت کو بیان کرتے تو خود ان کے بہت سے منصوبے خاک میں مل جاتے، اسی لئے شاید انہوں نے اس واضح وتابندہ حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی لیکن حق ہمیشہ ظاہر ہو کر رہتا ہے۔

شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ دراصل قادری، چشتی، مدنی، شاذلی، نسبت طریقت و تصوف کے حامل تھے۔آپ غالباً عالم اسلام کی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اپنے ہی شاگرد

کے ہاتھوں بیعت کی اور خود کو اپنے شاگردِ رشید کا شاگرد کہنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ اپنے شاگرد جلیل شیخ الاسلام علی بن حسام الدین متقی قادری چشتی شاذلی متوفی ۹۷۵ھ سے مرید تھے اور انہی سے آپ نے خرقہ خلافت حاصل کیا، یہاں مزید گفتگو سے قبل ہم شیخ علی متقی کے مشائخ تصوف کا اجمالاً تذکرہ پیش کر رہے ہیں۔

شیخ علی بن حسام الدین متقی "**صاحب کنز العمال**" نے سب سے پہلے کمسنی میں اپنے والد گرامی عبدالملک بن قاضی خاں کے کہنے پر شیخ بہاء الدین گجراتی المعروف شیخ باجن شاہ چشتی کے دست اقدس پر بیعت کی اور "**سلسلہ چشتیہ**" میں داخل ہوئے، اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی اور اس وقت شیخ بہاء الدین گجراتی برہان پور میں قیام فرما تھے، پھر کچھ عرصے بعد شیخ بہاء الدین گجراتی کے بیٹے شیخ عبدالحکیم ابن بے جن شاہ سے "**سلسلہ چشتیہ**" کا خرقہ حاصل کیا، اس کے بعد ملتان جا کر شیخ حسام الدین متقی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غالباً ان سے "**سلسلہ قادریہ**" میں خرقہ حاصل کیا۔

اس کے بعد مکہ مکرمہ میں شیخ الاسلام زکریا انصاری کے شاگردِ جلیل شیخ الازہر شیخ ابوالحسن بکری سے "**سلسلہ عالیہ قادریہ شاذلیہ مدینیہ**" کا خرقہ حاصل کیا نیز اسی زمانے میں شیخ محمد بن محمد بن محمد سخاوی سے بھی "**سلسلہ عالیہ قادریہ شاذلیہ**" میں خلافت و اجازت حاصل کی اور "**سلسلہ عالیہ مدینیہ**" کا خرقہ شیخ ابو مدین شعیب المغربی سے حاصل کیا۔

اس طرح شیخ علی متقی کا سلسلہ طریقت **قادریہ چشتیہ شاذلیہ مدینیہ** ہوا اور انہی سلاسل کی آپ نے شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ شیخ علی متقی اپنے مرید کامل شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ سے عمر میں **۲۴ سال** بڑے تھے، شیخ علی متقی نے شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ کے ابتدائی زمانہ قیام میں علم حدیث میں استفادہ کیا لیکن بعد میں تمام عمر شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے آپ کی ذات سے استفادہ فرمایا، اس بارے میں شیخ الاسلام عبدالحق

محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

شیخ ابن حجر که دَرُ زمان خود اَعُظم فقهاء واَعلم علمائے مکه معظمه بود در ابتدای حال اُوستاد شیخ بود اگر دَرُ معانی بعضے احادیث متوقف ومتردّد شدی بشیخ گفته می فرستاده که این حدیث را به تبویب جمع الجوامع دَر کدام باب نهاده اند بقرینه و قیاس آن بمعنی آن پی می برد و بارها خود رَا نسبت بخدمت شیخ تلمیذ حقیقی می خواند و دَر آخر مرید شُد وخرقهٔ خلافت پوشید .

ترجمہ: شیخ ابن حجر مکی جو اپنے زمانے میں مکہ مکرمہ کے بہت بڑے فقیہ وعالم تھے، وہ پہلے شیخ علی متقی کے استاد تھے لیکن انہیں بھی اگر کسی حدیث کے معنی میں مشکل درپیش آتی تو شیخ علی متقی سے کسی شخص کو بھیج کر پوچھ لیتے کہ آپ نے اس حدیث کو جمع الجوامع کے کس باب میں تبویب کیا ہے، ان کے بتانے پر مزید قیاس کرکے حدیث کے معانی تک رسائی حاصل کر لیتے تھے، (شیخ علی متقی نے ''کنز العمال'' کے نام سے جمع الجوامع للسیوطی کی احادیث کو ابواب کے تحت جمع کیا ہے، یہاں اسی کی جانب اشارہ ہے) شیخ ابن حجر مکی نے بہت مرتبہ بطورِ فخر خود کو شیخ علی متقی کا شاگرد حقیقی شمار کیا ہے، حتی کہ عمر کے اخیر میں آپ ان کے باقاعدہ مرید ہو گئے تھے اور ان سے **''سلاسل عالیہ''** (قادریہ، چشتیہ، شاذلیہ، مدینیہ) کا خرقہ خلافت بھی حاصل کر لیا تھا۔

(اخبار الاخیار فارسی، صفحہ ۲۵۸، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

قارئین کرام! ان عبارات وحوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نسبت **قادریہ، چشتیہ، شاذلیہ، مدینیہ** رکھتے تھے اور انہی نسبتوں کو چھپانے کے لئے شیخ ابن حجر مکی کے سیرت نگاروں نے کہیں آپ کو **''جنیدی''** لکھا ہے اور کہیں فقط **''شاذلی''** اور یہ اس وجہ سے کیا تا کہ لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جب مفتی اعظم مکہ مکرمہ **قادری، چشتی** ہوا کرتے تھے یعنی سلاسل تصوف کے حامل اور صوفیائے کرام کے ماننے والے اور

ایک اب کا زمانہ ہے کہ اب مکہ مکرمہ میں تصوف کے خلاف علَم بلند کئے جاتے ہیں۔
لیکن الحمدللہ ہم نے اپنے قارئین کے لئے اللہ کے فضل وکرم سے انتہائی تلاش و بسیار کے بعد یہ انمول تحقیق پیش کردی ہے، لہٰذا اس کی جس قدر ممکن ہو با حوالہ تشہیر کی جائے تا کہ مخالفین کو ان کی عیاریوں کا سبق حاصل ہو نیز اس کے لئے لازمی ہے کہ آئندہ اپنی تحریروں میں امام ابن حجر مکی کے نام کے ساتھ ان نسبتوں کا استعمال بھی کیا جائے۔

شیخ ابن حجر مکی کے شاگردین

شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنی باقیات صالحات میں کثیرا کابر وا جلہ شاگردین کا جم غفیر یادگار چھوڑا ہے، ویسے تو شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے جامعہ ازہر میں ہی تدریس کی ابتداء کر دی تھی لیکن آپ کی تدریسی زندگی کی حقیقی معراج مکہ مکرمہ میں ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت فضل وکرم ہے کہ تدریسی زندگی کی معراج کا سفر اس مقدس شہر سے کرایا جہاں سے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے قربِ خاص کے لئے معراج کا سفر کرایا بلکہ اسی مقام سے متصل جگہ سے جہاں سے سید الانبیاء ﷺ قاب وقوسین اوادنی کے جانب تشریف لے گئے تھے کیونکہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ حرم مکہ میں مقامِ ابراہیم کے سامنے تدریس فرماتے تھے۔

ذَلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُوۡتِیۡہِ مَنۡ یَشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوۡالفَضۡلِ الۡعَظِیۡم

یہ ایک لطیف نکتہ تھا جو راقم نے کتب میں لکھا نہیں پایا، میرے ربّ کریم کی جانب سے دورانِ تحریر دل میں ڈال دیا گیا اگر چہ یہ بھی بدیہی بات ہے مگر اپنے اسلاف کی پیروی میں اسے لکھ دیا ہے کہ وہ بھی ایسے نکات زیب قرطاس کر دیا کرتے تھے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

آپ سے کثیر خلق خدا نے اکتسابِ علم کیا یہاں چند مشاہیر تلامذہ کے اسمائے گرامی مع مختصر تعارف پیش خدمت ہے:

(1) شیخ عبدالقادر بن احمد بن علی فاکہی مکی، (ولادت 920ھ وفات 982ھ)

(2) شیخ عبدالرؤف بن یحییٰ مکی شافعی الواعظ، (ولادت 930ھ وفات 984ھ)

(3) شیخ جمال الدین محمد طاہر پٹنی ہندی مکی، (ولادت 913ھ وفات 986ھ)

(4) شیخ محمد بن احمد بن علی فاکہی مکی حنبلی، (ولادت 923ھ وفات 992ھ)

(5) شیخ احمد بن قاسم العبادی قاہری شافعی، (ولادت ۔۔۔۔ وفات 994ھ)

(6) شیخ عبدالکریم بن محبّ الدین حنفی مکی قطبی، (ولادت 961ھ وفات 1014ھ)

(7) شیخ علی بن سلطان محمد ملا علی القاری مکی حنفی، (ولادت ۔۔۔ وفات 1014ھ)

(8) شیخ ابوبکر بن اسماعیل شنوانی مصری شافعی، (ولادت 959ھ وفات 1019ھ)

(9) شیخ حسام الدین علی متقی حنفی ہندی، (ولادت 885ھ وفات 975ھ)

(10) شیخ ابوبکر بن محمد السیفی الشافعی، (ولادت ۔۔ وفات قریباً 975ھ)

(1) شیخ عبدالقادر الفاکھی، متوفی 982ھ

آپ کا پورا نام عبدالقادر بن احمد بن علی الفاکھی المکی ہے، ۹۲۰ھ میں پیدا ہوئے، کثیر علمائے کرام سے اکتساب علم کیا، مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران شیخ ابن حجر مکی کی صحبت بابرکت اختیار کی اور شیخ ابن حجر مکی سے دیگر علوم وفنون کے ساتھ ساتھ بالخصوص علم فقہ میں کثیر استفادہ کیا، اپنے استاد سے حد درجہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے، اسی لیے ان کی شان مبارکہ کی تشہیر کیلئے ''**فضائل ابن حجر ہیتمی**'' نامی کتاب لکھی، اس کتاب کے متعدد اقتباسات ''**الکواکب السائرۃ**'' وغیرہ کتب میں ملتے ہیں، فی الحال یہ کتاب مفقود ہوچکی ہے، شیخ عبدالقادر فاکہی بذات خود بھی کثیر التصانیف مصنف تھے، حتی کہ اس کثرت سے کتابیں

لکھیں کہ بعض لوگ انہیں امام جلال الدین سیوطی شافعی سے تشبیہ دیتے نظر آتے ہیں، ان تصانیف میں مناہج الاخلاق السنیہ فی مباہج الاخلاق السنیہ ،شرح البدایہ للغزالی اور شرح المنہاج زیادہ معروف ہیں۔

(2) شیخ عبدالرؤوف الواعظ، متوفی 984ھ

آپ کا پورا نام عبدالرؤوف بن یحییٰ بن عبدالرؤوف المکی الشافعی ہے، ان کے دادا عبدالرؤوف **"الواعظ"** کے لقب سے معروف تھے اسی نسبت سے آپ کو بھی "واعظ" کہا جانے لگا، ۹۳۰ھ میں پیدا ہوئے ،معروف ائمہ کرام سے اکتساب علم کیا اور پھر مکہ مکرمہ میں شیخ ابن حجر مکی کی صحبت اختیار کر لی اور شیخ سے تفسیر، اصول اور علوم عربیہ ادبیہ میں اکتساب علم کیا، شیخ ابن حجر نے انہیں اپنی مرویات کی اجازت عطا فرمائی، ۹۸۹ھ میں وصال فرمایا۔

(3) شیخ جمال الدین محمد طاہر الہندی، متوفی 986ھ

آپ کا پورا نام جمال الدین محمد طاہر الہندی اور لقب **"ملک المحد ثین"** ہے، ۹۱۳ھ میں پیدا ہوئے ،قرآن کریم حفظ کیا اور کم عمری میں ہی علوم وفنون میں مہارت حاصل کر لی حتی کہ علم حدیث کا گجرات میں آپ سے زیادہ کوئی عالم ماہر بلکہ پورے ہندوستان میں علم حدیث کے ماہرین میں آپ کا نام ممتاز نظر آتا ہے، آپ کے والد نے کثیر مال ودولت بطور میراث چھوڑی تھی جس میں سے آپ طلباء دین کی کفالت کیا کرتے تھے، مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ کے لیے حاضر ہوئے اور اسی دوران شیخ ابوالحسن البکری ، شیخ ابن حجر مکی اور شیخ علی متقی سے اکتساب علم کیا، غالبًا یہ ۹۴۴ھ کا واقعہ ہے کیونکہ اسی سال شیخ ابن حجر نے شیخ ابوالحسن البکری کے ساتھ حج کیا تھا ان کی شہرہ آفاق تصانیف میں **"مجمع بحارالانوار"** ایک عظیم علمی کارنامہ ہے، اس کے علاوہ دیگر تصانیف بھی ہیں آپ کو ٦ شوال ۹۸۶ھ کو فرقہ رافضہ مہدویہ کے چند افراد کے ہاتھوں جام شہادت نصیب ہوا۔

(4) شیخ محمد بن احمد الفاکھی الحنبلی ،متوفی 992ھ

آپ کا پورا نام محمد بن احمد بن علی الفاکھی المکی الحنبلی ہے،۹۲۳ھ میں پیدا ہوئے ، مذہب حنبلی کے معروف ومقتدر علماء میں شمار کیے جاتے ہیں، شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ میں سب سے اخیر میں اکتساب علم کرنے والوں میں شامل ہیں، کئی قابل قدر کتابیں تصنیف فرمائیں ان میں **نور الابصار شرح مختصر الانوار** ، **رسالہ فی اللغۃ** شامل ہیں، نہایت سخی تھے،اسی لیے اکثر حالت قرض میں رہتے تھے لیکن لوگوں کی ضروریات پوری کرتے تھے،آپ پرحرارت کا غلبہ رہتا تھا، ہند میں کئی بار تشریف لائے ، جمادی الاخری جمعہ کی رات ۹۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔

(5) شیخ احمد بن قاسم العبادی الشافعی ،متوفی 994ھ

آپ کا پورا نام احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی ہے، علوم عربیہ اورفقہ شافعیہ کے ماہر تھے، شیخ ابن حجر مکی سے آپ نے دیگر علوم وفنون کے علاوہ بالخصوص **عوارف المعارف** ، **الورقات للجوینی** کا درس لیا ،آپ بھی کثیر التصانیف شخصیات میں شامل ہیں ۔ الآیات البینات علی جمع الجوامع، **حاشیہ علی شرح الورقات** اور **حاشیہ علی تحفۃ المحتاج لابن حجر** انکی تصانیف ہیں، حج سے لوٹتے ہوئے انتقال ہوا اور مدینہ منورہ میں دفن ہوئے ۔

(6) شیخ عبدالکریم نہروانی قطبی حنفی ،متوفی 1014ھ

آپ کا پورا نام عبدالکریم بن محبّ الدین ابوعیسیٰ علاءَالدین احمد بن محمد النہروانی الحنفی المکی ہے اور ''قطبی'' کے لقب سے معروف ہیں ،۹۶۱ھ میں پیدا ہوئے ، مکہ مکرمہ میں اکابر ائمہ کرام سے استفادہ کیا ، بہت چھوٹی عمر میں شیخ ابن حجر سے تعلیم حاصل کی ،۹۸۲ھ میں مصلیٰ حنفی کی ذمہ داری بھی آپ کو تفویض کردی گئی ،آپ نے **تاریخ المدینہ قطب الدین نہروانی** کا اختصار بھی کیا نیز بخاری شریف کی شرح بھی لکھی جو نامکمل رہی ۔

(7) شیخ ملا علی القاری المکی الحنفی ، متوفی 1014ھ

آپ کا پورا نام علی بن سلطان محمد الہروی القاری المکی الحنفی ہے ، آپ کے سال ولادت کا علم نہیں ہو سکا ، جلیل القدر ائمہ کرام سے اکتساب علم کیا اور متاخرین میں آپ کی ذات خود ایک مستند حوالہ ہے ، علوم حدیث و ادب میں ان کی آراء کو قابل قدر گردانا جاتا ہے ، شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ میں کثرت سے استفادہ کیا اسی لیے اپنی کتابوں میں جا بجا ان کے حوالے سے عبارت و اقوال نقل کرتے ہیں البتہ بعض جگہ پر اپنے استاد شیخ ابن حجر مکی سے دلائل علمی کے ساتھ اختلاف کرتے بھی نظر آتے ہیں ، آپ کی تصانیف بیشمار ہیں ، جن میں مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ، شرح الشفاء للقاضی عیاض وغیرہ قابل فخر کتابیں ہیں ، ایمان والدین کریمین کے بارے میں انتہائی سخت مؤقف رکھتے تھے اور نعوذ باللہ انہیں کافر کہتے تھے جیسا کہ ''مرقاۃ المفاتیح'' ہے لیکن اللہ تعالی کے فضل و کرم سے بعد میں اس مؤقف سے رجوع کر کے ایمان کے ثبوت کے قائل ہو گئے تھے جیسا کہ شرح الشفاء میں خود اس امر کی جانب کلام فرمایا ہے ۔ وللہ الحمد و الثناء

(8) شیخ ابوبکر الشنوانی الشافعی ، متوفی 1019ھ

آپ کا پورا نام ابوبکر بن اسماعیل بن شہاب الدین عمر بن علی الشنوانی التونسی المصری الشافعی ہے ، ۹۵۹ھ میں پیدا ہوئے ، شیخ ابن حجر مکی سے چھوٹی عمر میں اکتساب علم کیا اور بالخصوص تفسیر و حدیث میں مہارت حاصل کی ، ان کی تصانیف میں حاشیہ المقدمۃ الازہریۃ فی علوم العربیہ ، حاشیہ علی شرح قطر الندیٰ وغیرہ معروف ہیں ۔

(9) شیخ حسام الدین علی متقی حنفی ہندی ، متوفی 975ھ

آپ کا نام علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان متقی شاذلی برہانپوری ہے ، شیخ عبد القادر عیدروس نے ''النور السافر'' میں آپ کو ''قرشی'' بھی لکھا ہے ، ہندوستان

کے شہر برہانپور میں ۸۸۵ھ میں پیدا ہوئے، پھر ہجرت کر کے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہیں آپ کا وصال ہوا، اور جنت المعلیٰ میں پہاڑی (جواب نہیں ہے) کے پاس حضرت فضیل بن عیاض کے قرب میں مدفون ہوئے، شیخ ابن حجر مکی سے مکہ مکرمہ میں ابتدائی ایام میں استفادہ کیا، ان کے بارے میں مزید تفصیلات اسی کتاب کے عنوان ''شیخ ابن حجر مکی کا سلسلہ طریقت وتصوف'' میں مذکور ہو چکی، وہاں مراجعت فرمائیں۔

(۱۰) شیخ ابوبکر بن محمد السیفی الشافعی، متوفی 975ھ

آپ کا پورا نام ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن علی بن باعمر سیفی یزنی شافعی ہے، نفائس الدرر ''مخطوط'' کے سرورق پر آپ کو ''جنیدی'' بھی لکھا ہے، شیخ ابوبکر سیفی کے نام سے معروف ہیں، امام ابن حجر مکی کے ممتاز تلامذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، معجم المؤلفین میں عمر رضا کحالہ نے آپ کو ''مؤرخ'' لکھا ہے۔ ''نفائس الدرر فی ترجمۃ ابن حجر'' کے نام سے شیخ ابن حجر مکی شافعی کے بارے میں ایک نفیس کتاب لکھی ہے جس میں آپ کی تصانیف کے اسمائے گرامی کو نہایت جامعیت کے ساتھ تحریر کیا ہے، آپ کے بارے میں اس سے زیادہ تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

شیخ ابن حجر مکی کا علمی خزانہ

شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے تقریر وتدریس کے ساتھ ساتھ تحریر کی بے مثال قوت بھی عطا فرمائی تھی، اسی لئے شیخ موصوف نے جہاں اپنی تقریر وتدریس کی برکت سے خلق خدا کو فیضیاب کرتے ہوئے ائمہ علم وفن تیار فرما کر امت مسلمہ کے لئے یادگار چھوڑے، وہیں تحریری خدمات کی صورت میں بھی لاجواب وبے مثال علمی خزانہ امت مرحومہ کے لئے وراثت علمی کی صورت میں پیش کیا، جن میں سے کچھ تصانیف کے اب صرف نام ہی ملتے ہیں جبکہ بقیہ تصانیف چھپ چکی ہیں، انتہائی تلاش اور بیسیوں کتب ومخطوطات

کی ورق گردانی کے بعد جن تصانیف کے نام ہمیں مل سکے انہیں پیش نظر کررہے ہیں، شاید اتنے اسمائے کتب کسی ایک کتاب میں یکجا نہ ملیں۔

(۱) الاعلام بقواطع الاسلام

(۲) اتحاف أهل الاسلام بخصوصيات الصيام

(۳) الاتحاف ببيان أحكام اجارة الأوقاف

(٤) أسنى المطالب فى صلة الأقارب

(٥) اسعاف الابرار فى شرح مشكاة الأنوار (نفائس میں مذکور نہیں)

(٦) أشرف الوسائل الى فهم الشمائل

(۷) الافادة فيما جاء فى المرض والعيادة

(۸) الانافة [أو الانابة] فيما جاء فى الصدقة والضيافة

(۹) الايضاح شرح أحاديث النكاح (نفائس الدرر میں اس کا نام "الافصاح" مذکور ہے)

(۱۰) الايعاب شرح العباب (نامکمل)

(۱۱) تحرير المقال فى آداب وأحكام وفوائد يحتاج اليها مؤدّبوا الاطفال مع ذيله

(۱۲) تحفة المحتاج لشرح المنهاج

(۱۳) تطهير الجنان واللسان عن ثلب معاوية بن أبى سفيان رضی اللہ عنہ

(۱٤) الجوهر المنظم فى زيارة القبر الشريف النبوى المكرم ﷺ

(۱٥) الخيرات الحسان فى مناقب أبي حنيفة النعمان رضی اللہ عنہ

(۱٦) الدر المنضود فى الصلوٰة والسلام على صاحب المقام المحمود ﷺ

(۱۷) الزواجر عن اقتراف الكبائر

(۱۸) كنز الناظر فى مختصر الزواجر (نفائس میں نہیں)

(۱۹) شرح ألفية ابن مالك

(۲۰) الصواعق المحرقة فى الرد على اهل البدع والزندقة ، مع ذيله

(۲۱) اصابة الأغراض فی سقوط الخیار بالاعراض

(۲۲) فتح الاله بشرح مشکاة المصابیح للتبریزی

(۲۳) الفتح المبین شرح الاربعین للنووی

(۲٤) کفّ الرعاع عن محرمات اللهو والسماع

(۲۵) مبلغ الارب فی فضل العرب

(۲٦) معدن الیواقیت الملتمعة فی مناقب الائمة الأربعة (نفائس میں نہیں)

(۲۷) المنح المکیة شرح الهمزیة فی مدح خیر البریة للبوصیری (نفائس میں نہیں)

(۲۸) منهاج الطالبین فی مختصر المحرّر فی فروع الشافعی (نفائس میں نہیں)

(۲۹) مختصر الایضاح للنووی (نفائس میں نہیں)

(۳۰) معجم وسط (تذکرہ شیوخ)

(۳۱) الامداد فی شرح الارشاد للمقری (شرحٌ کبیرٌ)

(۳۲) فتح الجواد فی شرح الارشاد للمقری (شرحٌ صغیرٌ)

(۳۳) الأربعون فی الجهاد

(۳٤) الأربعون العدلیة المسمّی الفضائل الکاملة لذوی الولایة العادلة

(۳۵) رسالة فی القدر (نفائس میں نہیں)

(۳٦) الانتباه لتحقیق غویص مسائل الاکراه (نفائس میں نہیں)

(۳۷) ایضاح الاحکام لما تأخذه العمّال والحکّام

(۳۸) تاریخ اخوان الصفا بنبذ من أخبار الخلفاء (نفائس میں نہیں)

(۳۹) تحذیر الثقات عن أکل الکفتة والقات

(٤۰) تحفة الزوار الی قبر النبی المختار ﷺ (نفائس میں نہیں)

(٤۱) التحقیق لما یشمله لفظ العتیق (نفائس میں نہیں)

(٤۲) تطهیر العیبة عن دنس الغیبة

(٤٣) النخب الجليلة فى الخطب الجزيلة (نفائس میں نہیں)

(٤٤) تكفير الكبائر (نفائس میں نہیں)

(٤٥) تلخيص المحرّرمن الأراء حكم الطلاق المعلق بالابراء

(٤٦) تنبيه الأخيار على معضلات وقعت فى كتابى الوظائف واذكار الأذكار

(٤٧) تنوير البصائر والعيون بايضاح حكم بيع ساعة من قرار العيون (نفائس میں نہیں)

(٤٨) جزء فى العمامة النبوية (نفائس میں نہیں)

(٤٩) الحق الواضح المقدر فى حكم الوصية بالنصيب المقدر (نفائس میں نہیں)

(٥٠) قرة العين ببيان أن التبرع لايبطله الدين

(٥١) كشف الغين عمن ضلّ عن محاسن قرة العين (مذکورہ بالاقرۃ العین کاذیل)

(٥٢) رفع الشبه والريب عن حكم الاقرار باخوة الزوجة المعروفة النسب

(٥٣) الدرر الزاهرة فى كشف بيان الآخرة (نفائس میں نہیں)

(٥٤) سوابغ المدد فى العمل بمفهوم قول الواقف من مات من غير ولد

(٥٥) مختصر الروض فى الفقه المسمّى النعيم (یہی کتاب اوراسکی شرح چوری ہوئی تھی)

(٥٦) شرح مختصر الروض فى الفقة (مسمّٰی بشری الکریم شرح النعیم)

(٥٧) شرح مختصر أبى الحسن البكرى فى الفقة

(٥٨) شرح مقدمة بأفضل فى الفقة (نفائس میں نہیں)

(٥٩) شنّ الغارة على من أبدى تقوله فى الحنّا وعواره

(٦٠) الفتاوى الحديثية (نفائس میں نہیں)

(٦١) الفتاوى الفقهية الكبرىٰ

(٦٢) قواطع الاسلام فى الالفاظ المكفرة (نفائس میں نہیں)

(٦٣) فضائل الصدقة وأحكامها و أنواعها (نفائس میں نہیں)

(٦٤) القول المختصر فى علامات المهدى المنتظر (نفائس میں نہیں)

(٦٥) معجم صغیر/ ثبت ابن حجرالهتیمی (تذکرۂ شیوخ)

(٦٦) المناهل العذبة فی اصلاح ما و هی من الکعبة

(٦٧) القول الجلی فی خفض المعتلی (نفائس میں نہیں)

(٦٨) نصیحة الملوك

(٦٩) شرح صلاة النبی ﷺ للغزالی (نفائس میں نہیں)

(٧٠) النعمة الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم

(٧١) تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد خیر الانام ﷺ (نفائس میں نہیں)

(٧٢) مولد النبی ﷺ أو اختصار النعمة الکبری

(٧٣) حاشیة الایضاح المسمّی منح الفتاح بکشف حقائق الایضاح للنووی

(٧٤) کنه أمراد فی شرح بانت سعاد (نفائس میں نہیں)

(٧٥) المنهاج القویم شرح علی المقدمة الحضرمیة فی الفقه الشافعی

(٧٦) الایضاح لما جاء فی الراشدین (نفائس میں نہیں)

(٧٧) ثلاث مسائل فی صفات الباری (نفائس میں نہیں)

(٧٨) أجوبة ابن حجرعلی اشکالات للعز بن عبد السلام (نفائس میں نہیں)

نفائس الدرر للشیخ أبی بکرالسیفی ”مخطوط“ میں مذکورہ کتب

(٧٩) سعادة الدارین فی صلح الاخوین

(٨٠) جمر الفضاء لمن تولی القضاء

(٨١) الصاق عوار الهوس بمن لم یفهم الاضطراب فی حدیث البسملة عن انس

(٨٢) المنهج القویم الی شرح مسائل التعلیم

(٨٣) حاشیة شرح الصغیر علی الارشاد

(٨٤) حاشیة الایضاح المسمّی منح الفتاح بکشف حقائق الایضاح

(٨٥) حاشیة شرح علی المنهاج المسمّی طرفة الفقیر بتحفة القدیر (نامکمل)

(۸۶) حاشية العباب المسمّى كشف النقاب عن مخبات العباب (نامکمل)

(۸۷) مختصر الارشاد (نامکمل)

(۸۸) المستعذب فى حكم بيع الماء أوساعة من قراره وتحقيق الحكم بالموجب

(۸۹) مسائل الاكراه الحسى والشرعى فى الطلاق

(۹۰) كشف الغين عن أحكام الطاعون وأنه لا يدخل البلدين

(۹۱) أحكام الحمام

(۹۲) در الغمامة فى الطيلسان والعذبة والعمامة

(۹۳) كف ابن العفيف عن الخطاء والخطل والتحريف المسمّى الانتصار

(۹۴) مختصرشرح الهمزية كيف ترقى رقيك الانبياء

(۹۵) حسن التوسّل فى آداب زيارة أفضل الرسل ﷺ

(۹۶) طرق الفوائد و طرف الفرايد

(۹۷) التذكرة والتعرف فى الاصلين والتصوف

(۹۸) منظومة الجرومية (نامکمل)

(۹۹) منظومة فى أصول الدين

(۱۰۰) شرح منظومة فى أصول الدين (نامکمل)

(۱۰۱) مختصر تاريخ الخلفاء للسيوطى

(۱۰۲) ختم البخارى (نامکمل)

(۱۰۳) ختم المنهاج

(۱۰۴) شرح مختصر الاحياء المسمّى عين العلم (نامکمل)

(۱۰۵) شرح عقيدة لابن العراقى (نامکمل)

(۱۰۶) شرح العوارف المعارف (نامکمل)

(١٠٧) أحكام الامامة

(١٠٨) شروط الوضوء

(١٠٩) رسالة فى الاسراء

(١١٠) رسالة فى الخلّ

(١١١) العتقا فى الوقف (مخطوط میں ایسے ہی مذکور ہے)

(١١٢) العمل بالمفهوم فى الوقف (مخطوط میں ایسے ہی مذکور ہے)

(١١٣) بطلان الدور فى مسألة السريجية (مخطوط میں ایسے ہی مذکور ہے)

(١١٤) رسالة فى (أحكام) الحيض

(١١٥) الايضاح والبيان لما جاء فى ليلتى الرغائب والنصف من شعبان

(١١٦) الذيل على حاشيته (لابن حجر مكى) على شمائل الترمذى

(١١٧) النفحات المكية (فى علم الكلام والرد على الرافضة والشيعة)

(١١٨) شرح الحزب لابى الحسن البكرى (نامکمل)

(١١٩) ردّ على من أنكر قول شيخ أبى الحسن البكرى فى حزبه أستغفر اللّٰه مما سوى اللّٰه

(١٢٠) مختصر الهنية السَّنية فى الهيئة السُنيّة

(١٢١) مختصر كتاب خادم الزركشى المسمّى تحرير الخادم

نوٹ: ''نفائس الدرر'' کے حوالے سے جتنے کتب کے اسماء مذکور ہوئے ہیں یہ وہ ہیں جو اس کے علاوہ کہیں اور ذکر نہیں ہوئے، لیکن ۱ تا ۸۷ تک جو اسمائے کتب اوپر ذکر کیے گئے ہیں یہ اسماء دیگر کتب، مثلاً شذرات الذہب، الاعلام، الکواکب السائرۃ، النور السافر، ہدیۃ العارفین، کشف الظنون، نزہۃ الخواطر، معجم المؤلفین، وغیرہ میں بھی متفرق طور پر مذکور ہیں، البتہ ہم نے نفائس الدرر میں ان کے ہونے یا نہ ہونے کی وضاحت تحریر کر دی ہے۔

شیخ الاسلام ابن حجر مکی ہیتمی علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سے درج ذیل نمبروں کے مخطوطات کے عکس راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔

۱۱۵۔۹۴۔۸۔۷۸۔۷۷۔۷۲۔۷۰۔۶۴۔۴۶۔۴۵۔۲۷۔۲۴۔۲۱

شیخ ابن حجر مکی کے تمام عقائد و معمولات وہی تھے جو آج بھی سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا امتیازی وطیرہ ہے، لہٰذا صفحات کی تنگ دامنی کے پیش نظر مفصل کلام کرنے کے بجائے موضوع کی مناسبت سے فقط میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے آپ کی چند تصانیف کا تفصیلی تعارف پیش کر رہے ہیں جس سے اہل سنت کے معمولات سے امام موصوف کی محبت کا قدرے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

امام ابن حجر مکی اور میلاد النبی ﷺ

امامِ حرم مکی، مفتی اعظم شافعیہ، شیخ الاسلام ابن حجر مکی ہیتمی علیہ الرحمہ نے جہاں دیگر کئی علوم اسلامیہ کے حوالے سے بیش قیمت تصانیف تحریر فرمائیں، وہیں سید الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے میلاد کے بارے میں بھی جواہر کو محبت وعقیدت کی لڑی میں سجا کر امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ سے قبل بھی بے شمار اساطین امت و اکابرین ملت اسلامیہ نے اس موضوع پر لا جواب و بے مثال تصانیف تحریر فرمائی ہیں جو بلا شبہ ان کی زندگی کا بہترین ذخیرہ اور آخرت میں سرخروئی کا انمول تحفہ ہیں۔ اس طرح شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے بھی اسلاف کی روش پر چلتے ہوئے اور محبت رسول ﷺ کو عوام الناس میں مزید فروغ دینے کے لئے میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے درج ذیل کتابیں تحریر فرمائیں۔

(1) النعمة الكبرىٰ على العالم فى مولد سيد ولد آدم ﷺ

(2) تحرير الكلام فى القيام عند ذكر مولد خير الانام ﷺ

(3) مولد النبى ﷺ أو اختصار النعمة الكبرىٰ

النعمة الكبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم ﷺ

یہ کتاب شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی اپنے موضوع پر ایک بے مثال مختصر و جامع تالیف ہے اس میں شیخ موصوف نے واقعی ایسے نکات بیان فرمائے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔

اس کتاب کا سب سے پہلا نسخہ استنبول ترکی کا ہے جسے "مکتبة ایشیق، دار الشفقة، استانبول، ترکی" نے 1397ھ بمطابق 1977ء کو شایانِ شان طرز پر شائع کیا، جس کے اخیر میں شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کے حیات انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں ایک منظوم کلام کو بھی شامل کیا گیا ہے اور اس کے بعد "حسن المقصد فی عمل المولد للسیوطی" کے قلمی نسخہ کے عکس کو بھی شامل کیا گیا ہے، اس طرح کل صفحات کی تعداد 94 ہے۔

اسی کے عکس کو پاکستان میں مناظر اسلام ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمہ کے زیر اہتمام قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ نے "سالک فضلی" کے ترجمہ کے ساتھ دو مرتبہ شائع کیا ہے پہلی بار 1398ھ بمطابق 1978ء یعنی استانبول میں شائع ہونے کے ایک سال بعد اور دوسری مرتبہ 8 شعبان 1401ھ یعنی آج سے قریباً 31 سال قبل۔

اس کا ایک سلیس ترجمہ راقم الحروف نے بھی کیا ہے، جسے پہلی مرتبہ مبلغ اسلام، خلیفہ اعلیٰ حضرت، شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کے نام سے منسوب "مکتبہ علیمیہ" کراچی نے مولانا محمد آصف خان علیمی کے زیر اہتمام اعلیٰ طباعت کے ساتھ ربیع الاول، ۱۴۲۹ھ بمطابق مارچ، ۲۰۰۸ء میں شائع کیا تھا اب اسی ترجمہ کا جدید ایڈیشن، مصنف کے تفصیلی حالات کے اضافے اور اعتراضات کے جوابات کے ساتھ زاویہ پبلیشرز لاہور کی جانب سے محترم نجابت علی تارڑ کے زیر اہتمام شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ عربی متن کو "مکتبة الحقیقة" استانبول، ترکی نے 1424ھ

بمطابق 2003ء میں شائع کیا، اس کے کل صفحات کی تعداد 321 ہے، اس میں "النعمۃ الکبریٰ" کے ساتھ ساتھ "جواہر البحار" میں مذکورہ کتاب کی جو تلخیص درج ہے اسے بھی شامل کر دیا گیا ہے نیز "**الحقائق فی قرأۃ مولد النبی** ﷺ" نامی مجلّہ علمیہ کو بھی من وعن شامل کر دیا گیا ہے۔

"**النعمۃ الکبریٰ علی العالم**" کا ایک مخطوط شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب میں موجود ہے، اس مخطوط کے کل صفحات کی تعداد 35 ہے، بقیہ تفصیل حسب ذیل ہے: المولد النبوی، کتب ستۃ، 1276ھ، 32ق 19س، 15x23، تحت، 3506، السیرۃ النبویۃ۔

اس مخطوط کا عکس ہمارے پاس موجود ہے اس کے علاوہ ہمیں کسی دوسرے مخطوط کا سراغ نہیں مل سکا، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنی اسی کتاب کا اختصار بھی کیا تھا جس کا نام "مولد النبی ﷺ" ہے، اسی تلخیص کی ایک عربی شرح خاتم الفقہاء علامہ شامی کے بھتیجے علامہ شیخ احمد عابدین شامی نے لکھی جس کا نام "**نشر الدرر علی مولد ابن حجر**" ہے اکثر علمائے کرام نے اس شرح کو اصل النعمۃ الکبریٰ کی شرح سمجھ لیا ہے جو کہ سنگین غلطی ہے، اس شرح کے متعدد اقتباسات علامہ نبہانی نے جواہر البحار اور حجۃ اللہ علی العالمین میں نقل کئے ہیں۔

کتاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم اور منکرین میلاد کا ردِ عمل

جیسا کہ مذکورہ بالا سطور میں ہم نے تفصیل کے ساتھ "**النعمۃ الکبری علی العالم**" کے مخطوط و مطبوعہ نسخوں کا ذکر کر دیا ہے، لیکن ایسی شاندار کتاب جو مکمل اہل سنت کے مروجہ میلاد النبی کی تائید کر رہی ہے اور اس پر کمال یہ کہ وہ لکھی ہوئی ہے مفتی اعظم مکہ مکرمہ شیخ الاسلام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی۔ اَب یہ بات تو منکرین میلاد کو کسی طور پر گوارا نہ ہوئی، اس

لئے انہیں عیاری ومکاری سے کام لینا پڑا، جس کے لئے انہوں نے نہایت صفائی سے ایک نئی "النعمة الكبرىٰ "ایجاد کرڈالی۔

اس کا مکمل نام انہوں نے رکھا ہے "اتمام النعمة الكبرى على بمولد سيد ولد آدم" اسے 1422ھ بمطابق 2001ء میں دارالکتب العلمیہ نے بڑے سائز پر شائع کیا ہے، کل صفحات کی تعداد 127 ہے جس پر بے لگام تحقیق کی تکلیف اُٹھائی ہے عبدالعزیز سید ہاشم الغزولی نے۔

قارئین کرام! اس کارستانی کو ملاحظہ فرمائیں اس مطبوعہ کتاب میں باقاعدہ مخطوطہ بھی معرض وجود میں لایا گیا ہے جس کا عکس بھی کتاب میں دیا گیا ہے، اس کے محقق نے جگہ جگہ اپنی وہابیت کے رنگ بے رنگ سے صفحات ابیض کو سیاہ کرتے ہوئے بدعت وشرک کی گردان رٹی ہے، الحمدللہ راقم نے بھی اس کے حواشی پر کئی مقامات پر ردّ بزبانِ عربی لکھ کر جواب دے دیا ہے، بہرحال یہاں ان کی چوری کو ظاہر کرنا مقصود ہے۔

مذکورہ نسخے میں جس مخطوطے کا عکس دیا گیا ہے اس کے اخیر میں نقل کی تاریخ 1305ھ دی گئی ہے یعنی یہ شاہ سعود یونیورسٹی والے مخطوطے (جس کا ذکر ہم نے ماقبل کیا ہے) کے 29 سال بعد کا ہے، شاہ سعود یونیورسٹی والے مخطوط (اسی کتاب کی ابتداء میں اس مخطوط کا عکس شامل کر دیا گیا ہے جس میں خلفائے راشدین کے اقوال وآثار بھی موجود ہیں) میں تمام عبارات وہی ہیں جو مكتبة ايشيق یا مكتبة الحقيقة وغیرہ کے مطبوعہ نسخوں میں موجود ہیں لیکن دارالکتب العلمیہ کے اس نسخہ کی ایک سطر بھی نہ تو اس مخطوط کے مطابق ہے اور نہ ہی اس تلخیص کے مطابق جسے شیخ ابن حجر مکی نے بذاتِ خود مولدالنبی ﷺ کے نام سے تیار کیا تھا۔

اس کے علاوہ اگر صرف نام پر ہی غور کریں تو چوری واضح ہے:"اتمام النعمة الكبرىٰ على العالم" لفظ "اتمام" ان کی اپنی ایجاد ہے، شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے نہ تو

اس نام کی کوئی کتاب لکھی ہے اور نہ ہی انہوں نے اپنی تحریر کردہ لاجواب کتاب بنام "**النعمة الکبریٰ علی العالم**" کا کوئی "**تکملہ**" یا "**اتمام**" وغیرہ لکھا ہے اور لفظ اتمام کے بابت یہ بھی معنوی جہتوں کو فرض کرنے کی بنا پر ہم نے لکھا ہے ورنہ حقائق اس کے مخالف ہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے:"**ایضاح المکنون فی ذیل علی کشف الظنون**" جلد 2 صفحہ 335، داراحیاء التراث العربی بیروت میں شیخ اسماعیل باشا بغدادی نے صرف "**النعمة الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم**" کا نام درج کیا ہے اور خود شیخ ابن حجر مکی نے مولد النبی ﷺ کے مقدمہ میں اپنی کتاب کا نام یہی درج کیا ہے وہاں "**اتمام**" کا لفظ ذکر نہیں ہے لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ خالصتاً بعد کی ایجاد ہے۔

تو اب یہ واضح ہو گیا کہ دارالکتب العلمیہ کے مطبوعہ نسخہ کے مصنف شیخ ابن حجر مکی نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہیں، اب وہ کون اس سے ہمیں اس جگہ کوئی سروکار نہیں، ہم نے اپنا مدعا حقائق کی روشنی میں واضح کر دیا اب قارئین کرام خود فیصلہ فرمالیں۔

نیز ایک بات یہ بھی کہ شیخ ابن حجر مکی نے یہ کتاب "**النعمة الکبریٰ**" مکہ مکرمہ میں اپنی عمر مبارک کے اخیر میں لکھی تھی اور چونکہ آپ کے تقریباً تمام علمی اثاثے مکہ مکرمہ میں ہیں اس لئے قرائن کی روشنی میں اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ "**شاہ سعود یونیورسٹی**" کا مخطوط ایک تو "**دارالکتب العلمیہ**" میں دیئے گئے "**دارالکتب المصریہ**" کے مخطوط سے قدیم ہے اور پھر تلخیص و مطبوعہ نسخہ جات کے بھی مطابق ہے لہٰذا وہی مخطوط قابل ترجیح ہے۔

"**دارالکتب المصریہ**" کا مخطوط کسی اور بزرگ کی تصنیف ہے (اور ہوسکتا ہے کہ یہ شیخ ابن حجر مکی کی ہی میلاد النبی کے حوالے سے کوئی دوسری کتاب ہو صرف نام بدل گیا ہو) اگرچہ اعتقادی اعتبار سے اس نسخہ میں بھی کئی امور اہل سنت و جماعت کی تائید کر رہے ہیں، اسی لیے محشی نے جابجا حواشی کی صورت میں تکلیف اٹھائی اور وہابی ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

النعمة الکبریٰ اور خلفائے اربعہ کے اقوال

بعض علمی حلقے سے بالخصوص اور منکرین میلاد کی جانب سے بالعموم یہ اعتراض اُٹھایا جاتا ہے کہ "النعمة الکبریٰ علی العالم" میں خلفائے راشدین اور دیگر ائمہ کرام کے ابتداءً چند اقوال فضائل میلاد النبی کے حوالے سے درج ہیں یہ بلا سند مذکور ہیں اور دیگر تصانیف سابقہ میں بھی ان کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، اس لئے یہ کتاب ہی جعلی ہے اگر ایسی کوئی روایات ہوتیں تو امام ابن حجر عسقلانی، امام جلال الدین سیوطی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ جیسے اکابرین کی نظروں سے بھلا کیوں پوشیدہ رہتیں؟

اگرچہ سوال بہت شاندار اور قوی ہے لیکن اس سے کتاب کے جعلی ہونے پر استدلال کرنا کم علمی اور علم وانصاف کے خلاف ہے، کسی کتاب کے تمام مندرجات کا صحیح ہونا ہی اگر مدار بنالیا جائے تو پھر بڑی بڑی کتب حدیث وعلم سے ہاتھ دھونا پڑے گا میری اس بات کی صداقت اہل علم پر بخوبی واضح ہے خیر یہ تو ایک عمومی بات تھی۔

اصل بات یہ ہے کہ بیشمار روایات ومسائل ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کسی فردِ خاص کے لئے روشن کرتا ہے مثلاً ایمان والدین کریمین سے متعلقہ کئی روایات ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ پر واضح کیا جس کا اقرار امام سیوطی نے خود اپنے رسائل میں کیا بھی ہے۔

نوٹ کے بارے میں امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں سے سوال ہوا مکہ مکرمہ کے اکابر محدثین وفقہاء اس کے بارے میں ایک بھی جزیہ پیش کرنے سے عاجز رہے، حالانکہ اُس وقت حافظ کتب حرم مکی سید العلماء سید اسماعیل خلیل حنفی، امام حرم شیخ صالح کمال، مفتی اسلام شیخ عبداللہ صدیق بلکہ خود اعلیٰ حضرت کے دادا اُستاد امام العلماء شیخ الاسلام جمال بن عبداللہ مکی جیسے اکابر فقہاء ومحدثین موجود تھے لیکن اعلیٰ حضرت پر اللہ تعالیٰ نے اس علم کی

حقانیت اور مسئلہ کی تفصیل کو واضح کر دیا اور جب فتح القدیر کا وہ جزیہ ”لو باع کاغذة بالف یجوز“ جو اعلیٰ حضرت نے لکھا تھا اسے شیخ عبداللہ صدیق نے پڑھا تو اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: اَیْنَ جَمَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا النَّصِّ الصَّرِیْحِ یعنی جمال بن عبداللہ اس واضح دلیل سے کیوں غافل رہے۔ بہرحال علی العموم خلفائے اربعہ کے اقوال کو بلاسند دیکھ کر پوری کتاب ہی کو موضوع و بناوٹی کہہ دینا ہرگز علمی دیانت نہیں ہے۔

متأخرین علماء میں سے تقریباً تمام ہی نے احادیث و روایات سے اسناد کو حذف کر کے پیش کیا ہے کیونکہ ان کا ذکر طوالت کے باعث اور عمومی افراد کے لئے اس سے کوئی فائدہ وابستہ نہیں تھا، اسی لئے خود امام جلال الدین سیوطی، حافظ زین الدین عراقی، شیخ ابن حجر مکی، شیخ علی متقی وغیرہ نے فقط ایک دو راوی یا پھر فقط صحابہ و تابعین کے ناموں پر اکتفاء کیا ہے جیسا کہ ان ائمہ کرام کی تصانیف بطورِ ثبوت موجود ہیں تو ایسی صورت میں اگر شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے خلفائے راشدین اور دیگر ائمہ کرام کے چند اقوال اگر بلاسند ذکر کر دیئے ہیں تو اس میں کون سی پریشانی کی بات ہے؟

پریشانی کی بات تو تب ہوتی جب کوئی عام شخص ایسا کرتا لیکن یہاں تو شیخ ابن حجر مکی کی ذات والا صفات ہے جن کی ثقاہت و عدالت پر اہل عرب و عجم کا اتفاق ہے، اس لئے یہ لازمی امر ہے کہ شیخ موصوف نے یقیناً کسی مستند مأخذ سے پڑھ کر ہی اسے لکھا ہوگا، لہٰذا شیخ موصوف کا اسے نقل کرنا ہی بذاتِ خود ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے مزید کسی ماخذ میں اس کا نہ ملنا ہرگز اس کے موضوع ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

نیز اسے موضوع کہنا فنی اعتبار سے بھی درست نہیں کیونکہ موضوعیت کی تعریف اس پر صادق ہی نہیں آتی جیسا کہ اہل علم پر واضح ہے۔

درایت کے اعتبار سے بھی یہ اقوال قرآن وسنت کے منافی نہیں بلکہ دیگر ائمہ کرام کے میلاد النبی کے حوالے سے تحریر کردہ اقوال وکلمات سے بھی ان کی تائید ہوتی ہے تو پھر بھلا کیوں انہیں تسلیم کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے؟

اگر اہل علم نظر انصاف سے کام لیں تو یہ اقوال اپنی جگہ ہر اعتبار سے بالکل صحیح ہیں لیکن اگر بہت زیادہ احتیاط بھی ملحوظ رکھی جائے تو بھی حد درجہ تنزل ''ضعیف'' ہے جو کہ فضائل اعمال میں قرآن وسنت کے متصادم نہ ہونے کی صورت میں بالاتفاق قابل قبول، تو اب ان تفصیلات کے پیش نظر یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ اقوال وآثار ہرگز موضوع وبناوٹی نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ ضعیف شمار ہونگے۔

ان اقوال وآثار کی ایک اور بہترین توجیہہ وتاویل میرے شیخ واُستاد شیخ الاسلام علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمہ نے ایک ملاقات میں مجھ سے یہ بیان فرمائی ہے اور یہی قول الزواجر کے اردو ترجمہ میں تقدیم میں ذکر فرمایا: یہ از قبیل ''مکاشفات'' ہوں (آثار کشفیہ، احادیث منامیہ) یعنی شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے انہیں خلفائے راشدین سے کشف ومنام کے طریق سے لیا ہے، اسی لئے براہ راست ان کا ذکر کرکے انہیں زیب وقرطاس فرمادیا، ایسی صورت میں کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح کے اقوال وآثار اگر کسی مستند شخصیت سے منقول ہوں تو انہیں قرآن وسنت کے متصادم نہ ہونے کی صورت میں تسلیم کرلیا جاتا ہے جیسا کہ محی الدین ابن عربی اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف (فصوص الحکم، الدرالثمین وغیرہ) میں کئی اقوال درج ہیں۔

علمائے کرام نے ان کی یہی تاویل بیان کی ہے کہ شیخ ابن عربی اور شاہ ولی اللہ دہلوی نے انہیں براہ راست بطریق کشف والہام حاصل کرکے تحریر کیا ہے جیسا کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں فرمایا، یا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

یہ ارشاد فرمایا وغیرہ۔ اسی طرح وہ صحابہ کرام کا بھی ذکر فرماتے ہیں تو اب ظاہری سی بات ہے کہ شیخ ابن عربی نے ان کی ظاہری حیات میں تو وہ فرمودات براہ راست نہیں سنے، لیکن نقل میں آپ کسی کا حوالہ بھی نہیں دیتے تو علمائے کرام نے اس کے بارے میں یہی فرمایا ہے کہ انہیں انبیائے کرام وصحابہ عظام سے بطریق کشف شرفِ ملاقات حاصل تھی تو کچھ ایسا ہی معاملہ اس باب میں شیخ ابن حجر مکی کا ہوسکتا ہے جس میں کوئی مانع بھی نہیں ہے کیونکہ بلا شبہ آپ ایک عظیم فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ صوفی بھی تھے، اسی لئے بعض وہابیوں کو ان کا صوفی ہونا ہضم بھی نہیں ہوتا جس کی بنا پر وہابیوں کی جانب سے آپ کا مفصل ردّ بھی لکھا گیا ہے۔ لہٰذا عین ممکن ہے کہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اسے بطریق کشف و الہام حاصل کیا ہو تو اب کوئی شک باقی نہ رہا۔

اہل سنت و جماعت کے ایک ممتاز مصنف ومترجم، ہمارے سردار وممدوح زمانہ علیہ الرحمہ نے مزید یہ اعتراض بھی کیا ہے: ان اقوال میں ''درہم'' کا لفظ استعمال ہوا ہے جو خالصتاً بعد کی ایجاد ہے۔

لیکن یہ اعتراض بھی قابل توجہ نہیں اگر ان اقوال کو کشف کے قبیل سے مانا جائے تو کشف کا معاملہ اس زمانے یعنی شیخ ابن حجر مکی کے زمانہ کے مطابق تھا اور اس زمانے میں میلاد کے لئے دراہم خرچ کئے جاتے تھے بلکہ شیخ ابن حجر مکی سے قریباً 6 سو سال قبل بھی اس کا دستور موجود تھا، لہٰذا اس زمانے کے عمل کے مطابق کشف والہام میں ارشاد ہوا، بادشاہ مظفر کی محفل میلاد کا تذکرہ امام ابن کثیر اور امام سیوطی وغیرہ نے مفصلاً لکھا ہے اس میں بھی دراہم خرچ کرنے کا ذکر موجود ہے۔ فافہم

اب ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ انہیں کشف میں ایسے عمل کے بارے میں ترغیب دی جارہی ہو جو کہ صدیوں پہلے ختم ہو چکا ہو یا کبھی واقع ہی نہ ہوا ہو نیز کشف وحقیقت میں من

کل الوجوہ مطابقت تلاش کرنا ایک لغوسی بات ہے، ہاں ادنیٰ سی مطابقت بھی کافی ہے اور یہاں وہ مطابقت ہے ''اصل میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانا'' جو کہ خلفائے راشدین کے زمانِ سعادت نشان بلکہ ولادت کے یوم اول سے ثابت ہے اور اگر بالفرض ان اقوال کو روایت کے اعتبار سے درست مانیں تو پھر یہ الفاظ بطورِ ترغیب ہوں گے چونکہ میلادِ مصطفیٰ کی خوشی منانا صحابہ کرام کے معمولات سے ثابت ہے بلکہ خود حضور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے تو ترغیب میں زیادتی کے لئے ان الفاظوں کا ذکر فرمادیا گیا۔

فاضل شیخ گرامی قدر نے ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے: ان روایات میں لفظ ''قراء'' ہے جس کی وجہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اقوال دسویں صدی کے بعد تیار ہوئے ہیں کیونکہ صحابہ کرام کے زمانِ سعادت نشان میں تو میلاد کی کوئی کتاب ہی نہیں تھی جسے وہ پڑھتے؟

میں کہتا ہوں: یہاں بھی فاضل شیخ سے تسامح ہوا ہے کیونکہ دسویں صدی سے قبل بھی تو کتابیں اس موضوع پر موجود تھیں خاص طور پر اسی صدی کا ذکر فاضل شیخ کا اپنا ذاتی خیال ہے اور بس! باقی رہی پڑھنے کی بات تو ''قراء'' سے کیا کسی کتاب کا پڑھنا ہی مراد ہوتا ہے؟ نہیں! بلکہ ایسا ہرگز نہیں، مطلقاً بیان کے لئے بھی قراء کا لفظا ستعمال کیا جاتا ہے، ہاں اگر ''الکتاب'' کا ذکر متصل ہو تو کتاب پڑھنا مراد ہوتا ہے، **و التفصیل فی المطولات.**

تو جب یہ واضح ہے کہ قراء سے پڑھنا اور بیان کرنا وغیرہ معانی مراد ہوتے ہیں تو اب صحابہ کرام کے زمان کے اعتبار سے مطلق بیان کرنے کا معنیٰ ہی ترجیح پائے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ جس نے حضور ﷺ کے میلاد سے متعلق فضائل وکمالات وغیرہ کا بیان کیا۔ الخ

باقی یہ اعتراض کے اس کی شرح جو اقتباسات علامہ نبہانی نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں، یا اس کی وہ تلخیص جو شیخ ابن حجر مکی نے خود تیار کی تھی ان دونوں میں مذکورہ بالا

اقوال کا ذکر نہیں ہے۔

تو اس اعتراض میں بھی کوئی قابل قدر یا حیران کن بات نہیں ہے، شیخ ابن حجر مکی نے تلخیص کی ابتداء میں ''**النعمة الكبرى على العالم**'' کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ میں اسے ایک مختصر مجلس میں پڑھے جانے کے لئے تلخیص کا جامہ پہنا رہا ہوں۔ لہٰذا ممکن ہے کہ اسی مقصد کے پیش نظر صرف اہم اور خاص عنوانات کا انتخاب فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ نئے عنوانات بھی اس میں شامل کر کے ایک مختصر تلخیص تیار کی ہو جو کہ نسب، رضاعت، معجزات، خصائص وغیرہ پر مشتمل تھی۔

اسی طرح علامہ نبہانی نے بھی چند مخصوص اقتباسات ہی درج کئے ہیں من وعن تو وہ اپنی کتاب ''**جواہر البحار**'' میں درج ہی نہیں کرتے جیسا کہ انہوں نے اس بات کی مقدمہ میں وضاحت کر دی ہے کہ میں صرف نکاتِ مخصوصہ کو ہی بیان کروں گا اگر وہ اُسی طرح پوری پوری کتابوں کو درج کرنے لگتے تو پھر اس کی ضخامت کا آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

بہر حال ہم آخر میں اتنی گذارش کرتے ہیں کہ دلائل وقرائن تو ہم نے پیش کر دیئے ہیں جو کہ اہل علم وانصاف کے لئے ان شاء اللہ کافی وشافی ہونگے لیکن کم فہم وہٹ دھرم لوگوں کے لئے ہمارے پاس ہدایت کی دعا کے علاوہ کچھ نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

پھر بھی جو حضرات علمی تحقیق کے پیش نظر انہیں قبول نہ کریں تو یہ ان کا حق ہے اور ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں لیکن اتنا ضرور عرض کریں گے کہ اپنی تحقیق کی بنیادیں کسی مضبوط دلائل پر استوار کریں، صرف سنی سنائی یا ایک نظر پڑھی ہوئی باتوں پر اتنے بڑے اقدام سے گریز کریں کیونکہ اس سے فائدہ مخالفین میلاد کو ہوگا۔

متنازع اقوال کی تائید میں ایک مستند حوالہ

آج تک کتاب ہذا کے مندرجات پر بالعموم اور خلفائے راشدین کے اقوال پر بالخصوص یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ اقوال موضوع ہیں اس لیے اِن کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایسے اقوال و آثار کا وجود ماقبل کسی بھی کتاب میں نہیں ملتا بلکہ یہ خالص اسی کتاب میں سے ہی پائے جاتے ہیں، اس اعتراض کے خیالی وزن کے تحت اگرچہ بہت سے افراد اپنی رفعت خیال کو بام عروج پر نہیں لے جا سکے لیکن "**جاء الحق و ذهق الباطل**" کے مصداق اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں راقم الحروف کو ایک نہایت ہی واضح اور دندان شکن حوالے تک رسائی و معرفت عطا فرمائی۔

حال ہی میں شیخ الاسلام فقیہ امام محمد عابد سندی انصاری مدنی علیہ الرحمہ کی ایک کتاب "**اَلرَّسَائِلُ الخَمْس**" چھپی ہے جو کہ دراصل آپ کے تحریر کردہ پانچ عربی رسائل کا مجموعہ ہے، اس پر تحقیق و تخریج کے فرائض شیخ الحدیث محمد جان نعیمی نے ادا فرمائے ہیں اور راقم الحروف نے پہلی بار اس کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جسے مکتبہ غوثیہ کراچی نے شائع کیا ہے۔

اس میں ایک رسالہ بنام "**حُكْمُ اِطْعَامِ الطَّعَامِ فِیْ مُنَاسِبَاتِ الْفَرْحِ أَو التَّرَح**" بھی شامل ہے، اس میں امام عابد سندی انصاری علیہ الرحمہ نے اپنے دادا حضرت امام حافظ محمد مراد انصاری المشہور "القاضی الواعظ" کے فتاوی سے ایک حوالہ نقل کیا ہے (مفتی محمد جان نعیمی کو یہ فتاویٰ نہیں ملا اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی معلومات حاصل ہو سکیں تھیں تو انہوں نے اس حوالے کو ذکر کرنے کے بعد مطلع نہ ہونے کا عذر کر دیا لیکن ہمیں تلاش کے بعد اس کا سراغ مل گیا کہ یہ فتاویٰ مسجد مدینہ منورہ کی مرکزی لائبریری میں محفوظ ہے جس کے ایک صفحہ کا عکس ہم نے انٹرنیٹ پر بھی دیکھا تھا اور اس کے حصول کے لیے مفتی صاحب کو پیغام بھی بھیجا تھا لیکن شاید ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی اور اگر ہوئی

بھی تو ہمیں علم نہیں، باقی ہمارے بس میں وہاں جانا اور اسے حاصل کرنا نہیں اور جو جاتے رہتے ہیں اور حاصل بھی کر سکتے ہیں ان کی ترجیحات میں کتابیں ہی نہیں، ہمارے یہاں تو یہ حال ہے کہ زیارتیں سال بھر کروالو ہر بار تیار لیکن اگر اُسی صاحب مزار شریف سے متعلق کسی کتاب کا کہہ دو جو کہ عام بازار میں وہاں دستیاب بھی تو ان زائرین صاحب ثروت پر بھی قبض کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے لہٰذا اگر کوئی صاحب حاصل کر سکے اور پھر دوسروں کو دینے کی ہمت بھی ہو تو زہے نصیب، ورنہ اسے وہیں رہنا زیادہ مناسب ہے) **بہرکیف ہم ذیل میں من وعن متعلقہ مقام کو نقل کر رہے ہیں:**

۱۔ ”یَوْمَ مَوْلِدِہٖ ﷺ ذَبَحَ أَبُو بَکر الصِّدِّیْقُ مِائَۃَ نَاقَۃٍ وَتَصَدَّقَ بِھَا“

ترجمہ: میلاد النبی ﷺ کے دن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ ذبح کر کے صدقہ کیے۔

۲۔ ”تَصَدَّقَ أَبُو ھُرَیْرَۃَ فِیْ ذَلِکَ بِثَلَاثَۃِ أَقْرَاصٍ مِنْ شَعِیْرٍ“

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ **رضی اللہ عنہ** نے (میلاد النبی ﷺ کے دن) **تین بڑے** برتن گندم سے بھر کر صدقہ کیے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا دونوں عبارات کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ ان میں بھی حضرات صحابہ اور بالخصوص سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا میلاد النبی کے حوالے سے طرز عمل عیاں ہے، اب آپ خود ہی فیصلے کرلیں کہ وہ اقوال جو کتاب مستطاب ”النعمۃ الکبریٰ“، میں درج ہیں کہاں تک موضوع کہلانے کے مستحق ہیں؟

مذکورہ بالا تائیدی حوالہ جات وعبارات کو دیکھتے ہوئے اب تو انصاف پسند معترضین کو اپنے رویئے سے باز آ جانا چاہیے کیونکہ ہم نے ”النعمۃ الکبریٰ“ کے علاوہ سے انہی اقوال کی مثل پیش کر دیئے ہیں۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

النعمۃ الکبریٰ کے خلاف سازشوں کا خلاصہ

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کے مندرجات کے ذریعہ سے منکرین میلاد کا ناطقہ بند کر دیا ہے لہٰذا وہ اب مجبور ہو گئے کہ آخر کیا کریں، اگر اسے مانتے ہیں تو بھی طعن و تشنیع کا شکار ہوں گے اور مطلقاً انکار بھی نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے کچھ عرصہ قبل یہ راہ نکالی اور لوگوں میں اسے عام کرنا شروع کر دیا، ماننے کی صورت میں تو وہ پھنس جاتے کہ آج تم ہر بات میں حرمین کے علماء کو مدار بناتے ہو لیکن ذرا 450 سال پیچھے تو دیکھو کہ اس وقت کے امام مفتی اعظم مکہ شیخ الاسلام ابن حجر مکی اور اس زمانے کے دیگر لوگ کن عقائد و معمولات پر کاربند تھے نیز اب کے علمائے حرمین اور اس وقت (450 سال پہلے) کے علمائے حرمین کا فرق دیکھ لو۔ لہٰذا یہ منکرین میلاد کی ایک بہت بڑی سازش ہے، جس سے کچھ اہل علم بھی متاثر ہو گئے ہیں اللہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

ایک بہت بڑے مناظر اسلام سے ایک مرتبہ میری اسی کتاب کے حوالے سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے تحفظات بیان فرمائے اور فرمایا کہ دیگر مستند کتب میلاد کی جانب توجہ کی جائے، میں نے عرض کی اگر مستند ہی کی بات ہے تو شیخ ابن حجر مکی سے زیادہ بھلا کون اس کا حق دار ہے اور اگر آپ اس کتاب سے اعراض کی بات کر رہے ہیں تو یہی تو منکرین میلاد چاہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ اہل سنت کی ایسی کتابیں و عبارات غائب کرتے چلے جائیں اگر ہم اس کا دفاع نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا۔؟

یہی اقوال ہماری اَساس نہیں ہے

اور یہاں یہ بات بھی عرض کردوں کہ ” النعمة الکبریٰ “ کے مندرجات یااس میں مذکورہ اقوال ہی ہمارے لئے دلیل نہیں ہیں کہ اگر یہ نہ ہوں تو ہمارے پاس کچھ باقی نہ رہے کیونکہ اصل میلاد اور اس پر خوشیاں منانا قرآن وسنت سے ثابت ہے اور ایسے اقوال تو فقط ہمارے **”تائیدی دلائل“** میں سے ایک ہیں اور اس بات کو خوب ذہن نشین کرلیں تاکہ گفتگو کا ماحصل واضح ہوکر ذہن نشین ہوجائے۔

نیز اپنوں کے لئے ایک نہایت اہم بات بیان کردوں کہ مکتبہ قادریہ سیالکوٹ سے (1398ھ میں) سالک فضلی صاحب کا جوترجمہ شائع ہوا تھا اس پر حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات قادری، شیخ الحدیث مناظر اسلام علامہ ضیاء اللہ قادری اور علامہ غلام رسول سعیدی کے اسمائے گرامی تحریر ہیں۔

اس ترجمہ کے محرک اصلی حکیم صاحب تھے اور ناشر مناظر اسلام ضیاء اللہ قادری صاحب نیز بقیہ اکابرین نے اسے حرف بحرف سنا اور مہر تصدیق ثبت فرمائی تھی (البتہ واضح رہے کہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اپنے موقف سے رجوع کرچکے ہیں جیسا کہ آج سے کچھ سال پہلے میرے رابطہ کرنے پر انہوں نے اپنے شاگردِ رشید مفتی اسماعیل نوارنی کی وساطت سے مجھ فون پر مطلع فرمایا تھا)،

اب میرا سوال یہ ہے: کیا اُن اکابرین کے سامنے یہ اقوال نہیں تھے، کیا انہیں روایت ودرایت کے اصول وقوانین معلوم نہیں تھے، کیا انہوں نے جان بوجھ کر ایسی جعلی کتاب کی ناصرف تصدیق کی بلکہ اسے شائع بھی کیا۔؟

یقیناً یہ تمام اکابرین علم وفضل کے بلند پایہ مینار ہیں اور مسلک حق کی حقانیت ان کی خدمات سے روشن ہیں، ان کا اس کتاب کو درست سمجھتے ہوئے ترجمہ کروا کر شائع کرانا،

اس کے صحیح اور حق ہونے کی واضح دلیل ہے، اب جو مانتا ہے اسے مبارک اور جونہیں مانتا اسے اپنے عمل کا حساب خود دینا ہے، ہم نے اپنے علم وتحقیق کو حتی الامکان آپ کے سامنے پیش کردیا اور حقیقت حال اور نقصان وکمال کو وہی بہتر جانتا ہے، میں اسی کے فضل سے ہدایت کا طالب ہوں۔

تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد خیر الانام ﷺ

شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی مولد النبی ﷺ کے حوالے سے ایک نفیس کتاب ہے، **ایضاح المکنون فی ذیل علی کشف الظنون** جلد ا صفحہ ۱۲۱، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت میں شیخ اسماعیل پاشا نے اس نام سے شیخ ابن حجر مکی کی کتاب کا ذکر کیا ہے، بہت تلاش و بسیار کے باوجود ہمیں اس کے کسی مطبوعہ یا مخطوط نسخے کا پتہ نہیں مل سکا اس کا فقط تذکرہ ملتا ہے۔

مولد النبی ﷺ أو اختصار النعمة الکبریٰ

یہ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر مگر جامع تحریر ہے اور دراصل یہ آپ کی کتاب "**النعمة الکبریٰ علی العالم فی مولد سیدولد آدم**" کی تلخیص مع مفید افاضات ہے جسے خود آپ نے تیار کیا تھا، اس کا سب سے پہلا مطبوعہ نسخہ غالبًا " **دار الصحابة للتراث بطنطا** " کا ہے جو کہ ۱۹۹۰ء میں ابوالفضل الحوینی الاثری کی تعلیقات کے ساتھ شائع ہوا، اس کے کل صفحات کی تعداد مع مقدمہ "۶۴" ہے، "**طنطا**" ہی وہ علاقہ ہے جہاں سے شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے شیخ عارف باللہ بدوی علیہ الرحمہ کے مدرسہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔

اس کتاب کے مختلف مخطوط ملتے ہیں، ہمارے پاس اس کے تین الگ الگ مخطوط موجود ہیں، مولد النبی ﷺ کے عنوان سے "**شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب**" میں ۶۴۶۹

کے تحت ۱۸ صفحات پر مشتمل مخطوط موجود ہے جس پر ۱۱۸۶ھ کی تاریخ درج ہے۔اس کے علاوہ ''**جامعہ ٹوکیو' جاپان** کا بھی ایک مخطوط موجود ہے اس کے کل صفحات کی تعداد چھوٹے سائز پر ۳۱ ہے نیز تیسرا مخطوط بھی ''**شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب**'' کا ہی ہے، اس کے ناقل کا نام ''سعید بن حسن'' ہے اس کے کل صفحات کی تعداد چھوٹے سائز پر ۲۹ ہے، یہ رقم ۶۰۰۳ پر موجود ہے ان تمام مذکورہ بالا مخطوطات کے عکس راقم کے پاس محفوظ ہیں۔

اس مولد النبی ﷺ کی کئی مختصر شروحات بھی لکھی گئیں ہیں، ان میں ایک مختصر حاشیہ وشرح شیخ محمد ابن یوسف بن ابراہیم بن علی المعروف محمد قش الترکی، کی ہے جو غیر مطبوعہ ہے، اس کا مخطوط راقم کے پاس موجود ہے کل صفحات کی تعداد بڑے سائز کے صفحات پر ۶۰ ہے، رسم الخط بہت باریک ہے''**الاعلام**''اور ''**معجم المولفین**'' میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ دوسری شرح''**بهجة الفكر علی مولد ابن حجر**'' کے نام سے ملتی ہے، اسے شیخ محمد بن احمد بن علی دمیاطی نے لکھا ہے، یہ بھی غیر مطبوعہ ہے، اس کا عکسِ مخطوط راقم کے پاس موجود ہے، کل صفحات درمیانے سائز کے ۶۲ ہے، تاریخ نقل ۱۳۰۸، درج ہے، یہ مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔اس تلخیص کی ایک عربی شرح خاتم الفقہاء علامہ شامی کے بھتیجے علامہ شیخ احمد عابدین شامی نے لکھی جس کا نام '' **نثر الدرر علی مولد ابن حجر** '' ہے اکثر علماء نے اس شرح کو اصل النعمۃ الکبری کی شرح سمجھ لیا ہے جو کہ سنگین غلطی ہے، دراصل یہ النعمۃ الکبری کی تلخیص کی شرح ہے، اس شرح کے متعدد اقتباسات علامہ نبہانی نے جواہر البحار اور حجۃ اللہ علی العالمین میں نقل کئے ہیں۔

نیز اس کے علاوہ بھی اس مختصر کے کئی حواشی لکھے گئے ہیں جن کا ذکر یہاں طوالت کا باعث ہے ہم اسی قدر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

وفات پُر ملال

"نفائس الدرر فی ترجمة شیخ الاسلام ابن حجر" مخطوط میں شیخ ابن حجر مکی کے شاگرد علامہ ابی بکر بن محمد سیفی لکھتے ہے:

رجب المرجب، 974ھ کی ابتداء میں آپ علیل ہو گئے اور درس وتدریس ترک فرما دی، 21 رجب المرجب بروز ہفتہ اپنے احباب کو بلا کر وصیت فرمائی، اور 23 رجب المرجب بروز پیر چاشت کے وقت اس دار فانی سے رحلت فرما کر واصل بحق ہوئے۔

آپ کے جنازہ مبارکہ پر خلق خدا کا ایک ہجوم جمع ہو گیا اور لوگ آپ کے جنازہ کو اٹھا کر برکت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے تھے، اس روز مکہ مکرمہ کی ہر آنکھ اشکبار تھی، گھروں سے پردہ نشین عورتوں کے رونے کی آوازیں بلند ہو رہیں تھیں، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے جس جگہ لٹکایا گیا تھا اسی جگہ کے قریب آپ کو جنت المعلیٰ (میں طبریین کے احاطہ) میں دفن کیا گیا۔

"آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے"

نوٹ: شذرات الذہب، الکواکب السائرۃ، اور البدر الطالع وغیرہ کتب میں سن وصال 973ھ لکھا ہوا ہے، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ کا وصال مکہ مکرمہ میں 973ھ میں ہوا تھا لیکن دمشق میں اس بات کی خبر بعد میں 974ھ میں پہنچی، لہٰذا اصل 973ھ ہی ہے، لیکن یہ توجیہ درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس توجیہ کا مدار الکواکب السائرۃ پر ہے حالانکہ اس مقام پر خود الکواکب السائرۃ کی عبارت میں اختلاف ہے، جب کہ اکثر مؤرخین وائمہ کرام نے 974ھ کو ہی ترجیح دی ہے بلکہ شیخ ابن حجر مکی کے شاگرد شیخ ابو بکر بن محمد المعروف سیفی نے اپنی کتاب "نفائس الدرر" مخطوط میں بھی 974ھ ہی کو بیان کیا ہے اور انہوں نے تو مزید دن اور وقت کی بھی تعیین کر دی ہے اور شیخ سیفی غالباً شیخ ابن

حجر مکی کے وصال کے وقت مکہ مکرمہ میں حاضر بھی تھے اسی لیے جنازہ کا چشم دید حال بھی مفصلاً لکھا ہے جب کہ ایسی تفصیلات ان کے علاوہ کسی اور نے بیان نہیں کی اس لیے 974ھ کا قول قرین صواب معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بظاہر یہ چند سطریں ہیں لیکن اس کی تلاش میں جو محنت ہمیں اُٹھانی پڑی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور میں اسی سے جزاء کا طالب ہو۔

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

غفرله ولوالديه

12-05-2011/ جمادی الثانی، 1432ھ

بروز جمعرات، قبل نمازِ عصر

مأخذ ومراجع

اس مقدمے کی تصنیف میں ہم نے درج ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے۔

۱ اخبارالاخیار فارسی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی — نوریہ رضویہ کمپنی، لاہور

۲ الاعلام، شیخ خیرالدین زرکلی — دارالعلم للملابیین، بیروت

۳ الاعلام (نزہۃ الخواطر)، عبدالحیٔ لکھنوی — دارابن حزم، بیروت

۴ الضوء اللامع، امام شمس الدین سخاوی — دارالجیل، بیروت

۵ الکواکب السائرۃ، شیخ نجم الدین محمد بن محمد الغزی — دارالکتب العلمیہ، بیروت

۶ البدرالطالع، علامہ شوکانی — دارالکتب العلمیہ، بیروت

۷ النورالسافر، شیخ عبدالقادر عیدروس — دارصادر، بیروت

۸ سفینۃ الاولیاء، شہزادہ داراشکوہ قادری — نفیس اکیڈمی، کراچی

۹ شذرات الذہب، لابن العماد حنبلی دمشقی — دارابن کثیر، بیروت

۱۰ شواہدالحق، امام یوسف بن اسماعیل نبہانی — حامد اینڈ کمپنی، لاہور

۱۱ فہرس الفہارس، علامہ عبدالحی کتانی — دارالغرب الاسلامی، بیروت

۱۲ معجم المؤلفین، عمر رضا کحالہ — مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

۱۳ نفائس الدرر فی ترجمۃ ابن حجر، لابی بکر بن محمد سیفی — مخطوطہ، شاہ سعود یونیورسٹی

۱۴ ہدیۃ العارفین، اسماعیل باشا بغدادی — داراحیاء التراث العربی، بیروت

۱۵ آراء ابن حجر الھیتمی، محمد بن عبدالعزیز الشایع — مکتبہ دارالمنہاج، ریاض

۱۶ ابن حجر الھیتمی، استاذ عبدالمعز الجزار — وزارۃ الاوقاف، قاہرہ، ۱۴۰۱ھ

الحمد للّٰہ الذی نوّر و قوی ھذہ الامّة الضعیفة بوجودِ محمّد

سیّد المرسلین ، الذی البسہ اللّٰہ تاج النبوۃ و جعلہ نبی الانبیاء

و آدم منجدل منسدمج فی الطین اصطفاہ حبیباً طبیباً خصوصاً

من بین ھذا العموم أجمعین و قال ربنا تبارک و تعالیٰ و ھو

أصدق القائلین

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ : (سورہ الانبیا، آیت ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لیے۔

اللہ جل جلالہ نے گذشتہ تمام آسمانی کتابیں، جنہیں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل فرمایا تھا وہ حضور نبی کریم ﷺ کی آمد و بشارت کے بیان سے منور و روشن ہیں اور وہ صریح و واضح طور سے اس رسول معظم کی بعثت کی خوشخبری سناتی ہیں جن کا نام مبارک ''احمد'' ﷺ ہوگا اور ان کتب الٰہیہ میں جن انبیاء و مرسلین کے فضائل بیان ہوئے ہیں ان تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر حضور نبی کریم ﷺ کی افضلیت کے بارے میں اشارے بیان کرتی ہیں لیکن ان اشارات کو کما حقہ اپنانے کا فریضہ سوائے امت محمدیہ ﷺ کے کسی امت نے ادا نہیں کیا۔ چنانچہ غافلین پر زجر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ: (سورہ الدخان، آیت ۱۳)

ترجمہ: کہاں سے ہو انھیں نصیحت ماننا حالاں کہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا۔

عرش اعلیٰ کے فرشتے حضور نبی کریم ﷺ کے مبلغ علم کے بارے میں گفتگو کرتے رہے مگر انہیں غایت ومنتہائے علم کا پتا نہ چل سکا اور انبیائے کرام علیہم السلام بھی حضور نبی کریم ﷺ کے مقام وعظمت کو نہ پاسکے کیوں کہ آپ ﷺ ہی سجودِ آدم علیہ السلام کا راز اور دعائے ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا مبارک کو قرآن پاک میں یوں بیان فرماتا ہے:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ آيَاتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ إِنَّکَ أَنتَ العَزِيۡزُ الحَكِيۡمُ .

ترجمہ: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۲۹)

اللہ جل جلالہ نے کفار وظالمین کے الزامات سے حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات کو خود مبرأ ومنزہ فرمایا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجۡنُوۡنٍ : (سورۂ تکویر، آیت ۲۲)

ترجمہ: اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔

پھر ایک اور مقام پر قرآن کریم میں حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کی قسم یاد فرمائی۔

لَعَمۡرُکَ اِنَّهُمۡ لَفِيۡ سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ : (سورۃ الحجر، آیت ۷۲)

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم، بے شک وہ اپنے فتنہ میں بھٹک رہے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ اگرچہ ظاہراً سب سے آخر میں جلوہ فرما ہوئے مگر آپ کی آمد کی یہ شان تھی کہ آپ کے آنے سے سابقہ تمام شریعتیں واَدیان منسوخ ہوگئے اور سب سے آخر میں تشریف لانا آپ ﷺ کی بعثت کے اعتبار سے ہے وگرنہ حقیقت کے اعتبار سے آپ ہی سب سے اوّل ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّکَ یَاجَابِرُ.

ترجمہ: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔

بایں وجہ میثاق مبارک میں بقیہ تمام نبیوں سے حضور نبی کریم ﷺ کے ذکر کو مقدم رکھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسَى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ . (سورۃ الاحزاب، آیت ۷)

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے۔

اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کو تمام موجودات کا منبع اور عارفین کا محور و مرکز بنایا، نیز شان رسول پر متنبّہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْن .

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰)

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات ہی کائنات کا راز حقیقی اور اہل سیادت کے لیے فخر کا تاج ہے، جن کی تعظیم و تکریم کو اللہ جل جلالہ نے اہل ایمان کے لیے سکون قلب و جاں بتایا ہے یعنی ہر معاملے میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر سب سے مقدم ہو اسی لیے اللہ جل جلالہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِيْ أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا : (سورۂ نساء، آیت ۶۵)

ترجمہ: تو اے محبوب! تمہارے ربّ کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے

آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

یہ حبیب معظم ﷺ گنہگاروں کا وسیلہ ہیں اسی لیے اللہ جل جلالہ نے واضح طور سے قرآن پاک میں اس بات کو بیان فرمادیا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيْمًا : (سورۂ نساء، آیت ۶۴)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے خطا کاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اے اللہ جل جلالہ کے حبیب ﷺ ! آپ کی ذات مبارک ہی وہ ذات ہے جس نے اللہ جل شانہ سے اس شان کی ملاقات فرمائی کہ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے منصب جلیل پر فائز ہوئے اور جس طرح اللہ جل جلالہ نے ارادہ فرمایا اس کی تجلیات اور انوار سے اسی طرح فیضیاب ہوئے اور اس شان وحال سے کہ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰى اور اس لمحے تو آپ ﷺ کی شان مزید دوبالا ہوگی جب کہ وعدہ الٰہی پورا ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

تو کیا ایسے وقت مبارک میں اپنے ان غلاموں و ثنا خوانوں کو بھول جائیں گے جن کے قلوب واذہان آپ ﷺ کے عشق و صحبت سے لبریز رہیں ہیں اور آپ ﷺ ہر حالت، ہر وقت، اللہ جل جلالہ کے کرم و فیض سے سرفراز ہیں اور یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک کہ آپ ﷺ کو مقام محمود کے منصب جلیل پر فائز نہیں کر دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْداً: (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۹)

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا ربّ ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

اللہ جل جلالہ آپ ﷺ کو اور زیادہ عروج و بلندی نصیب فرمائے یہاں تک کہ آپ ﷺ راضی ہوجائیں، بیشک آپ ﷺ نے پیغام رسالت پہنچادیا، حق امانت ادا کیا، اُمت کی خیرخواہی فرمائی اور اُن سے حزن وملال کو دور کردیا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے آپ ﷺ کو اُمت مرحومہ کے لیے شفیق ومہربان باپ سے بھی زیادہ رحم دل بنایا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جاءَ کُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوفٌ رَّحِيْمٌ ، فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لا إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ . (سورہ توبہ، آیت ۱۲۸ تا ۱۲۹)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً حَتَى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيْماً

ترجمہ: حضور ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھوتا کہ اس کی برکت سے جنت نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

یَا اُمَّةً بِنَبِیِّهَا مُتَفَضِّلَة

یَـا اُمَّةً بِـنَبِیِّهَـا مُتَـفَـضِّـلَــهُ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَسَـلِّمُوْا فِیْ الْاَوَّلَـهُ

اُمَّةُ مُـحَـمَّـدٍ بِالْقُطُوفِ الْدَّانِیَـهُ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَسَـلِّمُوْا فِیْ الثَّـانِیَـهُ

اُمَّةُ مُـحَـمَّـدٍ بِـالْعُـلُـوْمِ مُتَـوَارِثَـهُ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَ سَـلِّمُوْا فِیْ الثَّـالِثَـهُ

اِجْعَـلْ صَلَاتَكَ عَـلَـى النَّبِیِّ مُتَتَا بِعَهْ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَسَـلِّمُوْا فِیْ الرَّابِعَـهُ

یَا مَنْ تَـوَرَّقَ لَـهُ الْغُصُوْنُ الْیَا بِسَهْ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَ سَلِّمُوْا فِیْ الْخَامِسَهْ

كُلُّ الْعُـلُـوْمِ مِـنَ الْحَبِیْبِ دَارِسَـهُ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا فِیْ السَّادِسَهْ

اَلْـمَـاءُ مِـنْ بَیْـنِ الْاَصَـابِعِ نَـابِعَـهُ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَ سَـلِّمُوْا فِیْ السَّابِعَهْ

جَـاءَ ابْـنُ عَبْـدِ اللّٰـهِ یُبَشِّرُ آمِـنَةْ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَ سَـلِّمُوْا فِی الثَّامِنَـهُ

وَهُوَ الَّذِیْ فِیْ حَضْرَةِ الْقُدْسِ قَدْ سَعٰی ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَسَـلِّمُوْا فِیْ التَّاسِعَهْ

اَنْـوَارُ مُـحَـمَّـدٍ فِـیْ جَبِیْنِهٖ نَـاشِـرَهْ ☆ صَلُّـوْا عَـلَیْـهِ وَ سَـلِّمُوْا فِیْ الْعَاشِرَهْ

اے اُمت محمدی! تم اپنے نبی کے باعث ہی افضل ہو

ا۔اے اُمت محمدی! تم اپنے نبی کے باعث ہی افضل ہو، لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر **پہلی مرتبہ** صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۲۔اُمت محمدی کو جنتی پھل ملیں گے، لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر **دوسری مرتبہ** صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۳۔اُمت محمدی، علوم (وفیضانِ نبوت) کی وارث ہے، لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر **تیسری مرتبہ** صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۴۔حضور نبی کریم ﷺ پر تمہیں کثرت سے درود پڑھنا چاہیے،لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر چوتھی مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۵۔حضور نبی کریم ﷺ کی ذات نے خشک ڈالیوں کو سرسبز کردیا،لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر پانچویں مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۶۔حضور نبی کریم ﷺ سے ہی تمام علوم حاصل ہوئے ہیں ،لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر چھٹی مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۷۔حضور نبی کریم ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے،لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر ساتویں مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۸۔حضور نبی کریم ﷺ حضرت بی بی آمنہ کو بشارت دیتے ہوئے آئے ،لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر آٹھویں مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۹۔حضور نبی کریم ﷺ کی ذات معراج کی شب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تشریف لے گئی ،لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر نویں مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

۱۰۔حضور نبی کریم ﷺ کی جبیں مبارک سے انوارِ نبوت چمکتے تھے،لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ پر دسویں مرتبہ صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

فضائل میلاد النبی ﷺ

۱۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

''جس کسی نے میلاد النبی ﷺ پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

۲۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

''جس نے میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کیا۔''

۳۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

''جس نے میلاد النبی ﷺ پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا تو گویا وہ جنگ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔''

۴۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

''جس شخص نے میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کی اور میلاد شریف پڑھنے کا سبب بنا (یعنی میلاد شریف کی محفل سجائی) تو ایسا شخص دنیا سے با ایمان جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔''

۵۔ حضرت سیدنا حسن بصری تابعی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

''مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اس کو میلاد النبی ﷺ پڑھنے پر خرچ کردوں۔''

۶۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں

''جو شخص میلاد النبی ﷺ کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و توقیر کی تو وہ شخص ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا (یعنی خاتمہ بالایمان ہوگا)۔''

۷۔ حضرت سیدنا معروف کرخی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس نے میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں کھانے کا اہتمام کیا، دوست واحباب کو جمع کیا، چراغاں کیا، نئے کپڑے زیب تن کیے، خوشبو سلگائی، عطر لگایا اور یہ سب کام میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کے لیے کیے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بروز قیامت انبیائے کرام کے پہلے مقدس گروہ کے ساتھ اٹھائے گا اور یہ شخص اعلیٰ علیین میں ہوگا۔“

۸۔ وحید العصر، فرید الدھر حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں

”جس شخص نے بھی نمک، گیہوں، یا ایسے ہی کھانے کی کسی اور چیز پر حضور اکرم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر اس چیز میں برکت ہوگی جو اس کھانے میں ملادی جائے اور یہ کھانا اس وقت تک بے چین و بے قرار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کی مغفرت نہ کردے۔

اور اگر چہ حضور اکرم ﷺ کا میلاد مبارک پانی پر ہی پڑھا جائے تو جو شخص بھی اس پانی سے پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ہزار نور و رحمتیں بھر دے گا اور ہزار کینے اور بیماریوں کو نکال دے گا اور جس دن تمام دل مردہ ہوجائیں گے تو اس کا دل پھر بھی زندہ رہے گا، جس نے میلاد مبارک کو درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان میں دوسرے مال (دینار وغیرہ) کو بھی ملا دیا تو ان میں بھی برکت ہوجائے گی اور محفل میلاد النبی ﷺ منانے و منعقد کرنے والا نبی کریم ﷺ کی برکت سے کبھی بھی محتاج و تنگ دست نہ ہوگا۔“

۹۔ حضرت سیدنا امام شافعی قدس اللہ سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں

”جس نے میلاد النبی ﷺ کے لیے دوست واحباب کو دعوت دی، کھانے کا اہتمام کیا، مکان کو خالی کیا (محفل کے انعقاد کے لیے) اور نیکی و بھلائی کے کام کیے تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنت نعیم میں ہوگا۔“

۱۰۔حضرت سیدنا سری سقطی قدس اللہ سرہ ارشادفرماتے ہیں

’’جس شخص نے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کیا جہاں میلاد شریف پڑھا جائے تو اس شخص نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک جنتی باغ کا ارادہ کیا کیوں کہ اس نے نبی مکرم ﷺ کی محبت ہی کی وجہ سے اس جگہ جانے کا ارادہ کیا۔‘‘ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِیْ الجَنَّةِ

ترجمہ: جس نے مجھ سے محبت کی، جنت میں وہ میرے ساتھ ہوگا۔

۱۱۔حضرت سلطان العارفین سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی قدس اللہ سرہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح ا مائل میں ارسادفرماتے ہیں

’’کوئی گھر، مسجد، یا محلّہ ایسا نہیں کہ جس میں نبی محترم ﷺ کا میلاد مبارک پڑھا جائے مگر یہ کہ فرشتے اس گھر، مسجد یا محلے کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیتے ہیں اور اس محفل والوں کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان کو ان لیے وسیع و کشادہ فرماتا ہے اور سرداران ملائکہ جن کے گلوں میں نورانی ہار ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم الصلوۃ والسلام یہ بھی میلاد مبارک کے پڑھنے والے کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

۱۲۔علمائے اسلام ارشادفرماتے ہیں

’’جس نے اپنے گھر میں حضور نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد شریف منعقد کی تو فرشتے اس مکان کو سال بھر کے لیے اس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور ﷺ کی میلاد شریف کی محفل اس گھر میں ہوئی تھی۔‘‘

اسی طرح مزید ارشاد فرمایا:

’’جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گھر سے اور گھر والوں

سے قحط ووباء، آتش زنی وغرقابی، آفات وبلیات، بغض وحسد، نگاہ بد اور چوروں کے خطرات کو دور کر دیتا ہے اور جب یہ شخص مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر منکر نکیر کے جواب کو آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالک حقیقی کے ہاں مقام صدق میں ہوتا ہے۔

جو شخص میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کرتا ہو تو اس شخص کے لیے اتنا ہی بیان کافی ہے۔ اور جو حضور اکرم ﷺ کی میلاد شریف کی تعظیم نہیں کرتا تو اگر حضور ﷺ کی مدح وثنا میں تمام دنیا بھر دی جائے تو بھی اس کے دل میں نبی مکرم ﷺ کی محبت موجزن نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان لوگوں میں شامل فرمائے جو حضور مکرم ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے مقام ومرتبے سے واقف ہیں اور حضور ﷺ کے خاص محبین اور غلاموں میں شامل فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن

صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا　　　حَتّٰی تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِیمًا

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے دُرود وسلام پڑھو تاکہ اس کی برکت سے جنت نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

لِیْ نَبِیٌّ اِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ یَا مَوْلَایَ

لِیْ نَبِیٌّ اِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ یَا مَوْلَایَ ☆ لَمْ یَزَلْ فَضْلُهٗ عَلَیْنَا

هُوَ نَبِیٌّ هُوَ شَفِیْعِیْ یَا مَوْلَایَ ☆ غَدًا مِنْ نَارِ الْقَوِیَا

نُوْرُ الْبَهِیِّ مِنَ الشَّمْسِ یَا مَوْلَایَ ☆ خَصَّهٗ رَبُّ الْبَرِیَا

اَنْطَقَ النَّخْلَ بِفَضْلِهٖ یَا مَوْلَایَ ☆ وَلَهٗ وَجْهٌ مُضِیَا

قَدْ رَقٰی فَوْقَ السَّمَاءِ یَا مَوْلَایَ ☆ وَارْتَقٰی سَبْعًا عَلِیَا

نَبَعَ الْمَاءُ مِنْ کَفِّهٖ یَا مَوْلَایَ ☆ وَسَقَی الْجَیْشَ الْحُمَیَّا

اَنْفُهٗ اَقْنٰی کَسَیْفٍ یَا مَوْلَایَ ☆ وَالْحَوَاجِبُ اَنْوَرِیَا

خَدُّهٗ کَالْوَرْدِ الْاَحْمَرِ یَا مَوْلَایَ ☆ وَالْعُیُوْنُ الْاَکْحَلِیَا

شَعْرُهٗ اَدْعَجُ مُسَلْسٌ یَا مَوْلَایَ ☆ شِبْهُ لَیْلٍ اَعْتَمِیَا

فَمُهٗ ضَیْقٌ صَغِیْرٌ یَا مَوْلَایَ ☆ شِبْهُ خَاتَمٍ جَعْفَرِیَا

جِسْمُهٗ اَبْیَضُ مُنْعِمٌ یَا مَوْلَایَ ☆ شِبْهُ فِضَّةُ اَحْجَرِیَا

عَنْکَبُوْتٌ عَشَشَ وَخِیْمٌ یَا مَوْلَایَ ☆ مِنْ کُفُوْرِ الْجَاهِلِیَا

زَادَ شَوْقِیْ لِحَبِیْبِیْ یَا مَوْلَایَ ☆ وَکَوَانِیْ الْهَجْرَ کَیَا

فَازَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ یَا مَوْلَایَ ☆ بِالرِّضَا وَ الْجَنَّتِیَا

وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِهٖ جَمْعًا یَا مَوْلَایَ ☆ عَلٰی رَغْمِ الرَّافِضِیَا

اے میرے ربّ! میرے نبی کا نام مبارک محمد ﷺ ہے

۱۔اے میرے ربّ! میرے نبی کا نام مبارک محمد ﷺ ہے،ان کا فضل ہمیشہ ہم پر قائم رکھنا۔

۲۔اے میرے ربّ! میرے نبی کل قیامت میں بھڑکتی آگ سے بچانے کے لیے میرے شفیع ہیں۔

۳۔اے میرے ربّ! وہ نبی سورج سے بھی زیادہ نورانیت والے ہیں،ربّ کائنات نے انہیں (بے مثال) خصوصیات سے نوازا ہے۔

۴۔اے میرے ربّ! ان کے فضل سے درخت بھی گویا ہوئے،اوران کا چہرہ آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے۔

۵۔اے میرے ربّ! وہ (محبوب کریم ﷺ) آسمان پر تشریف لے گئے اور ساتوں آسمانوں سے بھی بلند ہو گئے۔

۶۔اے میرے ربّ! ان کے دست اقدس سے پانی (کا چشمہ) بہا اور پیاسا لشکر سیراب ہو گیا۔

۷۔اے میرے ربّ! ان کی بینی مبارک (ناک شریف) تلوار کی مثل بلند تھی اور ابروٗ مبارک چمکدار تھیں۔

۸۔اے میرے ربّ! ان کے رخسار سرخ گلاب کے مانند تھے اور آنکھیں سرمگیں تھیں۔

۹۔اے میرے ربّ! ان کے بال مبارک الگ الگ (ریشمی) اور اندھیری رات کی مثل سیاہ تھے۔

۱۰۔اے میرے ربّ! ان کا دہانۂ اقدس جعفری انگوٹھی کی مثل چھوٹا (مگر خوبصورت) تھا۔

۱۱۔اے میرے ربّ! ان کا جسم اقدس کان سے نکلی ہوئی چاندی کی مثل سفید اور توانا تھا۔

۱۲۔اے میرے ربّ! مکڑی نے جالا بُن کر انہیں جاہل کفار سے اوٹ فراہم کی۔
۱۳۔اے میرے ربّ! میرے محبوب کے لیے میری محبت میں اضافہ فرما، فراق نے مجھے نیم جاں کر رکھا ہے۔
۱۴۔اے میرے ربّ! جس نے بھی اُس (محبوب) پر دُرود پڑھا وہ (تیری) رضا و جنت کے لیے کامیاب ہو گیا۔
۱۵۔اے میرے ربّ! ان کے تمام اصحاب کرام سے راضی رہ تاکہ رافضی ذلیل و خوار ہوں۔
حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا أَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا أَيِسُوا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ حِيْنَئِذٍ بِيَدِيَّ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّي يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ.

ترجمہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور جب وہ روانہ کیے جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب روکے جائیں گے تو میں ان کی شفاعت کروں گا، جب مایوس ہو جائیں گے تو میں ان کو بشارت دوں گا، کرامت و بزرگی اور جنت کی کنجیاں سب میرے ہاتھ میں ہوں گی، اولادِ آدم میں سے اپنے ربّ کے نزدیک سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا، ہزار خادمین میرا طواف کریں گے گویا کہ وہ چمکتے ہوئے انڈے ہیں یا روشنی بکھیرتے ہوئے موتی (یعنی وہ بہت حسین وجمیل ہوں گے)۔

اے اللہ نبی مکرم ﷺ پر روز قیامت تک رحمت و رضوان نازل فرما۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِیْ اَسْمَاءٌ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ لَیْسَ بَعْدَهُ نَبِیٌّ وَاَنَا الْمُقَفّٰی وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ .

ترجمہ: حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: میرے (بہت سے) نام ہیں، میں محمد ہوں (یعنی بہت زیادہ تعریف کیا گیا) احمد ہوں (یعنی بہت زیادہ حمد کرنے والا) میں مٹانے والا ہوں، اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں جمع کرنے والا ہوں میرے قدم پر سب جمع ہوں گے، میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہتے ہیں جو سب سے آخر میں ہو اور میں پیچھے آنے والا یعنی آخر الانبیا ہوں، توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی ہوں۔

صحابہ اور حسن و جمال نبوی ﷺ

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے (بلکہ میانہ قد خوبصورت تھے) سر مبارک بڑا مگر خوبصورت تھا داڑھی گھنی اور کندھے کشادہ تھے، سینہ مبارک سے ناف اقدس تک بالوں کی ایک لکیر تھی، جب چلتے تو پنجوں پر زور دیتے گویا کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہوں، میں نے حضور مکرم ﷺ کی مثل نہ تو پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں، حضور اکرم ﷺ کے سر مبارک اور ریش مبارک میں سفید بال بیس تک نہیں پہنچے تھے، رنگ سفید اور خوبصورت تھا، زلفیں مبارک نصف کانوں کے مقابل تھیں، چہرہ مبارک گول سفید اور سرخی مائل تھی، بینی مبارک بلند تھی پلکیں دراز اور آنکھیں سیاہ تھیں دونوں کندھوں کے مابین مہر نبوت تھی کیوں کہ آپ ﷺ کی ذات ہی خاتم الانبیاء ﷺ تھی۔

سب سے زیادہ سخی دل، سب سے بڑھ کر راست گو، سب سے زیادہ نرم طبع اور

شریف خاندان تھے، جو شخص آپ ﷺ کو اچانک دیکھ لیتا ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو شخص پہچان کر (مانوس ہوکر) ملتا تو آپ کا گرویدہ ہو جاتا، آپ ﷺ کے حسن و جمال اور آپ کے اوصاف کو بیان کرنے والا بالآخر یہی کہتا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا حسین و جمیل نہ پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں۔

حضرت سیدتنا اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے جوتے مبارک خود مرمت کر لیتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے گھر میں اسی طرح کام کاج کرتے جیسے تم اپنے گھروں میں کام کاج کرتے ہو۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آئندہ کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔

حضور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کو جن فضائل و کرامات سے مخصوص فرمایا گیا اُن اَن گنت کمالات میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کیلئے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام اور جمیع مخلوقات کو پیدا کیا گیا۔

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ رات کو بھوکے پیٹ آرام فرماتے مگر جب صبح بیدار ہوتے تو شکم مبارک سیر ہوتا کیوں کہ آپ ﷺ کا خالق و مالک آپ ﷺ کو (اکثر) جنت کی نعمتوں سے کھلایا کرتا تھا۔

۳۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی پشت مبارک کے پیچھے بھی اسی طرح ملاحظہ فرماتے تھے جس طرح کہ آپ ﷺ اپنے آگے دیکھتے تھے۔

۴۔ حضور نبی کریم ﷺ رات اور اندھیرے میں بھی دن اور اجالے کی مانند دیکھا کرتے تھے،

۵۔حضور نبی کریم ﷺ جب سخت پتھر پر چلتے تو قدم مبارک کے لیے پتھر نرم ہو جاتا تھا اور قدمین شریفین کے نشانوں کو اپنے اندر منقش کر لیتا۔

۶۔حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے منتخب فرمایا اور بزرگی بخشی۔

۷۔حضور نبی کریم ﷺ کی چشمان مقدس آرام کرتیں تھیں مگر دل مبارک نہیں سوتا تھا۔

۸۔حضور نبی کریم ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار تھی۔

۹۔حضور نبی کریم ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اور چاند وسورج کی روشنی میں بھی سایہ نظر نہیں آتا تھا(کیوں کہ آپ ﷺ کا سایہ ہی نہ تھا)۔

۱۰۔حضور نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک اور کپڑوں پر کبھی بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

۱۱۔حضور نبی کریم ﷺ جب کہیں تشریف لے جاتے تو فرشتے بھی آپ کے ساتھ جاتے مگر ادباً وتعظیماً آپ ﷺ کے پیچھے مؤدبانہ چلتے تھے۔

۱۲۔حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل وکرامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہم پر لازم کیا گیا ہے کہ ان کی ذات مقدس پر دُرود وسلام پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

یَا رَبِّ صَلِّ دَائِمٌ وَ سَلِّمْ عَلَى الْمُكَرَّمْ

يَـا رَبِّ صَـلِّ دَائِمٍ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُكَرَّمُ ☆ مَـا زَمْزَمَ الحَادِیْ وَمَا تَرَنَّمْ فِیْ لَيْلٍ اَظْلَمْ

يَـا اَهْلَ نَجْدِیْ قَدْ طَالَ بُعْدِیْ وَجَدَّ وَجْدِیْ ☆ كُـلَّـمَا يَحْدُوْا الحَادِ المُجِدِّ نَحْوَ المُكَرَّمْ

سَيِّـدُ الخَلْقِ حَسَنُ الخُلُقِ عَرِيْبُ النُطْقِ ☆ مَـالِكُ الـرِّقِّ حَبِيْبُ الْحَقِّ سِرُّ المُطَلْسَمْ

تَشْتَـاقُ رُوْحِیْ اِلَى المَلِيْحِ طَهَ الفَصِيْحِ ☆ عَسَـى بِـهِ أَنْ يُبْرَى جَرِيْحِی وَ يُرْحِلُ الْهَمّ

أَرْجُـوْكَ حَسْبِیْ ذُخْراً لِذَنْبِی تُزِيْلُ كُرْبِی ☆ يَـا لُـبَّ لُبِّـی عَـلَيْكَ رَبِّی صَلِّ وَسَلَّمْ

أَزْكَی صَلَاتِی فِی الحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ ☆ وَالـخَـطَـرَاتِ فِـی خَيْـرَاتِی وَمَا تَرَنَّمْ

اے ربّ! حضور نبی کریم ﷺ پر دائمی صلوٰۃ وسلام نازل فرما

۱۔اے ربّ! حضور نبی کریم ﷺ پر دائمی صلوٰۃ وسلام نازل فرما، جب تک کہ حدی خواں اندھیری رات میں ترنم ریز رہے۔

۲۔اے میرے غمگسار محبوب! ہجر وفراق کی مدت طویل ہوچکی اور میری وارفتگی دوبالا ہورہی ہے کیوں کہ قافلہ سالار تیری جانب تیزی سے بڑھتا جارہا ہے اور حدی خواں ترنم ریز ہے۔

۳۔حضور نبی کریم ﷺ مخلوقات کے سردار، خوش اخلاق، مدلل بیان اور ہم غلاموں کے آقا، حق تعالیٰ کے حبیب اور پوشیدہ راز ہیں۔

۴۔میری جان اس ذات پر فدا، جس کا حسن نمکین، اور گفتگو فصیح ہے، عنقریب اس ذات کی محبت میں میرے زخم ٹھیک ہوجائیں گے اور غموں کا مداوا ہوجائے گا۔

۵۔مجھے امید واثق ہے کہ میرے گناہوں اور مصائب کے انبار کے ازالے کے لیے آپ کی ذات ہی کافی ہے اے راحت دل وجاں! اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔

۶۔میں اپنی تمام حرکات وسکنات اور خواب وخیال اور مدح وثنا اور ترنم ریزی میں ہمہ وقت آپ پر پاکیزہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہتا ہوں۔

بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مقدس روز قیامت تک جاری وساری رہیں گے اور جب کہ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اپنے مخصوص اوقات کے بعد ختم ہو چکے اور اب وہ صرف تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔

آمنہ کے دلبر، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ان عظیم الشان معجزات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔محبوب رب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مقدس میں کھانا تسبیح کرتا تھا جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرمایا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔

۲۔محبوب ربّ ذوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مقدسہ میں سے یہ بھی ہے کہ پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا تھا، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مکہ شریف کے ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھے سلام کرتا تھا اور اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔

۳۔محبوب ربّ ذوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مقدسہ میں سے یہ بھی ہے کہ درختوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام وکلام کیا، جیسا کہ حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شہر کے سفر میں تھا پس ہم اس شہر کے بعض علاقوں سے گذرے تو جو پہاڑ یا پتھر ہمارے سامنے آتا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا اور یوں عرض کرتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے اللہ تعالیٰ کے رسول، آپ پر سلام ہو۔

۴۔محبوب ربّ ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے ہے کہ اُستن حنانہ (یعنی خشک کھجور کے درخت) نے حضور نبی کریم ﷺ کے ہجر وفراق میں گریہ وزاری کی، حضور نبی کریم ﷺ کے انگشتانِ مقدس سے پاکیزہ پانی کے چشمے جاری ہوئے نیز حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے سخت پتھریلی زمین سے پانی کے چشمے پھوٹے اور حضور نبی کریم ﷺ کی دعا سے قلیل کھانا کثیر ہوگیا۔

۵۔محبوب ربّ ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے ہے کہ آپ ﷺ نے باذن خدا تعالیٰ مُردوں کو زندہ کر کے ان سے کلام بھی فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لیے آپ کے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔امام قرطبی نے ''التذکرۃ'' میں اسے ذکر کیا ہے۔

۶۔محبوب ربّ ذوالجلال ﷺ کے معجزات مقدسہ میں سے ہے کہ چھوٹے (یعنی دودھ پیتے) بچوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کلام کیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کی گواہی (شہادت) دی۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے 63 برس کی عمر مبارک پائی، حضور نبی کریم ﷺ تمام انبیائے کرام میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار تھے۔

12 ربیع الاول شریف پیر کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک پر روشن معجزات ظاہر فرمائے۔ان معجزات میں سے چار سو ایسے ہیں جو اکثر لوگوں کو معلوم ہیں۔ بارہ (12) معجزات حضور نبی کریم ﷺ کے گھر میں بوقت ولادت ظہور پذیر ہوئے۔اگر ہم (امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) ان کا ذکر کریں تو کتاب ہذا طویل ہوجائے گی اور ایسے روشن معجزات اُسی نبی کے ہوسکتے ہیں جو کہ تمام انسانوں اور تمام مخلوقات کا نبی و رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔

يَاذَا الْمُكَيَّا يَا ذَا الْمُكَيَّا

يَاذَا الْمُكَيَّا يَا ذَا الْمُكَيَّا ☆ مَدِيْحُ مُحَمَّدُ عَزِيْزٌ عَلَيَّا

حَبِيْبُ الْقَلْبِ مَلَّكْتَ لُبِّیْ ☆ هُوَيْدَا سِرُ بِیْ اِلَى الْمُكَيَّا

وَسِرُ بِیْ لَيْلًا عَسَى بِلَيْلًا ☆ أُشَاهِدُ لَيْلَى وَهِیَ مُجَلًّا

وَهِیَ تُجَلَّى لِلْعَيْنِ تَحْلَى ☆ أَطُوْفُ وَأَتَمَلَّى عَلَى عَيْنَيَّا

سِرْنَا بِالْاَسْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارِ ☆ كَثِيْرِ الْاَنْوَارِ جَمِيْلٌ اِلَيَّا

وَ قُلْ يَا هَادِیْ فُؤَادِیْ صَادِیْ ☆ وَحُبُّكَ زَادِیْ فَانْظُرْ اِلَيَّا

فَمُوْسٰى أَسْعَدُ وَعِيْسٰى أَمْجَدُ ☆ وَاَنْتَ أَسْعَدُ مِنَ الْكُلِّيَّا

فَأَحْمَدُ لَهُ شَانٌ وَ نُوْرُهُ قَدْ بَانٌ ☆ أَتَى بِالْقُرْآنِ بِصِدْقِ النِّيَّا

مَقَامُ اِبْرَاهِيْمُ مَحَلُّ التَّعْظِيْم ☆ وَاَدْعُوْ لِرَبِّیْ بِحُسْنِ النِيَّا

وَ رَوُحُ لِلْمَسْعَى وَطِفْ لِیْ سَبْعَا ☆ وَ قَصْدِیْ اَسْعَى عَلَى عَيْنَيَّا

قَصْدِیْ اَزُوْرُهُ اُشَاهَدُ نُوْرُهُ ☆ وَقُلْ يَا هَادِیْ تَشَفَّعْ فِيَّا

بِحُرْمَةِ الْاَصْحَابُ وَ الْآلِ وَ الْاَحْبَابُ ☆ اَقِفْ بِالْاَعْتَابُ وَصَحَّ لِيَّا

اے مکہ والے! اے مکہ والے!

۱۔اے مکہ والے! اے مکہ والے! حضور نبی کریم ﷺ کی شان (کما حقہ بیان کرنا) میرے لیے مشکل ہے۔

۲۔محبوب نے میرے دل و جاں پر حکومت قائم کر لی ہے تو پھر اب مجھے خراماں خراماں مکہ لے چلو۔

۳۔اور رات کو لے چلو تا کہ میں محبوب کے رخ زیبا کو رات میں چاند سا چمکتا دیکھ لوں۔

۴۔ان کا نور میری آنکھوں کی زینت ہے میں طواف محبوب کرتے ہوئے ان کے قدم اپنی آنکھوں سے ملوں گا۔

۵۔صبح سویرے ان کے روضے کی جانب چلو جو منبع انوار اور ہمیں جان سے زیادہ پیارے ہیں۔

۶۔اے (نبی) ہادی ﷺ! میرا دل آپ پر فدا اور آپ کی محبت میرا سرمایہ ہے میری طرف بھی نگاہ کرم ہو۔

۷۔حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام بڑے بزرگی والے ہیں مگر آپ ان سب سے زیادہ عظمت و بزرگی والے ہیں۔

۸۔میں اس ذات کی ثنا خوانی کرتا ہوں جو بڑی شان والے ہیں اور جن کا نور ہر سو جلوہ گر ہے اور جو سچی نیت کے ساتھ قرآن لائے ہیں۔

۹۔مقام ابراہیم علیہ السلام تعظیم کی جگہ ہے اور یہاں میں اپنے ربّ سے اچھی نیت سے دعا کرتا ہوں۔

۱۰مسعیٰ لے چلو اور میرے ساتھ سات مرتبہ طواف کرو اور میری نیت تو سر کے بل کوچہ حبیب جانے کی ہے۔

۱۱۔میری تمنا ہے کہ (روئے) جاناں (ﷺ) کی زیارت ہو جائے اور اپنی شفاعت کے لیے (نبی) ہادی (ﷺ) کی بارگاہ میں عرض کروں۔

۱۲۔آل واصحاب کے وسیلے سے ان کی بارگاہِ (بیکس پناہ) میں کھڑے ہو کر میری خیر و عافیت کی دعا مانگو۔

تذکرۂ والدین کریمین اور نور محمدی ﷺ کی تابشیں

حضرت سیدنا حسن بن احمد بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل جلالہ نے نورِ محمدی ﷺ کو بطن مادر میں منتقل کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے دل میں نکاح کی خواہش بیدار کردی تب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میری جانب سے کسی عورت کو پیغام نکاح دیں جو صاحب حسن و جمال، قد آور، معتدل اعضاء، خوش اخلاق اور باکمال اور حسب نسب کے اعتبار سے بھی شریف ہو، والدہ ماجدہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے لختِ جگر! تیری خواہش و پسند کا مکمل احترام ہوگا۔

چنانچہ اس خواہش کے پیش نظر انہوں نے قبائل قریش اور عرب کے اعلیٰ گھرانوں کی لڑکیوں کو گھوم پھر کر دیکھا تو ان تمام میں حضرت سیدتنا آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہما ہی دل کو پسند آئیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے مادرِ من! ایک بار دوبارہ انہیں اچھی طرح دیکھ لیں (کہ وہ ان تمام صفات کی حامل ہیں یا نہیں) لہٰذا آپ کی والدہ ماجدہ دوبارہ گئیں اور دیکھا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ اقدس سے نور برس رہا ہے گویا کہ وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کی شادی کے سلسلہ میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک اوقیہ سونا اور ایک اوقیہ چاندی، ایک سو اونٹ اور اتنی ہی تعداد میں بکریاں اور گائیں پیش کی گئیں اور بے شمار جانور ذبح کیے گئے اور کثیر کھانے کا انتظام کیا گیا اور اس طرح حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا رخصت ہوئیں، شام کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا سے خلوت وصحبت کی اور یہ جمعہ مبارک کی رات تھی۔

روایت میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدی کو رجب المرجب کے مہینے شبِ جمعہ میں بطن آمنہ رضی اللہ عنہا میں منتقل کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنت کے خازن رضوان فرشتے کو حکم فرمایا کہ جنت الفردوس کو کھول دے اور پکارنے والے نے زمین و آسمان میں ندا کی ! سن لو کہ وہ نورِ مکنون اور سرّ مخزون، جس سے نبی ہادی جلوہ گری فرمائیں گے آج کی شب اپنی والدہ ماجدہ حضرت اُم محمد سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں جلوہ گر ہو چکا ہے جہاں نورِ محمدی کی خلقتِ بشری کی تکمیل ہوگی اور وہ تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بن کر ظہور پذیر ہوں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: جس شب رسول اللہ ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں جلوہ فرما ہوئے اس رات قریش کے تمام جانور کلام کرنے لگے اور پکارنے لگے ! اللہ کے رسول ﷺ بطن مادر میں جلوہ گر ہو گئے ہیں ربّ کعبہ کی قسم ! وہ دنیا والوں کے لیے ہدایت کے روشن، پرنور چراغ اور ان کے امام ہوں گے۔

تمام بادشاہان عرب و عجم کے تخت اوندھے ہو کر گر پڑے اور ابلیس ملعون دوڑتا ہوا جبل ابی قبیس پر پہنچا اور وہاں رونے، چلانے لگا تو اس کے غوغے کو سن کر تمام شیاطین اس کے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے، تجھے کیا ہوا ہے کیوں شور و غل مچا رہا ہے ابلیس لعین نے کہا، ستیاناس ہو تمہارا ہم تباہ و برباد ہو گئے، نبی الانبیا ﷺ کے ظہور کا زمانہ آن پہنچا ہے جو کہ کافروں کا خون بہائیں گے (یعنی ان سے جنگ کریں گے) اور انہیں ذلیل و خوار کریں گے جن کے ساتھ مل کر فرشتے بھی لڑیں گے جب سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں ہیں ہم برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: مکہ مکرمہ کی تمام عورتیں اس معاملے میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا پر حسد کرتیں تھیں اور سو عورتیں اسی حسرت و ناکامی میں مرگئیں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے حسن و جمال سے محروم رہیں۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ نور محمدی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں منتقل فرما دیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نورِ محمدی جلوہ فگن تھا جس کی وجہ سے عورتیں آپ رضی اللہ عنہ پر فریفتہ ہوا چاہتی تھیں، جب یہ نور مبارک حضرت آمنہ کے بطن میں جلوہ فرما ہوا تو مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کے پاس دوڑتے ہوئے گئے اور اس طرح سمندر کے جانوروں نے بھی باہم ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی خوشی خبری سنائی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے حمل کے ہر مہینے میں ایک ندا آسمان اور ایک ندا زمین میں دی جاتی تھی، خوشخبری ہو ابو القاسم محمد ﷺ کے ظہور کا وقت آن پہنچا ہے جن سے عالم میں بہار و برکت کا ظہور ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ
صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

کمالات وعجائبات میلاد النبی ﷺ

حضرت اُم المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا ارشاد فرماتی ہیں:

مکہ مکرمہ میں ایک یہودی رہتا تھا، جس شب نبی الانبیاء سید المرسلین جناب رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس دنیا میں جلوہ گری فرمائی تو اس یہودی نے پوچھا: اے قبائل قریش کیا تمہارے ہاں کوئی بچہ آج کی رات پیدا ہوا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں، تو وہ جواب سن کر کہنے لگا، اپنے گھروں میں جاؤ اور تلاش کرو، کیوں کہ آج کی شب اس امت کے نبی، خاتم الانبیا والمرسلین ﷺ جلوہ گری فرما چکے ہیں جن کے دونوں کندھوں کے مابین ایک نشانی یعنی مہر نبوت ہے، چناں چہ اس گفتگو کو سن کر وہ اپنے گھروں کو لوٹے اور دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ آج حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، یہ سن کر وہ یہودی بقیہ لوگوں کے ساتھ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کو نکال کر انہیں دیکھایا، جب یہودی نے مہر نبوت کی نشانی دیکھی تو غش کھا کر گر گیا جب کافی دیر بعد افاقہ ہوا تو کہنے لگ، اے قبائل قریش! نبوت بنی اسرائیل سے رخصت ہوگئی اور سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ مولود مسعود تم پر غالب ہو جائے گا اور اس کا شہرہ مشرق تا مغرب ہوگا۔

(امام المفسرین سیدنا وابن سیدنا) عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیدتنا اُم محمد آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں کہ جب حمل مبارک کو چھ مہینے گذر گئے تو خواب میں کوئی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے کہنے لگا بے شک آپ کے بطن مبارک میں اس وقت رسولوں اور عالمین کے سردار ہیں پس جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد ﷺ رکھنا اور اپنی حالت کو چھپائے رکھنا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ یَا جَدَّ الْحُسَیْن

یَـارَسُـوْلَ الـلّٰـہ یَـا جَدَّ الْحُسَیْنْ ☆ کُـنْ شَـفِیْـعِیْ یَـا اِمَـامَ الْحَرَمَیْنْ

خَیْـرَـۃُ الـلّٰـہ مِـنَ الْـخَـلْـقِ اَبِـیْ ☆ بَـعْـدَ جَـدِّیْ وَاَنَـا اِبْـنُ الْخَیْـرَتَیْنْ

عَبَـدَ الـلّٰــہَ غُلَامًــا نَــاشِئًــا ☆ وَقُــرَیْـــشٌ یَـعْـبُـدُوْنِ الْـوَثَـنَیْـنْ

یَـعْـبُـدُوْنَ اللَّاتَ وَالْـعُـزّٰی مَـعًـا ☆ وَعَـلِـیٌّ طَـافَ نَـحْـوَ الْـحَـرَمَیْنْ

اُمِّــیَ الــزَّهْــرَاءُ حَـقًّــا وَاَبِـیْ ☆ وَارِثُ الْـعِـلْـمِ وَمَـوْلَـی الثَّـقَـلَیْـنْ

وَالِـدِیْ شَـمْـــسٌ وَاُمِّــیْ قَـمَـرٌ ☆ وَاَنَـا الْـكَـوْكَـبُ وَابْـنُ الْـقَمَرَیْنْ

فِـضَّـۃٌ قَـدْ خَـلَـصَـتْ مِـنْ ذَهَـب ☆ وَاَنَــا الْـفِـضَّـۃُ وَابْــنُ الـذَّهَبَیْـنْ

مَــنْ لَـــہٗ اَبٌ كَــاَبِـیْ حَیْـدَ رٍ ☆ قَــاتَــلَ الْـكُـفَّـارَفِـیْ بَـدْرٍ حُـنَیْـنْ

مَـنْ لَــہٗ اُمِّــیْ كَــاُمِّـی فَـاطِـمَۃٌ ☆ بِـضْـعَۃُ الْـمُـخْـتَـارُ قُـرَّۃُ كُلِّ عَیْنْ

مَـنْ لَــہٗ عَــمٌّ كَـعَـمِّـیْ جَـعْـفَـرَ ☆ ذِیْ الْـجَـنَـاحَیْـن صَحِیْحِ النَّسَبَیْنْ

مَـنْ لَـہٗ جَـدٌّ كَـجَـدِّیْ الْـمُـصْـطَفٰی ☆ سَیِّـدُ الْـكَـوْنَیْـنِ نُـوْرُ الْـظُّـلْـمَتَیْنْ

نَـحْـنُ اَصْـحَـابُ الْـعَبَا خَـمْـسَتُنَا ☆ قَـدْ مَـلَـكْـنَـا شَـرْقَـهَـا وَالْـمَغْرِبَیْنْ

نَــحْــنُ جِـبْـرِیْـلُ غَـدَا سَـادِسُـنَــا ☆ وَلَــنَــا الْــكَـعْـبَۃُ ثُـمَّ الْـحَـرَمَیْـنْ

عُــصْـبَۃُ الْــمُـخْـتَــارِ قَـرُّوْا اَعْیُـنَــا ☆ فِـیْ غَـدٍ تُـسْـقَـوْنَ مِـنْ كَـفِّ الْحُسَیْنْ

اے اللہ کے رسول ! اے حسین کے نانا جان !

۱۔اے اللہ کے رسول !اے حسین کے نانا جان !اے حرمین شریفین کے امام !میری شفاعت فرمائیں۔

۲۔نانا جان کے بعد میرے (حسین کے) والدگرامی جمیع مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ہیں اور میں (حسین) دو پسندیدہ افراد کا بیٹا ہوں۔

۳۔انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے کمسنی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جبکہ قریش اس وقت بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔

۴۔وہ لوگ (قریش) لات وعزیٰ کی عبادت کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت کعبۂ خدا کا طواف کیا کرتے تھے۔

۵۔میری (حسین کی) والدہ (حضرت فاطمہ) زہراء ہیں اور میرے والدگرامی علم کے وارث اور انسان وجنات کی آقا ومولا ہیں۔

۶۔میرے والدگرامی آفتاب اور میری والدہ ماجدہ مہتاب ہیں اور میں (حسین) دونوروں کا بیٹا ہوں۔

۷۔چاندی ہمیشہ سونے سے نکلتی ہے لہٰذا میں چاندی ہوں جو دو سونے (کی کانوں، مراد حضرت علی وفاطمہ زہراء ہیں) سے نکلا ہوں۔

۸۔کس کا باپ میرے والدگرامی جناب حیدر (کرار رضی اللہ عنہ) کی مثل ہے جنہوں نے بدر وحنین میں کفار سے لڑائی کی۔

۹۔کس کی ماں میری والدہ ماجدہ فاطمہ (زہراء) کی مثل ہے جو کہ نبی مختار کی جگر گوشہ اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

۱۰۔کس کا چچا میرے چچا جعفر (طیار) کی مثل ہے جو ذوالجناحین اور صحیح نسب والے ہیں۔

۱۱۔ کس کا نانا میرے نانا جناب (محمد) مصطفیٰ ﷺ کی مثل ہے جو کہ کونین کے سردار اور ظلمتیں مٹانے والے نور ہیں۔

۱۲۔ ہم چادر والے پانچ ہیں جن کی ملکیت میں مشرق ومغرب ہیں۔

۱۳۔ ہم نبی مختار کے اہل بیت ہیں ہم سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلو (تاکہ) کل (قیامت) میں حسین کے ہاتھوں سیرابی نصیب ہو۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنی مخلوقات میں سب سے افضل اور برگزیدہ ترین بندے کو پیدا فرمائے اور فرش خاکی کو ظلمت وتاریکی کی گہرائیوں سے نکال کر نورِ محمدی سے روشن فرمائے اور فسق وفجور کی گندگی سے پاک فرمائے اور شیطانی معبودوں اور بتوں کو نیست و نابود فرمائے تو سردارِ ملائکہ حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آسمانوں میں اور حاملان عرش فرشتوں کے نزدیک، سدرۃ المنتہی اور جنت الماوٰی میں اعلان فرمایا:

سن لو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو کہ بزرگی وعظمت والا ہے اس کی بات پوری ہوگئی اور حکمت خداوندی عروج پاچکی اور اب اس وعدۂ ربانی کے پورے ہونے کا وقت آن پہنچا ہے جو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے ظہور کے بارے میں فرمایا تھا جو کہ بشیر ونذیر اور سراج منیر ہوں گے قیامت کے ہولناک دن میں شفاعت فرمانے والے اور مقبول الشفاعۃ ہوں گے، جو نیکی اور بھلائی کا حکم کریں گے اور برائی کے کاموں سے منع کریں گے صاحب امانت ودیانت اور صاحب حفاظت ہوں گے۔

اللہ جل جلالہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ بزرگی وعظمت والے اور ارض وسما میں اللہ تعالیٰ کا نور ہوں گے جو کہ خاتم

النبین ﷺ ہیں اور جنہیں اللہ جل جلالہ نے رحمۃ للعالمین ﷺ بنایا ہے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے احمد، محمد، طٰہٰ اور یٰس کے ناموں سے موسوم فرمایا ہے اور گناہ گاروں کے معاملے میں انہیں شفاعت کا حق دیا ہے اور جن کے دین وشریعت نے سابقہ تمام ادیان وشرائع کو منسوخ کردیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن

روایت میں مذکور ہے:

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا یہ پُرکیف بیانِ فضائل میلاد النبی ﷺ سن کر تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مشغول ہوگئے جنت کے دروازے کھول دیے گئے اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے گئے، جنت کے درخت پھلوں پھولوں سے سج گئے، حور وغلمان خوشبوؤں سے معطر ہوگئے، جنتی پرندے خوشیوں کے گیت گانے لگے، جنتی نہریں پاکیزہ شراب وشہد اور دودھ سے لبریز ہوکر بہنے لگیں، جنتی شاخوں پر بیٹھے خوبصورت پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کرنے لگے، ملائکہ باہم جناب محمد مصطفیٰ احمد مختار ﷺ کی خوشخبریاں سنانے لگے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن

تمام حجابات اٹھا دیئے گئے اور علام الغیوب جل جلالہ نے انہیں اپنی تجلیات سے مشرّف فرمایا:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کَشَّافُ الْکُرُوْب

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی وحدہ لاشریک ہے اور وہی

سختیوں کو دور کرنے والا ہے۔

روایت میں مذکور ہے: جب جبرائیل علیہ السلام اہل آسمان کو ندا کرنے سے فارغ ہوئے تو اللہ جل جلالہ نے انہیں حکم فرمایا کہ اب ایک ہزار ملائکہ کی فوج لے کر زمین پر جائیں اور یہ فرشتے زمین کے تمام اطراف و اکناف، پہاڑوں کی بلندیوں، جزائر و سمندروں میں پھیل جائیں یہاں تک کہ تحت الثریٰ اور مستقر حوت (مچھلی کے ٹھہرنے کی جگہ) کے مکینوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت دیں اور جو اس بشارت کا خیر مقدم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پاک وصاف وطیب وطاہر بنادے گا۔

" اَللّٰھُمَّ اِجعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ "

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں بھی نبی ﷺ کے طفیل ان مقبولین میں شامل فرما۔

صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا — حَتی تَنَالُوا جَنَّۃً وَنَعِیمًا

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے دُرود وسلام پڑھو تا کہ اس کی برکت سے جنت نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفٰى ﷺ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الْمُصْطَفٰی ☆ نَبِیِّ الرِّسَالَۃِ وَ بَحرِ الْوَفَا
وَمِنْ اَعْجَبِ الْاَمْرِ ھٰذَا الْخَفَا ☆ وَھٰذَا الظُّھُوْرُ لِاَھْلِ الْوَفَا
وَمَا فِیْ الْوُجُوْدِ سِوَی وَاحِد ☆ وَلٰکِنْ تَکَدَّرَ لَمَّا صَفَا
وَاَصْلُ جَمِیْعِ الْوَرَی نُقْطَۃٌ ☆ عَلٰی عَیْنِ اَمْرٍ بَدَتْ اَحْرَقَا
وَتِلْکَ الْحُرُوْفُ غَدَتْ کَلِمَۃً ☆ فَکَانَتْ مَشُوْقَ الْحَشٰی الْمُنْدَنَفَا
وَاِنْ قُلْتَ لَا شَیْءَ قُلْنَا نَعَمْ ☆ ھُوَ الْحَقُّ وَالشَّیْءُ فِیْہِ اخْتَفَا
وَاِنْ قُلْتَ شَیْئًا یَقُوْلُ الَّذِیْ ☆ لَہُ الْحَقُّ اَثْبَتَ کَیْفَ انْتَفَا
وَضَجَّ الْحَسُوْدُ وَلَمْ یَتَّئِدْ ☆ وَلَامَ الْعَذُوْلُ وَمَا اَنْصَفَا
وَقَدْ حَالَ بَیْنَکَ یَا عَاذِلِیْ ☆ وَبَیْنِیْ بِاَنَّکَ لَنْ تَعْرِفَا
وَاَیْنَ ضُلُوْعِیْ الَّتِیْ فِیْ لَظٰی ☆ وَاَیْنَ زَفِیْرِیْ الَّذِیْ مَا انْطَفٰی
وَاَیْنَ دُمُوْعِیْ تِلْکَ الَّتِیْ ☆ تَسِیْلُ وَجَفْنِیْ الَّذِیْ مَا غَفَا
اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْمُحِبِّیْنَ لَا ☆ یَرَوْنَ النَّعِیْمَ بِغَیْرِ الْجَفَا
فَمَھْلًا رُوَیْدًا کَاَنِّیْ امْرُؤٌ ☆ تَرَکْتُ سَلْوَی لِمَنْ عَنَّفَا
وَخَلَّفْتُ خَلْفِیْ جَمِیْعَ الْوَرٰی ☆ وَقَلْبِیْ عَلٰی قَلْبِہِ اَشْرَفَا
وَلَمَّا شَرِبْتُ کُؤُسَ الْھَنَا ☆ وَذُقْتُ الْمُدَامَۃَ وَالْقَرْقَفَا
اُزِیْلَتْ صِفَاتِیْ فَلَا وَصْفَ لِیْ ☆ عُیُوْنِیْ اَضَاءَ تْ بِمَنْ اِخْتَفٰی
فَمَا اَنَا اِلَّا ھَیُوْلُ الْوَرٰی ☆ وَلَمْعَۃُ نُوْرٍ مِنَ الْمُصْطَفٰی

خَلِيْلَـيَّ قُوْمَـا بِنَـا لِلْحِمَـى ☆ عَسَـا نَـا نَـرَىْ الْاَشْأَ الْأَهْيَفَا

وَعُوْجًا عَلَى سَفْحِ تِلْکَ اللِّوَى ☆ وَاِنْ جِئْتُمَـا دَارَ سَلْـمَى قِفَـا

فَـاِنِّـىْ مَشُوْقٌ كَثِيْـرُ الْـجَوَى ☆ عَسَى الْحُبُّ بِالْوَصْلِ اَنْ يَعْطِفَا

اے ربّ! جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود نازل فرما

۱۔اے ربّ! جناب محمد مصطفیٰ پر دُرود نازل فرما جو کہ نبیٔ مرسل اور وفا کے سمندر ہیں۔

۲۔یہ بات کس قدر تعجب والی ہے کہ آپکی (حقیقی تجلیات) پوشیدہ ہیں جن کا ظہور صرف اہل کمال ومحبت پر ہی ہوتا ہے۔

۳۔حالانکہ موجودات میں آپ جیسا کوئی دوسرا نہیں لیکن کمال پاکیزگی کے باعث (جلوۂ حقیقت) مستور ہے۔

۴۔تمام کائنات کی اصل ایک نقطہ سے ہے اور اسی ایک سے بقیہ حروف ظاہر ہوئے۔

۵۔پھر یہ حروف ایک کلمہ بن گئے اور ایسے ملے جیسے اعضائے انسانی ملے ہوئے ہیں۔

۶۔اگر تم کہو کہ (خارج میں) کچھ نہیں تو ہم کہیں گے جی ہاں! کیونکہ وہی ذات حق (کا پرتَو) ہے اور سب اسی (کی تجلیات) میں پوشیدہ ہے۔

۷۔اگر تم سے اس بارے میں (انکار) کیا جائے تو اہل حق کو چاہیے کہ ان سے کہے کہ تم نے انکار کس بنیاد پر کیا ہے (دلائل سے) ثابت کرو۔

۸۔حاسدوں نے بہت شور وغل کیا اور رو کے نہیں، ملامت کرنے والوں نے بھی انصاف سے کام نہ لیا۔

۹۔اے ملامت کرنے والے! تیرے اور میرے مابین عدم معرفت حائل ہوگئی ہے۔

۱۰۔مجھے آتش (عشق) میں جلنے والی پسلیوں کی کیا خبر! اور مصیبت کی بھڑکنے والی آگ کی

بھی کیا پرواہ جو ابھی تک بجھی نہیں۔

۱۱۔ مجھے ان آنسوؤں کی کوئی پرواہ نہیں جو بہہ رہے ہیں اور پلکیں ابھی تک جھپکیں نہیں۔

۱۲۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ عشاق بلا مشقت جنت کی نعمت کو نہیں دیکھیں گے۔

۱۳۔ پس مجھے کچھ مہلت دو کہ میں ایسا شخص ہوں جس نے (محبوب کے) سختی سے پیش آنے پر لذائذ سے کنارہ کرلیا ہے۔

۱۴۔ میں نے تمام مخلوقات (کے معاملے) کو پس پشت ڈال دیا ہے اور میرا دل ان کے دل کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔

۱۵۔ جس وقت میں نے محبت کے جام پیئے اور مدامہ وقر قفا (دوشرابوں کے نام ہیں یہاں مراد شراب محبت ہے) کا مزہ چکھا۔

۱۶۔ میرے اوصاف زائل ہو گئے اور کوئی وصف (وصف حجابی) باقی نہ رہا تو میری آنکھیں اس کے پوشیدہ (جلوہ سے) خیرہ ہو گئیں۔

۱۷۔ میں کائنات میں کا ایک ہیولیٰ ہی تو ہوں (البتہ) مصطفیٰ (ﷺ) کی (عنایت) سے نور کا ایک شعلہ ہوں۔

۱۸۔ اے میرے دوستو! میرے ہمراہ عشق کی وادی میں چلو شاید کہ ہمیں نازنین محبوب نظر آجائے۔

۱۹۔ اگر (اس وادی میں) کوئی ٹیلہ ملے تو اس پر چڑھ جانا اور اگر سلمی (مراد محبوب ہے) کے گھر تک پہنچ جاؤ تو وہیں ٹھہر جانا۔

۲۰۔ بیشک میں شوق ومحبت کے باعث بسمل ہو چکا ہوں، لہٰذا قریب ہے کہ وصال وشوق ہماری ملاقات کرادے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے صفات رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

آگاہ رہو! حضور نبی کریم ﷺ اللہ ربّ العالمین کے رسول ہیں روشن پیشانیاں اور منور اعضائے وضو والوں کے قائد ہوں گے حضور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ ہیں اور آپ ﷺ تو اس وقت بھی نبی تھے جب کہ سیدنا آدم علیہ السلام ابھی عالم آب وگل میں جلوہ فرما تھے، ایمان والوں پر مہربان اور گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں اور آپ ﷺ تمام مخلوقات کے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْن.

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰)

حوض کوثر، مقام محمود اور لواء الحمد کے مالک ہیں بروز قیامت شفاعت کبریٰ کے منصب جلیل پر فائز ہوں گے، امام ہاشمی، رسول قریشی، نبی حَرَمی، مکی، مدنی، ابطحی اور تہامی ہیں، ظاہراً حضرت آدم علیہ السلام کی نسل اور نزار کی اولاد میں سے ہیں، حسب کے اعتبار سے ابراہیمی اور نسب کے اعتبار سے اسماعیلی ہیں اور حقیقتاً نور اور عالم قدس سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کا نور قمری ہے (چاند کا نور دل اور آنکھوں کو سرور دیتا ہے بخلاف سورج کے نور کے کیوں کہ وہ جلاتا ہے)۔

آپ ﷺ کی زبان عربی، قلب رحمانی، اور وطن حجاز مقدس ہے آپ ﷺ جنات و انسان دونوں کے رسول ہیں، نہ ہی بہت طویل قد اور نہ ہی بہت چھوٹے بلکہ میانہ قد مگر خوبصورت تھے رنگ مبارک سفید مگر سرخی مائل تھا، بینی مبارک پرنور بلند، آنکھیں سرمگیں،

بھنوئیں ملی ہوئیں، آنکھیں کشادہ مگر خوبصورت اوران میں سرخ ڈورے، کلائیاں چاندسی چمکتی ہوئیں اوران پر ہلکے ہلکے بال، پرنور وروشن پیشانی، فراخ بازوٴ مبارک، شانے مقدس کشادہ ہتھیلیاں پرُ گوشت اور ہموار، قد میانہ مگر جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوتے توان سب سے اونچے معلوم ہوتے اور جب چلتے تو بادل آپ ﷺ پرسایہ کرتا۔

عَلَیۡہِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلام .

آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلوٰۃ وسلام ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ ، نبی حرمین، صاحب قاب قوسین، نبی رحمت، عالی ہمت، شفیع امت، واضح البیان اور فصیح اللسان تھے، صاحب پسینہ خوشبودار، خوش بیان و پسندیدہ گفتار، عالی وقار، خوبصورت واعلیٰ کردار تھے، دوررس نگاہیں جن کے لیے کوئی حجاب نہ تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ حسین وجمیل، شیریں کلام، سلام میں پہل کرنے والے، اسلام کے رکن، اللہ جل جلالہ کے رسول، آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

عَلَیۡہِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلام

آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلوٰۃ وسلام ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ نے بدعات ومنکرات کا قلع قمع کیا، شریعت کے احکامات کو ظاہر کیا، اقوام جاہلیہ کونیست ونابود اور ملکوں کو فتح کیا، بہت زیادہ حیا فرمانے والے، فراخ سینہ مبارک، امت کی خاطر کثرت سے رونے والے اور ہمہ وقت ذکر الٰہی کرنے والے تھے، بھیدوں کو چھپانے والے، آسمانی خبروں کے امین، خاتم الانبیاء والمرسلین، آپ علیہ السلام کی عطاوبخشش کے سمندر ہمیشہ موجزن تھے، ظاہراً وباطناً آپ ہرعیب سے مبرا تھے۔

ہرنی اور بھیڑیئے جیسے جانوروں نے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی و

شہادت دی، براق آپ کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوگیا حتیٰ کہ وہ اپنی اصل حالت کی طرف لوٹ آیا، آپ ﷺ کے انگشتان مقدس سے پاکیزہ پانی کے چشمے جاری ہوئے اور پیاسے لشکر نے اس سے سیرابی حاصل کی، کنکریاں آپ ﷺ کے ہاتھ میں بول اٹھیں اور شیر خوار بچہ نے برجستہ گواہی دی کہ بے شک آپ ہی اللہ کے سچے رسول ہیں، حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے حکم کو قائم فرمانے والے، اللہ کے وعدے کو پورا کرنے والے، رضائے الٰہی کی طلب میں ہمیشہ تیار رہنے والے، نصرت الٰہی سے فیضیاب، عیوبات کو چھپانے والے اور لغزشات سے درگذر کرنے والے، مصائب کو پوشیدہ رکھنے والے، شہوات کو مٹانے والے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ دن کو روزہ رکھنے والے اور شب کو قیام فرمانے والے، نیکوں کی امداد کرنے والے، کافروں کو مٹانے والے، باغیوں و کافروں کو قتل کرنے والے، بوقت مصافحہ نرمی سے پیش آنے والے، تقسیم میں عدل کرنے والے، معاملات میں سبقت لے جانے والے اور جنگ کے وقت بہادری و شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے تھے، دندان مبارک کشادہ اور ان میں کشادگی کم تھی۔

نبی کریم ﷺ عیش وعشرت سے کنارہ کشی اختیار فرماتے تھے، لذیذ غذاؤں سے بے رغبتی کا مظاہرہ فرماتے، آگے چلنے کو ناپسند فرماتے، گفتگو ہمیشہ مدلل فرماتے انتہائی دانش مند و ذہین اور عفیف النفس تھے، گول چہرہ، سیاہ گھنگریالے بال، زلفیں مقدس کانوں کی نوک تک دراز ملیں ہوئیں کنگھی شدہ تھیں، جسم مبارک میں دو موئے مبارک ایسے تھے جو ہمیشہ مشک واذفر کی طرح مہکتے تھے ان کے علاوہ جسم مقدس میں بال نہ تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے جسم مقدس سے ہمیشہ عمدہ ترین خوشبو آتی تھی، آپ سب سے زیادہ سخی وفیاض تھے، جب کوئی حضور علیہ السلام سے مصافحہ کرتا تو اپنے ہاتھوں میں سے تین دن تک مسلسل جنت الفردوس کی خوشبو پاتا، جب آپ ﷺ صحن مسجد نبوی میں جلوہ فرما

ہوتے تو انوار وتجلیات سے یوں معلوم ہوتا جیسا کہ چودہویں رات کا چاند طلوع ہے اور آپ ﷺ کی پیشانی مبارک نورِ نبوت سے یوں چمکتی تھی جیسا کہ اندھیری شب میں ماہِ کامل چمکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول کریم بنا کر جمال با کمال عطا فرمایا، چشمان مبارک سیاہ اور کشادہ تھیں، لب ہائے مبارک سے نور برستا تھا۔

دونوں کاندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی جس پر **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** لکھا ہوا تھا، اسم مبارک اس دنیا میں ''محمد'' ہے کیوں کہ آپ ﷺ اللہ جل جلالہ اور اس کے ملائکہ کے ہاں تعریف کیے گئے ہیں یعنی ''محمود'' ہیں اور ''بشیر'' ہیں یعنی اُمت کو جنت کا مژدہ سناتے ہیں اور ''نذیر'' ہیں کہ لوگوں کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں اور ''سراج'' ہیں کہ امت کو ہدایت کی روشنی دیتے ہیں، اور ''مرتضیٰ'' ہیں کہ اللہ جل جلالہ بروز قیامت آپ سے راضی ہوگا اور آپ کی شفاعت کو امت کے حق میں قبول فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن عظیم نازل فرمایا، حضور نبی کریم ﷺ نے احکام اسلام کو واضح فرمایا اور اُمت کو توحید و رسالت کا پیغام سناتے رہے اور ساری حیات مبارکہ اپنے پیارے رب تعالیٰ کی عبادت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ اپنے رب تعالیٰ سے جا ملے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک ''63'' برس تھی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں میں سب سے زیادہ اطاعت گذار تھے، آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ ''12'' ربیع الاول پیر کی شب ہوئی، اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کے دست پر انوار سے روشن معجزات صادر فرمائے جو کہ ایسے نبی ہی سے ظاہر ہو سکتے ہیں جسے تمام انسانوں اور مخلوقات کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا   حَتَى تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيمًا

حضور ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھو تا کہ اس کی برکت سے جنت نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

صَلُّوْا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةْ

صَلُّوْا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةْ ☆ مُحَمَّدٌ بِالْعَهْدِ كَانَ وَفِيًّا

اَبْدَأُ بِمَدْحِ الْهَاشِمِيِّ الْمُمَجَّدَا ☆ طٰهَ الَّذِىْ بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدَا

هَذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ هَذَا مُحَمَّدٌ ☆ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيًّا

هَذَا الَّذِىْ قَدْ حَنَّ جِذْعٌ اِلَيْهِ ☆ وَانْقَادَتِ الْاَشْجَارُ شَوْقًا اِلَيْهِ

هَذَا الَّذِىْ نُوْرُ الْجَلَالِ عَلَيْهِ ☆ هَذَا الَّذِىْ بِالْفَضْلِ اَضْحٰى عَلِيًّا

يَا اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ اِنَّكَ تَدْرِىْ ☆ اَلذَّنْبَ يَا مَوْلَاىَ اَثْقَلَ ظَهْرِىْ

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ تَشَفَّعْ بِوُزْرِىْ ☆ كَيْلَا اَكُنْ فِىْ الْحَشْرِ عَبْدًا شَقِيًّا

خیرالبریہ نبی مختار ﷺ پر دُرود پڑھو

۱۔خیرالبریہ نبی مختار (محمد ﷺ) پر درود پڑھو جو کہ اپنے وعدے کو نبھانے والے ہیں۔

۲۔میں رسول ہاشمی، طٰہٰ و یٰس کی ثنا خوانی سے ابتدا کرتا ہوں جو کہ نصرت خداوندی سے نوازے گئے ہیں۔

۳۔یہ اللہ تعالیٰ کے رسول، محمد ﷺ ہیں جو کہ کائنات کی تخلیق سے قبل بھی نبی تھے۔

۴۔یہ وہ ذات ہے جن کے لیے استن حنانہ رویا اور اشجار محبت سے آپ کے فرمانبردار ہوئے۔

۵۔یہ وہ ذات عالی ہیں جن پر نور جلال جلوہ گر ہے اور جو بلند و بالا شان والے ہیں۔

۶۔اے احمد مختار! بیشک آپ ان گناہوں کو جانتے ہیں جنہوں نے میری کمر کو جھکا دیا ہے۔

۷۔اے سید الرسل! میرے گناہوں کی بخشش فرمایئے تا کہ بروز قیامت میں شقی لوگوں کی فہرست میں نہ ڈالا جاؤں۔

فضائل دُرود شریف

اے برادرِ اسلامی! جان لے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر دُرود پاک پڑھنا، ''غلام'' آزاد کرنے سے افضل ہے اور اس بات کی دلیل یہ حدیث رسول ﷺ ہے کہ ایک شخص نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کی اور حضور نبی کریم ﷺ سے متمنی ہوا کہ آپ ﷺ بھی اس دعوت میں شریک ہوں، حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی دعوت کو قبول فرمالیا اور مسجد نبوی سے اس شخص کے گھر کی طرف تشریف لے گئے، صاحب دعوت نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے آپ ﷺ کے قدموں کو گننا شروع کیا حتی کہ ان کی تعداد سو ہوگئی تو اس شخص نے ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کر دیا۔

یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رشک سے فرمایا: اس شخص نے خیر کثیر پالی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ اَفۡضَلُ مِنۡ عِتۡقِ الرِّقَابِ.

ترجمہ: مجھ پر دُرود پاک پڑھنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و اعلیٰ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''صحیح مسلم'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے دس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے سو مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے ہزار مرتبہ پڑھا تو جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے سے ملا ہوگا۔ (یعنی وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی وہ شخص تباہ و برباد ہو) کہ جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

میں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو سی رہی تھی کہ چراغ بجھ گیا اتنے میں اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس کے نور سے سارا گھر منور روشن ہوگیا اس نور کی روشنی میں میں نے گمشدہ سوئی کو پالیا اور عرض کی! یارسول اللہ! آپ ﷺ کا رخ زیبا کس قدر پُر ضیاء ہے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بد نصیبی ہی بد نصیبی ہے اس شخص کو جو بروز قیامت میری زیارت سے محروم رہے گا، میں نے عرض کی، وہ کون بد نصیب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بخیل، میں نے عرض کی آقا کون سا بخیل ہوگا؟ فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی دُرِّ الْمَصُوْنْ

صَلِّ یَـا رَبِّ عَلٰـی دُرِّ الْمَصُوْنْ ☆ اَحْـمَدَ الْهَـادِیْ جِلَا کُلُّ الْعُیُوْنَ

یَـا رَسُـوْلًا قَـدْ عَلَا فَوْقَ الْعُلَا ☆ وَبِـنَـا هَـا الْـعَصْرَ فِیْـهِ وَحَلَا

خَـصَّـهُ اللّٰـهُ بِقُـرْبٍ وَّ عُلَا ☆ وَجَـمَـالٍ جَلَّ ذَاتٍ وَسَـنَـا

یَـا عَظِیْمَ الْجَـاهِ عَبْدًا قَدْ اَتٰـی ☆ خَـائِـفًـا مِـنْ سُوْءِ فِعْلٍ ثَبَتَـا

فَـاحْمِـهٖ وَاشْفَعْ بِـهٖ مِمَّا عَتَا ☆ یَـوْمَ لَامَـالٌ وَّلَا یَـنْـفَـعُ بَنُـوْنُ

یَا شَفِیْعَ الْخَلْقِ فِیْ یَوْمِ الْوَعِیْدُ ☆ اِنَّ وِزْرِیْ زَادَ وَالْاَمْـرُ شَـدِیْـدُ

کُنْ مُغِیْثًا لِیْ فَقَلْبِیْ فِیْ وَعِیْدُ ☆ وَاَجِرْ ضَیْفَکَ مِنْ رَّیْبِ الْمَنُوْنُ

یَـارَسُوْلَ اللّٰـهِ اَنْجِدْ یَـا اَمِیْنُ ☆ یَـا شَـفِیْعًا فِیْ غَدٍ لِّلْمُذْنِبِیْنَ

یَـا حَبِیْبِیْ اِنَّ لِیْ قَلْبًا حَزِیْنُ ☆ یَـا مُلَاذًا لَاذَ فِیْـهِ الْخَـائِفُوْنُ

اے ربّ! اُس دُرِّ یکتا پر دُرود نازل فرما

۱۔اے ربّ! اس دُرِ یکتا پر درود نازل فرما جو ہادی واحمد اور ہر آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔

۲۔اے رسول! آپ کی عظمت تمام مخلوقات سے بلند و بالا ہے اور زمانہ آپ پر نازاں ہے۔

۳۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرب و بلندی سے نوازا،جس سے آپ ہر ایک سے (جمال وکمال) میں بالاتر ہو گئے۔

۴۔اے عظیم مقام والے!ایک غلام سرزد گناہوں کے خوف سے آپ کے پاس آیا ہے۔

۵۔اس کی مدد فرمائیں اور گناہ گار کی اس روز بھی شفاعت فرمائیں جس روز مال واولاد بھی کسی کام نہ آئیں گے۔

۶۔اے شفیع روز جزا! میرے گناہ بہت زیادہ ہیں اور میرا معاملہ بھی بہت سخت ہے۔

۷۔میرے مددگار ہو جائیں کیونکہ میرا دل پریشان ہے اور اپنے مہمان کو مصائب و آلام سے نجات عطا کریں۔

۸۔اے اللہ کے رسول! اے امین! اے قیامت میں گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے! میری دستگیری کریں۔

۹۔اے محبوب من! اے پناہ گاہ بیکساں! میرا دل غمزدہ ہے (مجھ پر نظر کرم فرمائیں)۔

بعض علمائے کرام ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنے گھر میں میلاد مصطفیٰ کی محفل سجائی تو فرشتے اس محفل کے دن سے ایک سال تک اس گھر کو گھیرے رہتے ہیں۔

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بے شک دعا زمین و آسمان کے مابین معلق رہتی ہے جب تک کہ نبی کریم ﷺ کی ذات مقدس پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے۔

حالات و مکاشفات حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

جب نورِ محمدی ﷺ میرے شکم میں جلوہ گر ہوا تو حمل کے پہلے مہینے جو کہ رجب المرجب تھا، میں اپنے گھر میں آرام کر رہی تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا، ایک مرد جس کے چہرے سے آثارِ ملاحت اور جسم سے بہترین خوشبو نیز انوار و تجلیات ظاہر تھے، وہ مجھ سے کہنے لگا، **"مَرحَبا یا مُحَمَّدُ ﷺ"** میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا:

میں **ابو البشر آدم علیہ السلام** ہوں، میں نے پوچھا آپ علیہ السلام کس لیے تشریف لائے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم **"سید البشر اور فخر ربیعہ و مضر"** سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب دوسرا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک مرد کامل میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:

''اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ ''میں نے کہا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت شیث علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم **''صاحب تاویل وحدیث''** سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب تیسرا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:

''اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ ﷺ ''میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت ادریس علیہ السلام ہوں، میں نے پوچھا آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا: تمہیں مبارک ہو کہ تم **'' نبی رئیس''** (یعنی تمام نبیوں کے سردار) سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب چوتھا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:

''اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ ﷺ ''میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت نوح علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم **''صاحب نصر وفتوح''** سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب پانچواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:

'' اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہ ﷺ ''میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت ہود علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو کہ تم اس نبی مکرم سے فیضیاب (حاملہ) ہو جو کہ قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کے مالک ہوں گے۔

جب چھٹا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہ ﷺ" میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوں، میں نے پوچھا آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ! رضی اللہ عنہا، تمہیں مبارک ہو کہ **نبی جلیل** ﷺ سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب ساتواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے
" اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہ ﷺ "میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہوں، میں نے پوچھا آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: تمہیں مبارک ہو تم "**نبی رجیح وملیح**" (یعنی بہترین اور نمکین حسن والے) سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

جب آٹھواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَۃَ اللّٰہ ﷺ" میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا۔

میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو تم اس "**نبی معظم**" سے فیضیاب (حاملہ) ہو جن پر قرآن مجید نازل ہوگا۔

جب نواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک شخص میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا:
"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتِمَ رُسُلِ اللّٰہ ﷺ" آپ کے ظہور کا وقت مجھ سے قریب تر ہے میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا:

میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ علیہ السلام کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو تم "**نبی مکرم اور رسول معظم** ﷺ" سے فیضیاب (حاملہ) ہو، تم سے تمام تکالیف ومصائب وآلام دور ہو گئے۔

يَا آمِنَةُ بُشْرَاكِ سُبْحَانَ مَنْ اَعْطَاكِ

يَـا آمِـنَةُ بُشْـرَاكِ سُبْـحَـانَ مَنْ اَعْطَاكِ ☆ بِـحَـمْلِكِ مُحَمَّدًا رَبُّ السَّمَاءِ هَنَّاكِ

بِالْمُصْطَفٰى سَعْدُكِ غَلَبَ لَمَّا حَمَلْتِ فِىْ رَجَبْ ☆ وَمَـا تَـرَيْـنَ مِنْـهُ تَعَبْ هٰذَا نَبِىٌّ زَاكِ

شَـعْبَـانُ شَهْرِ الثَّانِىْ بِهِ النَّبِىُّ الْعَدْنَانِىْ ☆ اَلثَّـالِـثُ رَمْـضَـانَ وَ رَبُّكِ اَعْطَـاكِ

شَـوَّالُ جَـاكِ مُسْعِدًا بِحَمْلِكِ مُحَمَّدًا ☆ وَ مَا تَرَيْنُ مِنْهُ رَدًا ضَاءَ تْ لَكِ دُنْيَاكِ

ذُوالْقَعْدَةُ اَتَاكِ بِالْوَفَا وَشَرَّفَكِ بِالْمُصْطَفٰى ☆ وَ رَبُّكِ عَنْكِ عَفَا وَ خَصَّكِ وَ حَمَاكِ

ذُوالْحِجَّةُ سَادِسُ شَهْرِكِ لَمَّا حَمَلْتِ بِالزَّكِىْ ☆ يَـا آمِـنَةُ يَـابَـخْتَكِـىْ وَ رَبُّكِ عَلَّاكِ

جَاءَ الْمُحَرَّمُ بِالْهَنَا وَالْقُرْبُ مِنْهُ قَدْ دَنَا ☆ وَمَـا تَـرَيْـنَ مِنْـهُ عَنَا هٰذَا نَبِىٌّ زَاكِ

وَفِىْ صَفَرْ يَأْتِىْ الْخَبَرْ بِذِى النَّبِىِّ الْمُفْتَخَرْ ☆ مِـن أَجْلِهِ انْشَقَّ الْقَمَرْ نُوْرٌ بِهِ يَكْفَا كِ

وَفِـىْ رَبِيْـعِ الْاَوَّلْ وُلِـدَ النَّبِىُّ الْمُرْسَلْ ☆ يَـاآمِـنَةُ تَـحَـمَّـلِـىْ لِتَحْمِدِىْ مَوْلَاكِ

فِـىْ لَيْـلَةِ الْاِ ثْـنَيْـنِ وُلِـدَ الـنَّبِـىُّ الزَّيْنْ ☆ اَحْمَدُ كَحِيْلُ الْعَيْنِ مِنْ أَصْلِ نَسْلٍ زَاكِ

وُلِـدَ الـنَّبِـىُّ مَـخْتُوْناً مُكَحَّلًا مَدْهُوْناً ☆ وَحَـاجِـبٌ مَـقْـرُوْنـاً وَحُسْنُهٗ وَافَاكِ

هٰـذَا الـنَّبِـىُّ الْاُمَّةُ وَجَـاءَ نَـا بِالرَّحْمَةُ ☆ نَسْكُنْ بِفَضْلِهِ الْجَنَّةَ رَغْماً عَلٰى اَعْدَاكِ

يَـا رَبِّ، يَـا غَـفَّارُ، اِغْفِرْ لِذِىْ الْحُضَّارِ ☆ بِـالْسَّـادَـةِ الْاَبْرَارِ، وَالْهَاشِمِىِّ الزَّاكِ

اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو

۱۔اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو، پاک ہے وہ ذات جس نے تمہارے بطن میں نورِ محمدی کو جلوہ گر کیا، آسمانوں کا ربّ تمہیں مبارک باد دیتا ہے۔

۲۔مصطفیٰ ﷺ رجب المرجب کے مہینے میں جب بطن آمنہ میں آئے تو ان کی قسمت جگمگا اٹھی اور حضرت آمنہ نے حمل کی تکلیف نہ پائی کیوں کہ یہ پاک وصاف نبی ہیں۔

۳۔ نبی عدنانی ﷺ کے حمل کا دوسرا مہینہ شعبان اور تیسرا رمضان ہے اور ربّ تعالیٰ نے اے آمنہ! تجھے یہ نعمت عطا کی ہے۔

۴۔ محمد ﷺ کے حمل مبارک (میں آنے) کے مہینوں میں شوال سعادت لے کر آیا اور حضرت آمنہ نے کلفت حمل محسوس نہ کی بلکہ اس کے سبب ان کی دنیا کا (ستارہ چمکنے دمکنے) لگا۔

۵۔ ذوالقعدہ، وفاؤں کی ہوائیں لے کر آیا اور حضرت آمنہ کو نورِ محمدی ﷺ سے مشرف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے عفو فرمایا اور مقام و مرتبہ دے کر اپنے کرم کے سایہ میں جگہ دی۔

۶۔ ذوالحجہ، (طیب وطاہر نبی) کے حمل کا چھٹا مہینہ ہے جب سے وہ پاکیزہ (نبی) تیرے حمل میں آئیں ہیں، اے آمنہ! تیری خوش نصیبی کہ تیرے ربّ نے تجھے بلندی عطا کی۔

۷۔ محرم الحرام قربِ ولادت کی خوشخبری لیتا ہوا آیا اور حضرت آمنہ نے کلفت حمل محسوس نہ کی کیوں کہ یہ تو طیب وطاہر نبی ہیں۔

۸۔ ماہ صفر فخر دو عالم ﷺ کی بشارت لیتا ہوا آیا جن کی خاطر چاند شق ہوگا اور ان کا نور ہی تیرے لیے کافی ہے۔

۹۔ ربیع الاول نبی مرسل کی ولادت کا مہینہ ہے، اے آمنہ! تحمل فرمائیں اور اس نعمت عظمیٰ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمائیں۔

۱۰۔ پیر شریف کی شب نبی مکرم ﷺ دنیا میں جلوہ فرما ہوئے اس حال میں کہ سرگیں آنکھیں تھیں اور ایسے حسب ونسب کے ساتھ جو کہ ہمیشہ سے پاکیزہ تھا۔

۱۱۔ نبی مکرم ﷺ ختنہ شدہ، سرمہ چشم، تیل لگے ہوئے، ابرو پیوستہ، (شاہکار قدرت کا) حسین کرشمہ بن کر تیرے پاس تشریف لائے۔

۱۲۔ اُمت کے نبی ﷺ، صاحب رحمت بن کر ہمارے مابین تشریف لائے اور ہم بروز قیامت جنت میں ان کے فضل سے جائیں گے اور ان کے دشمن خائب وخاسر ہوں گے۔

۱۳۔اے ربّ غفار، حاضرین کو سیدِ ابرار، نبی ہاشمی ﷺ کے وسیلے سے مغفرت و بخشش عطا فرمادے۔

شانِ میلادالنبی ﷺ

روایت میں آتا ہے: جب حضور نبی کریم ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے اس دنیا میں جلوہ فرما ہوئے تو تمام یہودی عالموں کو پتہ چل گیا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوگئی ہے کیوں کہ ان کے پاس ایک اونی جبہ تھا جو کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہا السلام کے خون سے رنگین تھا اور وہ اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہوا پاتے تھے کہ جب اس جبے سے خون کے قطرے ٹپکنے لگیں گے تو اس وقت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے گھر نبی الانبیاء ﷺ کی ولادت ہوگی، جو کہ ان کے ادیان کو باطل کردیں گے۔

لہٰذا جس وقت جبہ سے خون کے قطرات ٹپکنے لگے تو تمام یہودیوں کو معلوم ہوگیا کہ حضور نبی کریم ﷺ پیدا ہوگئے ہیں پھر ان سب نے اجتماع کیا اور اذیت و تکلیف پہنچانے کے لیے تدابیر سوچنے لگے مختلف شہروں میں قاصدوں کو بھیجا تا کہ باہم مشورہ کر کے کوئی تدبیر بروئے کار لائے۔

مگر ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان کے مکر وفریب کو مٹانے اور نیست و نابود کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی خفیہ تدبیر فرما رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے وجود مسعود سے دین اسلام کو قائم اور روشن کر کے کفار و مشرکین کے ادیان کو نست و نابود کردیا۔

میلاد النبی ﷺ اور سعادت و ایمان کی ہوائیں

روایت میں مذکور ہے کہ جب قبولیت اور ایمان کی ہوائیں چلیں تو سب سے پہلے جس خوش بخت کے دل و جاں منور و معطر ہوئے وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے اپنے وطن سے ہجرت اختیار کی اور فارس (ایران) سے شہنشاہ کائنات فخر موجودات ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور اپنے من کی مراد کو پالیا، اللہ تعالیٰ نے ان کی کوشش رائیگاں نہ فرمائی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی فضیلت میں ارشاد فرمایا

سَلْمَانُ مِنَّا ۔ ترجمہ: سلمان ہم سے (یعنی اہل بیت میں سے) ہیں۔

اور اسی طرح جب سعادت کی ہوائیں ارض روم میں چلی تو اہل عرفان نے اسے محسوس کیا اور اہل سعادت اس کی برکت سے فیضیاب ہوئے، سرزمین روم میں سب سے پہلے جس شخص نے حلاوت ایمان پائی وہ بلا شک وشبہ اہل روم کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ تھے جو سراپا اطاعت بن کر اسلام کی وادی میں چلے آئے اور خیر الانام ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور صحبت نبوی کی بدولت زندگی کے مقصد اور اس کی سعادتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

اسی طرح جب نسیم سعادت سرزمین یمن میں چلی تو سب سے پہلے افضل التابعین سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو ایمان کی چاشنی سے روشناس کر گئی اور وہ ظاہراً و باطناً حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے۔ وہ وطن کی دوری کے باوجود سراپا عشق مصطفیٰ کا پیکر اور ایمان بَرْ خدائے تعالیٰ و رسول ربّ اکبر ﷺ کی نعمت لازوال سے مالا مال تھے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اس محبوب کی یوں تعریف فرمائی۔

اِنّی لَا جِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ یعنی مجھے یمن کی جانب سے

رحمٰن کی خوشبو آ رہی ہے۔مزید شفقت فرماتے ہوئے حصول مدعا کے لیے سید البشر ﷺ نے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان عظمت نشان بیان فرمایا:

اے عمر جب تم اویس قرنی کو دیکھو تو ان کو سلام کرنا اور اپنے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا کیوں کہ وہ قبیلہ ربیعہ و مضر کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔

اسی طرح جب نسیم سعادت سرزمین حبشہ میں چلی تو سب سے پہلے حضرت سیدنا بلال بن حمامۃ (درست حمامۃ کی جگہ رباح ہے) حبشی رضی اللہ عنہ کے پژمردہ دل کو کھلا گئی اور اللہ تعالیٰ کی عنایت وتوفیق سے وہ تصدیق رسالت وایمان کی نعمت سے فیضیاب ہوئے پھر انہوں نے اذان کے ذریعے توحید ورسالت کا پیغام دیا اور دین اسلام کی نقیب اوّل قرار پائے نیز حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کے علم لہراتے رہے اور پیغام اسلام نشر کرتے رہے اس بات کے لیے نبی تہامی وسامی ﷺ نے ان کی ذات کو مخصوص کر دیا تھا۔

ان کے لیے فرمایا: اے بلال! تم میرے دین کے پیغام نشر کرتے ہو اور میرے مقام و مرتبہ کا بیان کرتے ہو کہ جب میں شب معراج جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی (اس فضیلت کا سبب روایات میں تحیۃ الوضو اور بعض میں تحیۃ المسجد کو ذکر کیا گیا ہے)۔

فیضان میلاد النبی بَرۡ عاشقِ صادق عامر یمنی

اسی طرح جب نسیم سعادت سرزمین یمن میں چلی تو عامر یمنی کو دین اسلام کی سعادت ملی اور وہ معبودان باطلہ کو چھوڑ کر دین اسلام کے دامن میں داخل ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کی محبت ہی میں نیک بن کر دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ان کا واقعہ نہایت ہی محیر العقول ہے۔

عامر یمنی کے پاس ایک بت تھا جس کو وہ پوجا کرتا تھا، عامر یمنی کی ایک بیٹی تھی جو قولنج اور جذام کے مرض میں مبتلا تھی اسی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے قاصر تھی، عامر یمنی روزانہ بت کو ایک جگہ رکھ دیتا اور اس بت کے سامنے اپنی بیٹی کو بٹھاتا پھر کہتا اے میرے معبود! یہ میری بیٹی بیمار ہے اس کا علاج کر، اگر تیرے پاس شفاء ہے اور اسے عافیت وسکون بخش، وہ سالوں تک یوں ہی کرتا رہا اور بت سے حاجت طلب کرتا رہا مگر بت اس کی حاجت پوری نہ کر سکا۔

جب نسیم ہدایت اور ایمان وعنایت کی ہوائیں چلیں تو ایک روز عامر یمنی اپنی بیوی سے کہنے لگا، ہم کب تک اس گونگے، بہرے پتھر کی عبادت کریں گے یہ تو نہ ہی بولتا ہے اور نہ ہی ہماری فریاد رسی کرتا ہے میرے خیال میں ہم درست دین پر نہیں ہیں۔ بیوی نے جواباً کہا: راہ ہدایت کی تلاش کے لیے ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں ممکن ہے کہ ہمیں راہ ہدایت میسر آ جائے مگر یہ امر ذہن سے بالاتر ہے کہ ان مشارق ومغارب کا ایک ہی مالک وخالق ومعبود ہو؟

راوی نے کہا: ابھی وہ میاں، بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے انہی باتوں میں مشغول تھے کہ اچانک انہوں نے ایک نور دیکھا جو کہ آسمان پر چھا گیا اور اس کی نورانیت سے عالم کائنات منور ہوگئی، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی آنکھوں سے ظلمت و شقاوت کے پردوں کو ہٹا دیا تاکہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں، اتنے میں انہوں نے دیکھا فرشتے صفیں باندھیں کھڑے ہیں اور ایک مکان کو گھیرے ہوئے ہیں، پہاڑ سجدہ ریز ہیں، زمین حیرت میں گم ہے، اشجار زمین کی جانب جھکے ہوئے ہیں اور پرندے ہشاش بشاش ہیں، ایک منادی اعلان کر رہا ہے! **نبی ہادی! اس دنیا میں جلوہ فرما ہو گئے ہیں۔**

پھر اپنے بت کو دیکھا تو وہ اوندھے منہ زمین پر ذلت ورسوائی کی خاک چاٹ رہا ہے۔ عامر یمنی نے بیوی سے کہا کیا بات ہے، وہ کہنے لگی ذرا اس بت کو تو دیکھو اتنے میں اس

بت سے آواز آتی ہے، آگاہ رہو! خبرعظیم ظاہر ہوگئی ہے اور فخر دوعالم ﷺ جلوہ فرما ہو چکے ہیں، سن لو! وہ نبی جن کا ہر ایک کو انتظار تھا جو کہ شجر و حجر سے کلام کریں گے اور جو چاند کے دو ٹکڑے کریں گے اور جو قبیلہ ربیعہ ومضر کے سردار ہوں گے جلوہ گر ہو گئے ہیں۔

یہ کلام سن کر عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تم نے سنا کہ اس پتھر نے کیا کہا؟ وہ بولی اس سے پوچھو! اس مولودِ مبارک کا نام کیا ہے جس کے نور نے کائنات کو منور کر دیا ہے اس پر عامر یمنی نے کہا: اے ہاتف غیب! جو اس حجر کی زبانی کلام کر رہے ہو اور آج پہلی مرتبہ اس سے آواز آئی ہے یہ تو بتاؤ کہ اس مولودِ مسعود کا نام کیا ہے؟

اس غیبی آواز نے کہا: اس مولود مبارک کا نام ''**محمد** ﷺ'' ہے اور وہ سرزمین زم زم وصفا (یعنی مکہ مکرمہ) کے رہنے والے ہیں وطن تہامہ ہے اور دونوں کندھوں کے مابین علامت نبوت (مہر نبوت) ہے جب وہ چلیں گے تو بادل ان پر سایہ کریں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

اس کے بعد عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: چلو ان کی تلاش میں نکلتے ہیں تاکہ ان کی بدولت حق کی جانب کوئی راہ نمائی حاصل ہو، گفتگو کے دوران ان کی بیمار بیٹی جو کہ مکان کے نچلے حصے میں بے حس وحرکت پڑی تھی اور ان کا خیال بھی اس کی طرف نہیں گیا تھا، اچانک چھت پر ان کے سامنے آن کھڑی ہوئی، حیران ہو کر باپ نے کہا: اے بیٹی! تیری وہ بیماری وتکلیف کہاں گئی جس نے تیرا جینا مشکل کر دیا تھا، بیٹی نے جواب دیا، اے میرے والد! میں نیند کی لذت میں گم تھی کہ اچانک میں نے اپنے سامنے ایک نور کی تجلی دیکھی اور اس میں سے ایک شخص نکل کر میرے پاس آیا، میں نے ان سے پوچھا: یہ نور کیسا ہے اور وہ شخص کون ہیں جن کے دندان مبارک کے نور نے مجھے منور کر دیا ہے۔

اس شخص نے کہا: یہ حضرت عدنان کے فرزند کا نور مبارک ہے، جس کی تابانی نے کون و مکاں کو منور کر رکھا ہے، میں نے کہا: مجھے ان کے نام بتایئے؟ تو فرمایا: ان کے نام **''احمد و محمد''** ہیں، مطیعوں پر شفقت فرمائیں گے اور خطا کاروں اور دشمنوں سے درگزر فرمائیں گے، میں نے پوچھا: ان کا دین کون سا ہے؟ فرمایا: وہ دین حنیف پر ہیں جو کہ ربانی دین ہے، میں نے پوچھا: ان کا حسب ونسب کیا ہے؟ فرمایا: قریشی و عدنانی ہے، میں نے پوچھا وہ کس کی عبادت کریں گے فرمایا: **مہیمنِ صمدانی** (یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی) میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں ایک فرشتہ ہوں جسے نورِ محمدی کے اُٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے، میں نے اس سے کہا: آپ نے میری تکلیف کو ملاحظہ نہیں کیا؟ تو فرشتے نے کہا: تم حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کرو کیوں کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی ذات میں اپنے راز و برہان کو ودیعت کیا ہے تو جو کوئی مجھ سے حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کرے گا میں اس کی مشکل کو حل کر دوں گا اور جن لوگوں نے میری نافرمانی کی بروز قیامت میں حضور نبی کریم ﷺ کو ان لوگوں کا شفیع بناؤں گا۔''

یہ سنتے ہی میں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا اور خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی پھر ان اٹھے ہوئے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم پر پھیرا اور نیند سے جاگ اٹھی تو میں ایسی تندرست و صحیح ہوگئی جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ سن کر عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: بے شک یہ مولود مبارک سرّ و برہان کے امین ہیں اور ہم نے تو ان سے صادر عجیب و غریب نشانیوں کو بھی دیکھ لیا ہے، میں ضرور بالضرور ان کی محبت و شوق میں جنگلوں اور وادیوں کو طے کروں گا پھر عامر یمنی اور اس کے بقیہ گھر والے اسی مقصد سے تیار ہو کر مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

جب یہ لوگ مکہ شریف میں اپنی منزل مراد تک پہنچ گئے تو حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ کے گھر کا معلوم کیا اور بیت آمنہ رضی اللہ عنہا پر آن پہنچے تو وہ عرض گذار ہوئے کہ ہمیں اپنے گل کے دیدار سے بہرہ ور فرمایئے، جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے موجودات کو نور جاں بخشا اور آباؤ اجداد کو شرف و بزرگی عطا فرمائی ہے، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اپنے لخت جگر کو تمہیں نہیں دکھا سکتی کیوں کہ میں یہودیوں سے خوف رکھتی ہوں کہ کہیں ان کو نقصان نہ پہنچائیں۔

یہ سن کر عامر یمنی نے عرض کی: ہم نے فقط ان کی ہی زیارت سے فیضیاب ہونے کے لیے اپنے وطن کو خیر باد کہا ہے اور ان کے لیے ہی اپنے دین و ایمان کو چھوڑ آئے ہیں تا کہ حبیب معظم ﷺ کی زیارت سے بہرہ ور ہوں کیوں کہ انکی خدمت میں آنے والا کبھی نا کام نہیں ہوگا، یہ سن کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اگر ایسی بات ہے کہ تمہیں ان کی زیارت ضرور کرنی ہے تو تھوڑی دیر رکو اور جلدی نہ کرو اور مجھے کچھ دیر کی مہلت دو، یہ فرما کر آپ کا شانہ اقدس میں چلی گئیں تھوڑی دیر کے بعد ان سے کہا: اب اندر آجاؤ، اجازت ملتے ہی وہ اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں نبی مکرم، رسول معظم ﷺ جلوہ فرما تھے جیسے ہی انوار وتجلیات نبوت ورسالت دیکھیں تو انہیں میں گم ہو گئے اور تکبیر و تہلیل کہنے لگے، پھر جب رخ زیبا سے کپڑے کو ہٹایا گیا تو اس کی نورانیت سے آسمان و زمین دمکنے چمکنے لگے۔

روئے زیبا کی زیارت کرتے ہی وہ رونے لگے حتی کہ ان کی آوازیں بلند ہوگئی قریب تھا کہ اسی گریہ وزاری کے سبب ان کی موت واقع ہو جاتی پھر انھوں نے قدم مبارک کو اٹھایا اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دستِ مقدس کو بوسہ دیا۔

پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: جلدی کرو اور یہاں سے چلے جاؤ کیوں کہ ان کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو لوگوں سے پوشیدہ رکھوں اور ان کے بارے میں لوگوں پر کچھ بھی ظاہر نہ کروں، چناں چہ وہ سب بیت آمنہ رضی اللہ عنہا سے نکلے اس حال میں کہ ان کے دل آتشِ شوقِ زیارت میں جل رہے تھے، اتنے میں عامر یمنی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور دیوانوں کی طرح چلتے ہوئے کہنے لگا مجھے دوبارہ بیت آمنہ رضی اللہ عنہا میں لے چلو اور دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنے دو۔

چناں چہ وہ دوبارہ لوٹے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی منت سماجت کر کے کمرے میں داخل ہوئے تو عامر یمنی نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھتے ہی جلدی سے قدموں کی جانب بڑھا اور ایک زوردار چیخ بلند کی اور حضور نبی کریم ﷺ کے قدموں ہی میں اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسی وقت اس کی روح کو جنت میں پہنچا دیا۔

خدا تعالیٰ کی قسم! محبان کامل اور عاشقان صادق کا یہی حال و علامت ہوتی ہے، پس اے ہوش مند! حضور نبی کریم ﷺ کے صفات و فضائل کے بیان کو سنو! جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا جمال دیا ہے کہ جس سے یہ ساری کائنات منور ہوگئی ہے اور جن کے نور نے آسمان و زمینوں کو جگمگ جگمگ کر دیا ہے۔

صَلُّوا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيمًا حَتَی تَنَالُوا جَنَّةً وَنَعِيۡمًا

ترجمہ: حضور ﷺ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھو تا کہ اس کی برکت سے جنت نعیم میں جگہ نصیب ہو۔

يَا رَاحَةَ الْاَرْوَاحِ طَابَتْ بِكُمْ اَفْرَاحِیْ

يَـا رَاحَةَ الْاَرُوَاحِ طَـابَتُ بِكُمُ اَفُرَاحِیُ ☆ اَنُوارُكُمُ لَوُلَاحَتُ تُغُنی عَنِ الْمِصُبَاحِ

اَلُهَـاشِـمِـیِّ التِّهَـامِـیُ مَبُعُوُثٌ لِلاَنَامِ ☆ صَـلّٰى عَلَيُهِ مَدَامِیُ تَلُقَ مِنْهُ الُفَلَاحِیُ

اَلسَّيِّـدُ الُـمُـخُـتَـارُ، خُلَاصَةُ الْاَخُيَـارِ ☆ بِـالُّلَيُلِ وَالنَّهَارِ، صَلِّ عَلَيُهِ يَا صَاحِیُ

مِنُ بَعُدِهِ الشَّفِيُقِیُ، اَبِیُ بَكُرٍ الصِّدِّيُقِیُ ☆ مَنُ فَازَ بِالتَّصُدِيُقِیُ لِصَاحِبِ الْاِنُجَاحِیُ

اَلثَّـانِـی الُـفَـارُوُقُ، مَـجُـرَی الُحُقُوُقُ ☆ قَـدُ طَهَّرَ الطُّرُوُقَ مِنُ بَعُدِ السَّلَاحِیُ

ثَـا لِثُهُمُ ذُوالنُّوُرَيُنِ، عُثُمَانُ قُرَّةَ الْعَيُنِ ☆ صِهُرُ التِّهَامِیُ الزَّيُنِ مَنُ فَاقَ عَلَی الْمِصُبَاحِیُ

وَ الـرَّابِـعُ الُـوَلِـیِّ، يُـكُـنّٰـی بِـالرِّضَی ☆ سَيِّـدِ نَـا عَـلِـیِّ لِبَـابِ خَيُبَرَ دَاحِیُ

اَشُبَـا لُهُ السِّبُطَيُنُ، اَلُحَسَنُ وَ الُحُسَيُن ☆ وَالـزَّهُرَةُ قُرَّةُ الْعَيُنُ كَرِيُمَةُ النَّصَاحِیُ

وَ الـطَّـلُحَةُ، وَالزُّبَيُرُ، مَنُ وُصِفَا بِالُخَيُر ☆ فَبِهِـمُ يَزُوُلُ الضَّيُرُ وَ تَكُثُرُ الْاَفُرَاحِیُ

وَالسَّعُدُ، وَالسَّعِيُدُ، وَ ابُنُ عَوُفٍ الُمَجِيُدُ ☆ لَا سِيِّـمَـا الـرَّشِيُـدُ عُبَيُـدَةُ الُجَرَّاحِیُ

يَـارَبِّ بِـالآيَـاتِ، بِسَيِّـدِ السَّـادَاتِ ☆ اَدُخِـلُنَا فِیُ الُجَنَّاتِ يَا مَنُ هُوَ الْمَنَّاحِیُ

يَـارَبِّ بِـالُـقُـرآنِ ، بِسَيِّـدِ الْاَكُـوَانِ ☆ اَدُخِـلُنَا فِیُ الِجَنانِ يَا مَنُ هُوَ الُفَتَّاحِیُ

اے قرار جاں! میری خوشیاں آپ کے دم قدم سے دوبالا ہیں

۱۔اے قرار جاں! میری خوشیاں آپ کے دم قدم سے دوبالا ہیں، آپ کے انوار کی چمک چراغوں سے بے نیاز کردیتی ہے۔

۲۔نبی ہاشمی وتہامی ﷺ کائنات کے لیے رسول بن کر تشریف لائے ان پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھو! کیوں کہ نجات وفلاح انہیں سے وابستہ ہے۔

۳۔حضور ﷺ صاحب اختیار، بہترین مخلوق ہیں، لہٰذا اے میرے رفیق! کثرت سے صبح و شام درودوسلام پڑھتے رہو۔

۴۔حضور ﷺ کے بعد آپ کے رفیق حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ پر! جوکہ صاحب فلاح ونجات کی تصدیق سے صدیق بن کرسرخروہوئے۔

۵۔پھرحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر! جنہوں نے شریعت کونافذ کیا اور تبلیغ وتلوار کے ذریعے سے (اسلامی) راستوں کو پاکیزہ کیا۔

۶۔پھرحضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر! جواس نبی تہامی ﷺ کے قرۃ العین اورداماد ہیں جن کا نور چراغوں پر غالب تھا۔

۷۔پھرحضرت علی رضی اللہ عنہ پر! جوسرچشمۂ ولایت، صاحب صبرورضا اور خیبرشکن ہیں۔

۸۔پھرحضرت حسنین کریمین پر! اور سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا پر! جوکہ حضور ﷺ کی قرۃ العین اورآپ کی اولادمبارک ہیں۔

۹۔پھرحضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ! پر جوکہ صاحب خیر ہیں جن کی بدولت تکالیف دور ہوتی اورخوشیاں دوبالا ہوتی ہیں۔

۱۰۔پھرحضرت سعد رضی اللہ عنہ! حضرت سعید رضی اللہ عنہ! عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اورخصوصاً حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر۔

۱۱۔اے لطف وکرم فرمانے والے رب تعالیٰ! ہمیں قرآن اورصاحب قرآن کی طفیل جنت میں داخلہ نصیب فرما۔

۱۲۔اے فتاح! اے ربّ! ہمیں قرآن اورسید دوعالم ﷺ کے طفیل جنت میں داخلہ نصیب فرما۔ عَلَیۡهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام .

آپ علیہ السلام پراللہ تعالیٰ کا بہترین صلوٰۃ وسلام ہو۔

ذکر آیات ولادت کیجیے

(مشہور مؤرخ) علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں:

جب ربیع الاول کی پہلی شب آئی تو حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ سے نہایت کیف وسرور حاصل ہوا۔

دوسری رات حصولِ مقصد کی خوشخبری سنائی گئی، تیسری رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا، اب اس ذات کے جلوہ فرما ہونے کا وقت آن پہنچا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے گا اور شکر واحسان بجا لائے گا، چوتھی رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرشتوں کی بلند آواز سے تسبیح سماعت فرمائی، پانچویں رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت کی، وہ ارشاد فرما رہے تھے:

اس **نبی جلیل** کی مبارک باد وخوشخبری ہو جو کہ صاحبِ نور وجمال، **فضل** با کمال کے مالک ہوں گے اور مدح وثنا جن کو لائق ہے۔

چھٹی رات حضور نبی کریم ﷺ کے انوار وتجلیات سے ارض وسما جگمگا اُٹھے ساتویں رات فرشتوں نے بیت آمنہ رضی اللہ عنہا کی حاضری دی جس سے فرحت وسرور میں مزید نکھار آ گیا، آٹھویں رات فرحت وسرور کے فرشتے نے ندا کی! حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

نویں رات لطف وکرم کے فرشتے نے ندا کی! حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ سے غم وآلام دور ہو گئے ہیں، دسویں رات خیف ومنیٰ نے بشارتیں دیں گیارہویں رات ارض وسما والوں نے ایک دوسرے کو میلاد النبی ﷺ کی مبارک بادیں دیں، بارھویں رات کے بارے میں حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ چاندنی رات تھی اور تاریکی نہ تھی اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو لیکر حرم کی طرف گئے تھے تاکہ حرم کی شکستہ دیواروں کی مرمت فرمائیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اس وقت میرے پاس مرد و عورت کوئی نہ تھا، میں اپنی تنہائی پر رونے لگی اور ساتھ ہی یہ کہنے لگی، ہائے یہ تنہائی! ایسے وقت میں کوئی عورت نہیں جو میری مدد کرے، کوئی سہیلی نہیں جو میری دلجوئی کرے اور نہ کوئی خادمہ ہے جو مجھے سہارا دے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے یکا یک اپنے مکان کے ستون پر نظر کی تو کیا دیکھتی ہوں کہ وہ پھٹ گیا ہے اور چاند کی مثل روشن چہرے والی چار عورتیں اس سے نکلیں ہیں انہیں انوار و تجلیات نے اپنے اندر چھپا رکھا ہے اور انہوں نے سفید رنگ کی چادریں باندھ رکھی ہیں جن سے کستوری کی خوشبو آرہی ہے مجھے یوں لگا کہ وہ **''عبد مناف''** کی بیٹیاں ہیں ان میں سے ایک آگے بڑھی اور کہنے لگی:

اے آمنہ! تمہاری مثل کون ہے کیوں کہ تم "سید البشر **اور** فخر ربیعہ و مضر" سے حاملہ ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری داہنی جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں میں سب انسانوں کی ماں حوّا علیہا السلام ہوں پھر ان میں سے دوسری آگی بڑھی اور کہنے لگی، اے آمنہ! تمہاری مثل کون ہے؟ کہ تم اس ذات مقدس سے حاملہ ہو جو طیب و طاہر علم و عرفان کا سمندر اور حقائق و معارف کا بحر بے کراں، نور منور اور کائنات کا روشن راز ہیں یہ کہہ کر وہ میرے بائیں جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام ہوں۔

پھر تیسری آگے بڑھیں اور کہنے لگیں اے آمنہ! تمہاری مثل کون ہے؟ کہ تم اس ذات بابرکات سے حاملہ ہو جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحب مدح وثنا ہیں، یہ کہہ کر وہ میری پشت کی طرف بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں آسیہ بنت مزاحم علیہا السلام ہوں۔

پھر چوتھی خاتون آگے بڑھیں، وہ ان تمام سے زیادہ خوبصورت اور حسن و جمال والی تھیں کہنے لگیں ،اے آمنہ! تیری مثل کون ہے کہ تم اس فخر علم و کائنات سے حاملہ ہو جو براہین و معجزاتِ قاہرہ و باہرہ کے مالک، دلائل و آیات بینات کے حامل اور ارض و سما والوں کے سردار ذی وقار ہیں، یہ کہہ کر وہ میرے سامنے بیٹھ گئیں اور فرمانے لگیں: اے آمنہ !اپنے جسم کو میری جانب مائل کرو، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں مـــریـم بـنـت عمران علیہا السلام ہوں اور ہم سب تمہاری دایہ ہیں اور ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خدمت سرانجام دینے کے لیے آئی ہیں۔

’’عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ الصَّلَوَات وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَات ‘‘

حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ گفتگو سن کر میں ان سے مانوس ہوگئی اس دوران مجھے طویل القامت نوری پیکر نظر آنے لگے جو گروہ در گروہ میرے حجرہ میں داخل ہو رہے تھے ان کی آوازیں باہم مانوس تھیں لیکن زبان مختلف تھی جن سے سریانی زبان غالب تھی یوں نظر آتا کہ مکان کی دیواریں میری جانب جھکی ہوئیں ہیں اور میرے دائیں بائیں نور کے نورانی حلقے گردش کر رہے ہیں۔

میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا: اے جبرائیل! جنت میں پینے کے جام خوشبودار شربت سے لبریز کردو اور اے رضوان (خازن جنت)! جنتی حوروں کی زیبائش کرو، مشک کے منہ کھول دو، کیوں کہ مخلوقات کے سردار جناب احمد مختار ﷺ ظہور فرمانے والے ہیں۔

اے جبرائیل! محبوب اکبر کے لیے جو کہ نور والے اور سب سے مقرب و اعلی ہیں قرب و وصال کے سجادے پھیلا دو اور مالک (داروغۂ جہنم) کو حکم دو کہ جہنم کے دروازے بند کردے، رضوان سے کہو کہ جنت کے دروازے کھول دے۔

اے جبرائیل! جنتی پوشاک پہن کر زمین و آسمان کے گوشوں میں ندا کرو، محبّ و محبوب اور طالب و مطلوب کے ملنے کا وقت آن پہنچا ہے، جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اور فرشتوں کو مکہ مکرمہ کے پہاڑ پر لا کر کھڑا کیا ان فرشتوں نے کعبہ کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیا، ان فرشتوں کے پاؤں سفید کافوری بادلوں کی طرح تھے، اطراف و اکناف میں پرندے گیت الا پنے لگے اور جنگلوں اور صحراؤں میں جانور خوشی و مسرت سے گیت گانے لگے اور یہ سب اللہ جل جلالہ کے حکم مقدس سے ہوا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وقت ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اٹھا دیئے اور مجھے سر زمین شام میں بصریٰ کے محلات نظر آنے لگے میں نے تین عظیم جھنڈے دیکھے جو مشرق، مغرب اور کعبہ کی چھت پر نصب کیے گئے اس عالم میں مجھے پرندوں کا غول نظر آیا، جن کی چونچیں سونے کی طرح تھیں اور پَرْ سفید موتیوں کے مائل تھے، انہوں نے میرے حجرہ میں آ کر زر و جواہرات، یاقوت و مرجان نچھاور کیے اور پھر اللہ جل جلالہ کی تسبیح کرنے لگے میں انہیں لمحہ بہ لمحہ اپنے سے دور کرتی تھی، اسی دوران فرشتوں کے گروہ آئے ان کے ہاتھوں میں سونے چاندی کے برتنوں میں مشک و عنبر اور مختلف خوشبوئیں تھیں جنھیں وہ بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسول معظم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے لگے۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں: چاند میرے سر پر خیمہ فگن ہوا اور ستارے خوبصورت قندیلوں کی طرح لٹک کر چمکنے لگے، مجھے سفید اور کافوری شربت پیش کیا گیا جو مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ لذیذ اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا، مجھے سخت پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اسے پی لیا میں نے ایسا مشروب کبھی نہ پیا تھا، یہ شربت پینے کے بعد مجھ پر ایک نور عظیم ظاہر ہوا اور میں نے دیکھا ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل پر سے پرواز کی۔

﴿اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَامُ﴾

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنْ بَابِ السَّلَام

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ فِیْ جُنْحِ الظَّلَام

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ یَا مُظَلَّلُ بِالْغَمَام

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ یَا نَسْلَ الْکِرَام

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ یَا نَسْلَ الذَّبِیْحِیْ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ ذَاالدِّیْنِ الصَحِیْحِیْ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ ذَاالْعِلْمِ الرَّجِیْحِیْ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ ذَاالنُّطْقِ الْفَصِیْحِیْ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ ذُوالْوَجْہِ الصَّبِیْحِیْ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ طٰـہٰ یـَا مُؤَیَّدُ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ طٰـہٰ یَا مُمَجَّدُ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ یَا مَھْدِی وَ ھَادِیْ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ اَحْمَدُ یَا مُحَمَّدُ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ یَا زَیْنَ الْقِیَامَۃ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَـلَیْکَ یَـا زَیْـنَ الْبِلَادُ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَـلَیْکَ یَـا نُـوْرَ الْـعِبَـادُ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ یَـا مُظْهِرَالرَّشَادُ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَلَیْکَ یَـا نَسْلَ الْخَلِیْلُ

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ اَلسَّلَام عَـلَیْکَ مِنْ بَابِ السَّلَامُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

محفل میلاد میں مانگی جانے والی عمومی دعا

" هَذَا دُعَاءُ الْمَوْلِدِ "

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا مَوْلِدَ نَبِيِّكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ فَاَفِضْ عَلَيْنَا بِبَرَكَتِهٖ خِلَعَ الْعِزِّ وَ التَّكْرِيْمِ وَ اَسْكِنَّا بِجَوَارِهٖ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَمَتِّعْنَا بِالنَّظْرِ اِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَاَجِرْنَا مِنْ عِقَابِكَ الْاَلِيْمِ بِفَضْلِكَ وَجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى وَ بِآلِهٖ اَهْلِ الصِّدْقِ وَالْوَفَا وَ بِصَحْبِهِ الْاَبْرَارِ وَالشُّرَفَا ،كُنْ لَنَا عَوْنًا وَّ مُعِيْنًا مُسْعِفًا وَ بَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّةِ قُصُوْرًا وَغُرَفًا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ الْاَخْيَارِ اَنْ تُكَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوْبَ وَالْاَوْزَارِ وَ نَجِّنَا مِنْ جَمِيعِ الْمَخَاوِفِ وَالْاَخْطَارِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاهُ مِنْ يَسِيْرِ اَعْمَالِنَا فِى السِّرِّ وَالْاِجْهَارِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّكَ عَزِيْزٌ غَفَّارٌ۔

بَلِّغْ اَللّٰهُمَّ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قُرِئَ بِتَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْقِرَأَةِ الشَّرِيْفَةِ وَالْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ زِيَادَةً فِىْ شَرَفِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ فِىْ شَرَفِ

آلِـهِ وَاَصْـحَـابِـهِ وَاَهْـلِ بَيْتِـهِ الـطَّيِّبِيْـنَ الـطَّاهِرِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاِلَـى رُوْحِ اَبِيْـنَـا آدَمَ وَ اُمِّنَا حَوَّاءَ وَ مَا تَنَاسَلَ مِنْهُمَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الـمُـرْسَـلِيْـنَ صَـلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَصَدَقَةً جَارِيَةً مِنْ جَنَابِهِ الْمُكَرَّم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

اِلَى رُوْحِ مَنْ كَانَتِ التِّلَاوَةُ الشَّرِيْفَةُ لِأَجَلِهِمْ وَسَبَبِهِمْ وَ جِهَتِهِمْ وَ اَنْـتَ اَعْـلَـمُ بِهِـمْ مِـنَّـا وَعَـلَى قُبُوْرِهِمْ مِنْكَ نُوْرٌ نَازِلٌ مَوْلَانَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ، وَاَوْصِلِ اَللّٰهُمَّ ثَوَابَ هٰذِهِ التِّلَاوَةِ مِنَّا اِلَيْهِمْ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا نَازِلًا عَلَيْهِمْ وَجَافَ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِمْ ـ

وَافْسَحْ اَللّٰهُمَّ لَهُمْ فِىْ قُبُوْرِهِمْ مَدَّ بَصْرَيْهِمْ وَ ارْحَمْنَا اِذَا سِرْنَا اِلَيْهِمْ كَذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَهُمْ وَ لِمُجَاوِرِهِمْ وَ لِسُكَّانِ تُرْبَتِهِمْ وَ لِسَائِرِ مَقَابِرِالْمُسْلِمِيْنَ وَ لَـنَـا وَ لِـوَالِـدَيْنَا وَ اُسْتَاذِيْنَا وَاُسْتَاذِ اُسْتَاذِيْنَا وَمَشَايِخِنَا وَمَشَايِخِ مَشَايِخِنَا وَ لِـمَـنْ عَـلَّـمَـنَاوَ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْنَا وَ لِمَنْ لَهُ حَقُّ الدُّعَاءِ عَلَيْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَ اَوْصَيْـنَـا بِدُعَاءِ الْخَيْرِ وَ لِعَبِيْدِكَ الْحَاضِرِيْنَ السَّامِعِيْنَ وَ لِـكَافَّةِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ اَجْـمَـعِـيْـنَ وَحَـرِّمْـنَـا عَـلَـى الـنَّـارِ وَتَـوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ

ہماری شاہکار علمی و ادبی کتب

* سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد
* الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ
* پیارے رسول ﷺ کی پیاری زندگی
* پیارے نبی ﷺ کا پیارا بچپن
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے جرنیل
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے اقوال
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے معاہدے
* پیارے نبی ﷺ کا پیارا عہدِ شباب
* پیارے نبی ﷺ کے پیارا اخلاقِ عظیم
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے فیصلے
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے سفر
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے معجزات
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے خطوط
* پیارے نبی ﷺ کے پیارے شب و روز
* حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
* مسائل تجہیز وتدفین اور آدابِ زیارتِ قبور
* باتوں سے خوشبو آئے (اشفاق احمد کے انٹرویوز)
* نظامی بنسری (نظام الدین اولیاءؒ کی ڈائری)
* رُخِ مصطفیٰ ﷺ (سیرت النبی ﷺ پر ایک جامع تحریر)
* رسول اللہ ﷺ کی دو سو سنتوں کا مجموعہ
* حضور ﷺ کی بچوں سے محبت
* رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات
* سیرتِ رسولِ عربی ﷺ
* سنت مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنس
* محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان
* عہدِ نبوی ﷺ کا نظامِ تعلیم
* امام حسن رضی اللہ عنہ اور خلافتِ راشدہ
* رسول اللہ ﷺ کی سچی خبریں
* سرکار ﷺ کی شان بزبانِ قرآن
* سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (حدیث باب مدینۃ العلم)
* سیدہ کا لال (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)
* اسلامی نظام عدل اور پاکستان
* مرقاۃ السالکین شرح مرآۃ العارفین
* تذکرہ حضرت یوسف علیہ السلام
* اسلامی احکام اور انسانی صحت
* اقوالِ زریں کا انسائیکلو پیڈیا

Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ • لاہور
voice: 042-37300642 • 042-37112954 • 042-37248657
Email : zaviapublishers@gmail.com